

تَدَاوِوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضْعُ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوْرَاءً،

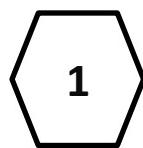
غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٌ الْهَرَمُ (ابوداؤ : 3855)

# كتاب الطيب



مرتب

محمد سليمان غفرله



## فہرست

### علم طب، تعریف، اقسام اور بنیادیں

12.....	علم طب کی تعریف :
12.....	علم طب کی اقسام :
13 .....	علم طب کی بنیادیں :
13.....	حفظانِ صحت :
13.....	پرہیز :
14.....	fasad ماقے کا إخراج :

### بیماری کے آداب و فضائل

15.....	مریض کے لئے حالاتِ مرض کے آداب :
15.....	مریض کے لئے بیان کردہ اجر و ثواب :

### مریض کی عیادت کے آداب و فضائل

18.....	عیادت کا حکم :
18.....	کتنے لوگوں کی عیادت نہیں کی جائے گی :
18.....	عیادت کے فضائل :
20.....	عیادت کی دعائیں :
22.....	عیادت کے آداب :

### علاج و معالجہ

25.....	علاج کا حکم :
---------	---------------



26.....	علاج کی شرائط : .....
28.....	اسباب کی تقسیمات اور ان کی اقسام : .....
29.....	علاج نہ کروانے والے کا حکم : .....

## علاج کے شرعی طریقے

30.....	جماعت / پچھنے لگوانا: .....
30.....	جماعت کا معنی : .....
30.....	جماعت ایک بہترین طریقہ علاج: .....
31.....	پچھنے کرن تاریخوں میں لگوانے جائیں: .....
32.....	پچھنے کس دن لگوانے جائیں : .....
32.....	پچھنے کس وقت اور کس حالت میں لگوانے چاہئے : .....
33.....	آپ ﷺ سے پچھنے کس جگہ لگوانے ثابت ہیں : .....
33.....	اللَّهُ / جسم کو داغنا : .....
34.....	داغنے کے بارے میں متضاد روایات اور ان میں تطبیق: .....
35.....	داغنے کا شرعی حکم : .....
35.....	السَّعْوَط / ناک میں دواء ٹکانا: .....
36.....	سعوط کا شرعی حکم : .....
36.....	لَدُود / منه کے ایک جانب دوائی ڈالنا: .....
36.....	لَدُود کا شرعی حکم : .....
36.....	نبی کریم ﷺ کا حالتِ مرض میں لدوود کا واقعہ : .....



الجناه / مہندی کے ذریعہ علاج کرنا:	.....38
مہندی کے فوائد:	.....38
مہندی کے ذریعہ علاج کا شرعی حکم:	.....38
مہندی کے ذریعہ علاج پر مشتمل روایات:	.....38
النُّشَرَة / منتر کا علاج:	.....39
نُشرہ کا مطلب:	.....39
نُشرہ کے بارے میں روایات:	.....39
نُشرہ کا شرعی حکم:	.....40
ترباق / ازہر کی کاٹ دواء استعمال کرنا:	.....40
ترباق کا مطلب:	.....40
ترباق کا حکم:	.....40
الْعِلَاق / انگلی سے حلق دبانا:	.....41
علاق کا حکم:	.....41
فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةً أَشْفَعِيَّةً کا مطلب:	.....42
الْغَيْل / مرضعہ سے صحبت کرنا:	.....42
غیل کا معنی و مطلب:	.....42
غیلہ کا شرعی حکم:	.....43
غیلہ کے بارے میں روایات کا تعارض اور تطیق:	.....43
علاج بالحرم کا مسئلہ:	.....44



44.....	علاج بالحرّم کے بارے میں فقهاء کرام کا اختلاف :
45.....	علاج بالحرّم کی شرائط :
45.....	کیا علاج بالحرّم ضروری ہے ؟

## رُقیہ / جھاڑ پھونک کے احکام

45.....	رُقیہ کی تعریف :
46.....	رُقیہ کے طریقے اور اُن کا ثبوت :
48.....	احادیث میں بیان کردہ مختلف بیماریوں کا رُقیہ :
48.....	رُقیہ کی اقسام :
49.....	رُقیہ سے متعلق متفاہ روایات اور اُن کے درمیان تقطیق :
50.....	رُقیہ کا حکم :
51.....	رُقیہ شرعیہ کی شرائط :
52.....	عمل کی تاثیر کے لئے تین اہم امور :
53.....	زمانہ جاہلیت کا رُقیہ غیر شرعیہ :
53.....	اجرت علی الرُّقیہ اور اجرت علی الطاعة :
54.....	امراض و مصائب میں رُقیہ کی چند اہم دعائیں :

## کہانت یعنی غیب کی باتیں بتانا :

56.....	کہانت کا معنی و مطلب :
56.....	کہانت کی اقسام :
57.....	کہانت کا شرعی حکم :



## نیک فالی اور بد شگونی

”الفَأْلُ“ اور ”الطِّيرَة“ کا مطلب اور فرق:.....	57.....
نیک فال لینے کا حکم:.....	58.....
بد شگونی کا حکم:.....	60.....
بد شگونی کی مذمت اور وعیدیں:.....	60.....
بد شگونی کا علاج:.....	61.....
بد شگونی سے متعلق احادیث طیبہ میں ذکر کردہ الفاظ کی تشریح:.....	63.....
”لَا عَدُوَى“ کا مطلب:.....	63.....
”لَا طِيرَة“ کا مطلب:.....	63.....
”لَا هَامَة“ کا مطلب:.....	64.....
”لَا صَفَرَ“ کا مطلب:.....	64.....
”لَا نَوْءَ“ کا مطلب:.....	65.....
”لَا غُولَ“ کا مطلب:.....	66.....
”الْعِيَافَةُ“ کا مطلب:.....	66.....
علم رمل، جفر اور نجوم:.....	67.....
علم رمل، جفر اور نجوم وغیرہ کا حکم:.....	67.....

## نظر بد کا گلنا

نظر گلنا حق ہے:.....	68.....
----------------------	---------



68.....	دیکھنے والے کو کیا کرنا چاہئے :
69.....	نظر بد کا علاج کرنا چاہئے :
70.....	نظر بد کو دور کرنے کے طریقے :
<b>چند متفرق ادویہ اور اُن کے فوائد</b>	
72.....	قرآن کریم :
73.....	عسل / شہد :
73.....	لقطِ عسل کی وضاحت :
73.....	شہد کے فضائل :
74.....	شہد کے فوائد و منافع :
75.....	کھجور :
76.....	عجوة :
76.....	عجوہ کے فضائل و فوائد :
77.....	عجوہ کے جنت کا پھل ہونے کا مطلب :
78.....	امد سرمه کے فوائد :
78.....	کلونجی :
78.....	کلونجی کے فضائل :
78.....	کلونجی کے فوائد :
79.....	کلونجی کے ذریعہ مختلف بیماریوں کا علاج :
79.....	دمہ، کھانسی :



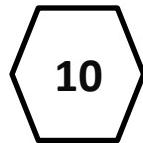
79.....	ذیابیس (شوگر).....
80.....	دل کے امراض:.....
80.....	لَقْوہ اور پولیو:.....
80.....	قبض، گیس، پیٹ کی جلن اور درد وغیرہ:.....
81.....	موٹاپا ختم کرنے کیلئے:.....
81.....	جوڑو اور رگوں کا درد:.....
81.....	امراضِ چشم:.....
81.....	زنانہ پوشیدہ امراض:.....
82.....	پیٹ میں درد ہونا:.....
82.....	کینسر:.....
82.....	آتشک:.....
83.....	اصححال (کمزوری، سستی، تھکن):.....
83.....	حافظہ کی کمزوری:.....
83.....	گردہ کی تکلیف:.....
83.....	چہرے کی تازگی اور خوبصورتی:.....
83.....	متلی:.....
84.....	مخصوص جگہوں کی سوجن:.....
84.....	ٹیومر:.....
84.....	سر کا درد:.....



84.....	سینہ کی جلن اور پیٹ کی تکالیف:
84.....	ہنگیوں کا علاج:
85.....	بی پی (بلڈ پریشر) کو کنٹرول کرنے کے لئے:
85.....	بالوں کا قبل از وقت گرنا:
85.....	بچوں کے پیٹ کا درد:
85.....	بواسیر:
85.....	جلد کے امراض:
86.....	عام بخار:
86.....	دماغی بخار:
86.....	بخار کی شدت:
86.....	گرده یا پتے میں پتھری:
86.....	مرگی:
87.....	کان کے امراض:
87.....	چہرے کے دھبے، کیل، مہا سے اور جھائیاں وغیرہ:
87.....	دانتوں کے امراض:
87.....	دانتوں اور مسوڑوں کا علاج:
88.....	معدہ اور آنتوں کا اسر:
88.....	گلے سے پھیپڑوں تک کی سوزشیں:
88.....	کھانی و بلغم:



88.....	دل کے امراض:
89.....	ریاح اور ہاضمہ:
89.....	پیشاب میں جلن:
89.....	پیٹ کے کیڑے:
90.....	جوڑوں کا درد:
90.....	پرانا زکام:
90.....	پھوڑے پھنسیاں:
90.....	جلدی امراض:
90.....	زہر کا اثر ختم کرنے کیلئے:
91.....	جلے ہوئے شدید رخم:
91.....	موٹاپا:
91.....	چستی اور تو انائی:
91.....	عورتوں میں دودھ کی کمی:
91.....	کوڑھ و برص:
92.....	گردے کی پتھری:
92.....	پرانی کھانسی اور کالی کھانسی:
92.....	سوریائیس:
92.....	کان کے جملہ امراض:
93.....	دانٹ میں درد:



93.....	سیلان ارم:.....
93.....	تو تلے پن کیلئے:.....
94.....	تلبینہ:.....
94.....	تلبینہ کیا ہے؟.....
94.....	تلبینہ کے فضائل و فوائد:.....
96.....	گوشت:.....
96.....	گوشت کے فضائل:.....
97.....	گوشت کو کیسے کھایا جائے؟.....
97.....	آپ ﷺ کو کون سا گوشت پسند تھا:.....
98.....	سبزیاں:.....
98.....	زیتون:.....
98.....	زیتون کے فضائل و فوائد:.....
99.....	دودھ:.....
99.....	دودھ کے فضائل:.....
100.....	گائے کا دودھ:.....
100.....	انجیر:.....
100.....	انجیر کے فضائل:.....
101.....	انجیر کے چند فوائد:.....
102.....	سفر جل / بھی:.....



- بھی کے فضائل:..... 102
- بھی کے چند فوائد:..... 103

## علم طب

### علم طب کی تعریف:

لغتہ: لفظ ”طب“ طاء کے ضمہ، فتحہ اور کسرہ تینوں کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کا معنی ”عالج“ اور ”مرض“

دونوں کے آتے ہیں، یعنی یہ اضداد میں سے ہے۔ لفظ طب ”سحر“ کے معنی میں بھی آتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: ”رَجُلٌ مَطْبُوبٌ“ یعنی وہ آدمی جس پر جادو کر دیا گیا ہو۔ (کشف الباری، کتاب الطب: 529)

اصطلاحات: **هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ أَحْوَالُ بَدَنِ الْإِنْسَانِ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْمَرَضِ۔** یعنی علم طب وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے بدن انسانی کے احوال کو صحت و مرض کے اعتبار سے پہچانا جائے۔ (عون المعبود: 10/239)

### علم طب کی اقسام:

اس کی دو قسمیں ہیں: (1) طب الجبد۔ (2) طب القلب۔

الطب الحجماني: اس کی تعریف گزر چکی ہے: **هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ أَحْوَالُ بَدَنِ الْإِنْسَانِ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْمَرَضِ۔**

(عون المعبود: 10/239)

الطب الروحاني: یعنی طب روحانی نام ہے اس بات کا کہ دل کے کمالات اور اُس کی آفات و امراض کو جانا جائے

اور اُس کے صحیح اور معتدل ہونے کے طریقے کو پہچانا جائے۔ هُوَ الْعِلْمُ بِكَمَالِاتِ الْقُلُوبِ وَآفَاتِهَا وَأَمْرَاضِهَا وَأَدْوَائِهَا وَبِكَيْفِيَّةِ حِفْظِ صِحَّتِهَا وَاعْتِدَالِهَا۔ (التعریفات: 34)

## علم طب کی بنیادیں:

علم طب کی بنیاد تین چیزوں پر ہے:

1. حِفْظُ الصِّحَّةِ: یعنی انسان کا اپنی صحت کی حفاظت کرنا۔
2. الْحِمِيمَةُ عَنِ الْمُؤْذِي: جسم کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پر ہیز کرنا۔
3. اسْتِفْرَاغُ الْمَوَادِ الْفَاسِدَةِ: جسم سے اُس فاسد کامڈے کو نکال دینا جو بیماری کا سبب بنتا ہے۔ (الطب نبوی: 1/6)

## حفظانِ صحت:

الله تعالیٰ نے کھانے پینے میں حدِ اعتدال سے نکلنے سے منع کیا ہے جو حفظانِ صحت کا سب سے قیمتی اصول ہے۔ کُلُّوا وَأَشْرُبُوا وَلَا تُسْرِفُوا۔ (الأعراف: 31)

پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام قرار دینا بھی حفظانِ صحت کے عین مطابق ہے، اس لئے کہ گندی اور حرام چیزیں انسان کے لئے صحت کے اعتبار سے مضر ہیں۔ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَابَاتِ۔ (الأنفال: 157)

حضرت امام منذر رضی اللہ عنہ نے چندر اور جو کا کھانا پکایا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُس کے کھانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے لئے زیادہ موافق اور زیادہ نفع بخش ہے۔ بِيَا عَلِيُّ، مِنْ هَذَا فَأَصِيبُ، فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ۔ (ترمذی: 3856) و فی روایة ابی داؤد: فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ۔ (ابوداؤد: 9722)

پر ہیز:

مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ۔

آپ ﷺ کا خربوزے کو کھور کے ساتھ کھانا اور یہ کہنا کہ ہم اس کی گرمی کو اس کی ٹھنڈک سے اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی سے توڑ رہے ہیں یہ بھی پرہیز کی واضح دلیل ہے۔ کانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَكُلُّ الْبَطِينَ بِالرُّطْبِ فَقُولُ: نَكْسِرُ حَرًّا هَذَا بِبَرْدٍ هَذَا، وَبَرْدٌ هَذَا بِحَرًّا هَذَا۔ (ابوداؤد: 3836)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے دنیا سے بچاتے ہیں جیسا کہ تم اپنے مریض کو پانی سے (جبکہ وہ اس کو نقصان دیتا ہو) بچاتے ہو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جیسے تم اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو۔ إِذَا أَحَبَ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاء۔ (ترمذی: 2036) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِي عَبْدَهُ الدُّنْيَا كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ۔ (شعب الایمان: 9966) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَتَعَاهَدُ وَلَيَهُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَعَاهَدُ الْمَرِيضَ أَهْلُهُ بِالطَّعَامِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيَحْمِي عَبْدَهُ الدُّنْيَا كَمَا يُحْمِي الْمَرِيضُ الطَّعَامَ۔ (شعب الایمان: 9968)

نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کریم اللہ وجہہ کو جو کہ بیماری سے نئے نئے اٹھتے تھے اور بیماری کی وجہ سے نقاہت تھی، کھجوریں کھانے سے منع کیا۔ اس سے مُوذی اشیاء سے پرہیز کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٌ مُّعْلَقَةٌ، قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ، فَإِنَّكَ نَافِهٌ، قَالَ: فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْفًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، مِنْ هَذَا فَأَصِيبُ، فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ۔ (ترمذی: 2036) و فی روایۃ ابی داؤد: فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ۔ (ابوداؤد: 3856)

### fasad mawde ke karraj:

صلح حدبیہ کے موقع پر حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ جو کہ احرام کی حالت میں تھے، ان کے سر میں جو نہیں پڑ گئیں، ”فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذْى مِنْ رَأْسِهِ“ کی آیت نازل ہوئی، نبی کریم ﷺ نے ان کو سرمنڈا کر فدیہ اداء کرنے کا حکم دیا۔ یہ حکم ”استقراغ مادہ فاسدہ“ یعنی فاسد مادے کے نکالنے سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے کہ جب تک بالوں کی جڑوں سے میل دور نہیں ہو گا جو وہ کے پیدا ہونے کا سلسلہ رکے گا نہیں، ان میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

اسی طرح ایک روایت میں بہترین علاج کے طریقوں کو بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے ”المَشِیْعَۃ“ بھی ذکر فرمایا ہے (ترمذی: 2047) جس کا مطلب ”مُسْهِل“ لینا ہے، یعنی ایسی کوئی دوائی لینا جس سے پیٹ سے فاسد مادوں کا خراج ہو جائے اور معدہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔

---



---

## بیماری کے آداب و فضائل

---

بیماری اور صحبت دونوں اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہوتی ہیں اور صحبت کی طرح بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہی ہے، چنانچہ بہت سی حکموں اور مصالح کے پیش نظر بیماری کو نظام کائنات کا حصہ بنایا گیا ہے، خود سوچئے.....!!

- اگر بیماری نہ ہوتی تو صحبت کی قدر کیسے معلوم ہوتی؟
- اگر بیماری نہ ہوتی تو صبر کرنے کا عظیم ثواب کیسے ملتا؟
- اگر بیماری نہ ہوتی تو صحبت کا شکر کیسے اداء کیا جاتا؟
- اگر بیماری نہ ہوتی تو بھٹکا ہوا بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب کیونکر ہوتا؟
- اگر بیماری نہ ہوتی تو بیماری پر ملنے والا عظیم ثواب کیسے ملتا؟

### مریض کے لئے حالتِ مرض کے آداب:

(1) صبر و تحمل۔ (2) دعاء۔ (3) توگل۔ (4) امیدِ ثواب۔ (5) دعاء عافیت۔ (6) موت کی تمنانہ کرنا۔

(7) امیدِ مغفرت۔ (8) حقوق واجبه کی وصیت۔ (مریض کے شرعی احکام: 24، انعام الحنفی قسمی)

### مریض کے لئے بیان کردہ اجر و ثواب:

1. مریض کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خیر و بھلائی کا ارادہ ہوتا ہے۔ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِيبُ مِنْهُ (مشکوٰۃ: 134)

2. بِيمَارِي انسان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هُمْ وَلَا حُزْنٌ وَلَا

أَذَى وَلَا غَمٌ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بَهَا مِنْ خَطَايَاهُ (مشکوٰۃ: 134) مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى مِنْ

مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا (مشکوٰۃ: 134) لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ

بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهُ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ (مشکوٰۃ: 136) إِذَا

كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ، ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْحَزَنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ (مشکوٰۃ: 138)

3. بخار انسان کی خطاؤں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لو ہے کے میل کچیل کو۔ لَا تَسْبِي الْحُمَّى ؛ فَإِنَّهَا تُذَهِّبُ

خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذَهِّبُ الْكِبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ (مشکوٰۃ: 135)

4. بِيمَارِي کی حالت میں صحت مندی کے تمام معمولات کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ

مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا (مشکوٰۃ: 135) إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ، ثُمَّ مَرِضَ، قِيلَ

لِلْمَلَكِ الْمُوَكِّلِ بِهِ: اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ، أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيْيَ (مشکوٰۃ: 136) إِذَا ابْتَلَى

الْمُسْلِمِ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ، قِيلَ لِلْمَلَكِ: اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، فَإِنْ شَفَاهُ غَسَّلُهُ وَطَهَرَهُ،

وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ (مشکوٰۃ: 136) مَرِضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَدَنَاهُ فَجَعَلَ يَيْكِي،

فَعُوِّرَتْ. فَقَالَ: إِنِّي لَا أَبْكِي لِأَجْلِ الْمَرَضِ؛ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْمَرَضُ كَفَارَةٌ» وَإِنَّمَا

أَبْكِي لِأَنَّهُ أَصَابَنِي. عَلَى حَالٍ فَتَرَةٍ، وَلَمْ يُصِبِنِي فِي حَالٍ اجْتِهَادٍ لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ

مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْرَضَ؛ فَمَنْعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ. (مشکوٰۃ: 138)

5. آنکھوں سے معدور شخص اگر صبر سے کام لے تو اس کو عوض میں جنت ملتی ہے۔ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَيَّيْتِهِ ثُمَّ

صَبَرَ عَوَضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ، يُرِيدُ عَيْنَيْهِ. (مشکوٰۃ: 135)

6. بِيمَارِي کبھی انسان کے لئے رفع درجات باعث ہوتی ہے۔ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْزَلَةً لَمْ يُلْعَنْهَا بِعَمَلِهِ،

ابْتَلَاهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ، أَوْ فِي مَالِهِ، أَوْ فِي وَلَدِهِ، ثُمَّ صَبَرَهُ عَلَى ذَلِكَ يُلْعَنُهُ الْمَنْزَلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ

(مشکوٰۃ: 137)

7. بِيمَارِي انسان کو قابلِ رشک اجر اور ثواب ملتا ہے۔ يَوْمُ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ، لَوْ

أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ (مشکوٰۃ: 137)

8. مومن مخلص کے لئے بیماری صرف کفارہ ہی نہیں، تنبیہ اور نصیحت کا بھی باعث ہوتی ہے۔ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ، ثُمَّ عَافَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، كَانَ كَفَارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ، وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ (مشکوٰۃ: 137)

9. پیٹ کے امراض، جیسے دست، پچپش وغیرہ میں مرنے والے کو عذاب قبرنہ ہو گا۔ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ (مشکوٰۃ: 137)

10. انسان کے لئے بیمار نہ ہونا قابلی مرح نہیں، بلکہ بیمار ہونا قابلی مرح ہے۔ إِنَّ رَجُلًا حَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ: هَنِيَّا لَهُ، مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ، وَمَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ (مشکوٰۃ: 137)

11. بیماری میں صبر و شکر کا دامن تھا من انسان کو گناہوں سے اُس دن کی طرح پاک کر دیتا ہے جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُولُ مِنْ مَضْحَعِهِ ذَلِكَ كَيْوَمْ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا۔ (مشکوٰۃ: 137)

12. بخار مومن کے لئے دنیا میں ہی آخرت کی آگ کا بدلہ ہو جاتا ہے۔ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ: أَبْشِرْ فِيَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: هِيَ نَارٌ يِ أُسْلَطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُونَ حَظُّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مشکوٰۃ: 138)

13. بیمار شخص کی دعاء ملائکہ کی دعاء کی طرح ہوتی ہے۔ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرِّهُ يَدْعُو لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ (مشکوٰۃ: 138)

14. بیمار اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے میں ہوتا ہے۔ وَكَانَ الْمَرِيضُ فِي ظِلٍّ عَرْشِهِ (مجموع الزوائد، رقم: 3762)

15. مریض کی دعاء قبول ہوتی ہے۔ دَعْوَةُ الْمَرِيضِ مُسْتَحَاجَةٌ وَذَنْبُهُ مَغْفُورٌ (کنز العمال۔ رقم: 25147)

## مریض کی عیادت کے آداب و فضائل

### عیادت کا حکم:

عمومی حالت میں جبکہ مریض کی دیکھ بھال کے لئے کوئی موجود ہو، سنت ہے۔ اور اگر کوئی مریض کا خبر گیر اور تیار دار نہ ہو تو واجب ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح: 5/210) (مرقاۃ المفاتیح: 3/1120)

### کن لوگوں کی عیادت نہیں کی جائے گی:

ملدو زندقی، اور اہل بدعت اس سے مستثنی ہیں، ان کی عیادت نہیں کی جائے گی۔ (مرقاۃ: 3/1120) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الزَّنَدَقَةِ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَلَا تُسْلِمُوا عَلَيْهِمْ، وَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تُشَيْعُوهُمْ، فَإِنَّهُمْ شِيَعَةُ الدَّجَّالِ (مسند الامام الاعظم: 14، قدیمی کتب خانہ)

### عیادت کے فضائل:

1. عیادت کرنے والا و اپس لوٹنے تک جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ (مشکوۃ: 133)

2. عیادت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ أَمَّا عِلِّمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُذْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ (مشکوۃ: 133) — أَيْ: لَوْجَدْتَ رِضَائِي (مرقاۃ: 3/1123)

3. عیادت کے لئے جانے والے کے لئے اگر صبح جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعاء کرتے ہیں، اور اُس کی حفظت کرتے ہیں۔ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبَعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ - (مشکوٰۃ: 135) وَكُلَّ اللَّهِ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ، وَيَحْفَظُونَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ - (شعب الایمان، رقم: 8745) ایک روایت میں رات تک کاذکر ہے۔ وُكُلَّ بِهِ سَبَعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى اللَّيْلِ (شعب الایمان، رقم: 8741)

4. عیادت کرنے والے کو جنت کا باغ ملتا ہے۔ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ (مشکوٰۃ: 135)

5. اچھی طرح وضو کر کے عیادت کے لئے جانے والے کو جہنم سے بقدر ساٹھ سال کی مسافت کے دور کر دیا جاتا ہے۔ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمُ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا (مشکوٰۃ: 135)

6. اللہ تعالیٰ کے منادی کی ایک خاص دعا کا ملتا۔ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا (مشکوٰۃ: 137)

7. بیمار کی عیادت کے لئے جانے والے اللہ کی رحمت (کے دریا) میں داخل ہو جاتا ہے، اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھتا ہے تو دریائے رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ إِذَا جَلَسَ إِغْتَمَسَ فِيهَا (مشکوٰۃ: 138)

8. مریض کی عیادت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے میں ہوتا ہے۔ وَكَانَ الْعَائِدُ فِي ظِلٍّ قُدُسِيٍّ (جمع الزوائد) رقم: (3762)

9. مریض کی عیادت کرنا جنائز کے پیچھے جانے سے بھی زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ (کنز العمال۔ رقم: 25154)

10. مریض کی عیادت کرنا (اعلیٰ ترین) نیکیوں میں سے ہے۔ إِنَّ مِنَ الْحَسَنَاتِ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ (طرانی کیر: 22/336)

11. مریض کی عیادت میں بیٹھنے والے کو ایسے ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے، جس میں اُس نے پلک جھکنے کے بقدر بھی معصیت کا رتکاب نہ کیا ہو۔ مَنْ عَادَ مَرِيضاً فَجَلَسَ عِنْدَهُ أَجْرَى اللَّهُ لَهُ عَمَلَ أَلْفِ سَنَةٍ لَا يَعْصِي اللَّهَ فِيهَا طَرَفَةَ عَيْنٍ (کنز العمال۔ رقم: 25174)

12. عیادت کرنے والا جب تک عیادت کرتا ہے، رحمتِ الٰہی اُس کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب وہ اٹھ کر جاتا ہے تو ایک دن کے روزے کا ثواب ملتا ہے۔ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضاً فِي جِلْسٍ عِنْدَهُ إِلَّا تَعَشَّثُ الرَّحْمَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مَا جَلَسَ عِنْدَهُ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ كُتُبَ لَهُ أَجْرٌ صِيَامٌ يَوْمٌ (کنز العمال۔ رقم: 25184)

13. عیادت کے لئے جانے والے کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ اور جب وہ مریض کے سرہانے بیٹھتا ہے تو اجر و ثواب میں ڈوب جاتا ہے۔ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِيمُ اللَّهُ رَجُلًا صَلَّى الْغَدَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ يَعُودُ مَرِيضاً يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، وَالدَّارُ الْآخِرَةُ، يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ حَسَنَةً، وَيَمْحُو عَنْهُ سَيِّئَةً، فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَ الْمَرِيضِ غَرَقَ فِي الْأَجْرِ (شعب الایمان۔ رقم: 8748)

14. عیادت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَمْسٌ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، مَنْ عَادَ مَرِيضاً -الخ (مجموع الزوائد۔ رقم: 3776) (طبرانی کبیر: 20/37)

## عیادت کی دعائیں:

1. آپ ﷺ کسی مریض کی عیادت کرتے تو یہ دعاء پڑھتے: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ (مشکوٰۃ: 134)

2. نبی کریم ﷺ اپنادیاں ہاتھ مریض پر پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَأَشْفِفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا (مشکوٰۃ: 134)

3. کسی کو تکلیف ہوتی، پھوڑ انکلا ہوتا، یا زخم ہوتا تو آپ ﷺ اپنی انگلی پر لاعب دہن لگا کر اُس کو مٹی سے لگاتے اور پھر اُس انگلی کو متاثرہ مقام پر پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا (مشکوٰۃ: 134) (مرعاۃ: 5/220)

4. نبی کریم ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے اور ہاتھوں کو سارے بدن پر پھر لیتے تھے۔ معوذات میں اصلاً توفیق اور ناس ہی ہیں، لیکن بعض حضرات نے کافرون اور اخلاص کو بھی اس میں داخل کیا ہے، لہذا چاروں قُلْ پڑھ کر دم کر لینا چاہیے۔ (مشکوٰۃ: 134) (مرقاۃ: 3/1126)

5. حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اپنے جسم میں تکلیف کا اظہار کیا، آپ ﷺ نے اُن کو درد کی جگہ پر ہاتھ رکھنے کا کہا اور فرمایا: تین مرتبہ ”بِسْمِ اللَّهِ“ کہو، اور اُس کے بعد سات مرتبہ ”أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَادِيرُ“ پڑھو۔ صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمادی۔ (مشکوٰۃ: 134)

6. حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ سے مرض اور درد کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی! مجھے تکلیف ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ دعاء پڑھی: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلْ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ، أَوْ عَيْنِ حَاسِدِ اللَّهِ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ (مشکوٰۃ: 134)

7. نبی کریم ﷺ حضرات حسین کریمین ﷺ کو ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیا کرتے تھے: أَعِيدُ كُما بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ اور فرماتے تھے کہ تمہارے جدید امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ان ہی کلمات کے ذریعے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحق علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے تھے۔ (مشکوٰۃ: 134)

8. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو مریض کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ دعاء پڑھے:

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ تَوَأْكِرْأُسْ مَرْيَضٍ كَمَا وَقَتْنَاهُ آيَاهُو تَوَالَّدَ تَعَالَى ضَرُورَ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ تَوَأْكِرْأُسْ مَرْيَضٍ كَمَا وَقَتْنَاهُ آيَاهُو تَوَالَّدَ تَعَالَى ضَرُورَ

کو شفاء عطا فرمادیں گے۔ (ابوداؤد، کتاب الجنائز۔ رقم: 3106)

9. عیادت کرتے ہوئے یہ دعاء پڑھنی چاہئے: اللَّهُمَّ اشْفِهِ اللَّهُمَّ عَافِهِ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ اتنے سخت بیمار ہوئے کہ یہ دعاء کرنے لگے تھے: اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو مجھے راحت عطا فرمادیجئے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور یہ دعاء پڑھی اور کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تکلیف دوبارہ مجھے کبھی نہیں ہوئی۔ (مسندر ک حاکم۔ رقم: 4239)

10. نبی کریم ﷺ بخار اور ہر طرح کی تکالیف میں پڑھنے کے لئے یہ دعاء سکھاتے تھے: بِسْمِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ

الْعَظِيمِ، مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَارِ، وَمِنْ شَرِّ حَرَّ النَّارِ (مشکوٰۃ: 135)

11. رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ، فَاجْعُلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزَلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ، عَلَى هَذَا الْوَجْعِ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کو کوئی تکلیف ہو یا اس کے کسی بھائی کو ہو تو یہ مذکورہ دعاء پڑھے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطاے فرمائیں گے۔ (مشکوٰۃ: 135 - 136)

12. اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأْ لَكَ عَدُوًا، أَوْ يَمْسِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جائے تو اس کو یہ دعاء پڑھنی چاہئے۔ (مشکوٰۃ: 136)

## عیادت کے آداب:

1. بیمار کو اس کی زندگی اور صحت کے حوالے سے تسلی دینا۔ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَفَسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِهِ (مشکوٰۃ: 137) وَلَيُنْسِي لَهُ فِي الْأَجَلِ (شعب الانیمان، رقم: 8779)

2. بیمار کے سرہانے بیٹھنا۔ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْوُدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ (مشکوٰۃ: 137) کَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ (مسند ابو عیلی موصیٰ۔ رقم: 2430)

3. مریض کو اسلام کی دعوت دینا (جبکہ وہ کافر ہو)۔ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ يَعْوُدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: «أَسْلِمْ». فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ: أَطْعِ أَبَا الْقَاسِمِ۔ فَأَسْلَمَ۔ (مشکوٰۃ: 137)

4. ماشیاً جانا۔ یعنی عیادت کے لئے پیدل جانا تاکہ حدیث کے مطابق ہر ہر قدم پر نیکی ملے اور گناہ معاف ہوں، لیکن سوار ہو کر بھی عیادت کے لئے جاسکتے ہیں، اور آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے۔ عَنْ أَبْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: مَرِضْتُ مَرِضاً، فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ يَعْوُدُنِي، وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ (بخاری 5651) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ يَعْوُدُنِي، لَيْسَ بِرَأِكِ بَعْلٍ وَلَا

بِرْدُونٌ (بخاري: 5664) عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةِ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدٌ بْنَ عَبَادَةَ (بخاري، رقم: 5663) يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ قَدْمٍ حَسَنَةً، وَيَمْحُو عَنْهُ سَيِّئَةً (شعب الائمه - رقم: 8748)

5. باوضوعيات کے لئے جانا۔ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمُ مُحْتَسِبًا، بُوَعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا (مشکوٰۃ: 135) فیہ اُن الوضوء سنتہ فی العیادۃ (مراۃ المفاتیح، تلقاً عن شرح الطبی: 5/246)

6. تخفیف الجلوس و سرعة القیام۔ یعنی مریض کے پاس کم بیٹھنا، جلدی اٹھ جانا۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ (مشکوٰۃ: 138) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «الْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةً» وَفِي رِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسِيَّبِ مُرْسَلًا: «أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرُعَةُ الْقِيَامِ - (مشکوٰۃ: 138) أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ أَجْرًا سُرُعَةُ الْقِيَامِ مِنْ عِنْدِ الْمَرِيضِ (کنز العمال - رقم: 25153)

7. اجتناب عن الصحب۔ یعنی مریض کے پاس شور شرابہ کرنے سے بچنا۔ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ وَقَلْةُ الصَّحَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ (مشکوٰۃ: 138) فَالْقِلَّةُ بِمَعْنَى الْعَدَمِ۔ (مراۃ: 3/1153)

8. اخلاص نیت۔ یعنی عیادت سے مقصود صرف رضاۓ الٰہی ہو۔ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ يَعُودُ مَرِيضًا یُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةِ يَكْتُبُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ - - - اَخَ (کنز العمال - رقم: 25185)

9. عیادت صرف مكافات کے طور پر نہ ہو۔ عُدْ مَنْ لَا يَعُودُكَ وَأَهْدِ مَنْ لَا يُهْدِي لَكَ (کنز العمال، رقم: 50: 25150)

10. صح کے وقت جانا۔ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ يَعُودُ مَرِيضًا یُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، وَالدَّارَ الْآخِرَةِ، يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ قَدْمٍ حَسَنَةً، وَيَمْحُو عَنْهُ سَيِّئَةً، فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَ الْمَرِيضِ غَرِقَ فِي الْأَجْرِ (شعب الائمه - رقم: 8748)

11. مریض سے سلام اور مصالحہ کرنا۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَرِيضٍ فَلْيُصَافِحْهُ (شعب الائمه، رقم: 8779)

12. پیشانی پر یا ہاتھوں پر ہاتھ رکھنا۔ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَصْبَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ، أَوْ عَلَى يَدِهِ، فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ (طبرانی کبیر، رقم: 7854) وَلْيَصْبَعْ يَدَهُ عَلَى جَبَهَتِهِ (شعب الائمه، رقم: 8779)

13. خیریت دریافت کرنا۔ وَلِيْسَاللهُ كَيْفَ هُوَ (شعب الایمان: 8779) عن أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ أَحَدٍ كُمْ أَخَاهُ أَنْ يَضَعَ يَدُهُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُهُ: كَيْفَ أَصْبَحَ أَمْسَى (شعب الایمان: 8779)

14. عیادت ایک مرتبہ کرنا۔ ایک سے زائد مرتبہ اگر میریض پر بارہ ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ اور ایک سے زائد مرتبہ بھی وقٹے کے ساتھ دن چھوڑ چھوڑ کر عیادت کرنی چاہئے۔ تاکہ یہاں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ عیادۃ المَرِیض مَرَّةً سُنَّةً، فَمَا زَادَ فَنَافِلٌ (طبرانی کبیر، رقم: 11669) أَغْبُوا فِي الْعِيَادَةِ، وَأَرْبَعُوا فِي الْعِيَادَةِ، وَخَيْرُ الْعِيَادَةِ أَخْفَهَا۔ (شعب الایمان، رقم: 8782) ”أَغْبُوا“ يُقالُ: غَبَ الرَّجُلُ إِذَا جَاءَ زَائِرًا بَعْدَ أَيَّامٍ。 وَقَالَ الْحَسَنُ: فِي كُلِّ أَسْبُوعٍ۔ (النَّهَايَةُ لِابْنِ الْأَشْمَرِ: 336) ”أَرْبَعُوا“: أَيْ دَعْوَهُ يَوْمَيْنِ بَعْدَ الْعِيَادَةِ وَأُتْوَهُ الْيَوْمُ الرَّابِعُ - (النَّهَايَةُ لِابْنِ الْأَشْمَرِ: 190)

15. عیادت میں تاخیر نہ کرنا۔ عیادۃ المَرِیض أَوَّلَ يَوْمٍ سُنَّةً وَبَعْدَ ذَلِكَ تَطَوُّعٌ (طبرانی کبیر، رقم: 11210)

16. میریض اگر مغلوب الحال ہو تو اس کی عیادت نہیں کرنی چاہئے۔ خَيْرُ الْعِيَادَةِ أَخْفَهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْلُوًّا فَلَا يُعَادُ - (شعب الایمان، رقم: 8782)

17. میریض کو اس کی پسند کی چیز کھلانا، جبکہ اس کے لئے وہ نقصان دہ نہ ہو۔ مَنْ أَطْعَمَ مَرِيضاً شَهْوَتَهُ، أَطْعَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ - (طبرانی کبیر، رقم: 6107) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ: مَا تَشْتَهِي قَالَ أَشْتَهِي خُبْزَ بُرٍّ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزٌ بُرٌ فَلِيُبْعِثْ إِلَى أَخْيِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اشْتَهَى مَرِيضاً أَحَدُكُمْ شَيْئاً فَلِيُطْعِمْهُ۔ (مشکوٰۃ: 138)

18. میریض کو کھلانے میں زبردستی نہیں کرنی چاہئے۔ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْكِرُهُوا مَرْضَاكُمْ، عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ - (شعب الایمان، رقم: 8793)

19. یہاں شخص کے پاس کوئی چیز کھانے سے گریز کرنا (جبکہ یہاں اس کو نہ کھا سکتا ہو اور اگر یہاں کھا سکتا ہو تو اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانے میں کوئی حرج نہیں۔) إِذَا عَادَ أَحَدٌ كُمْ مَرِيضاً فَلَا يَأْكُلُ عِنْدَهُ شَيْئاً فَإِنَّهُ حَظَّهُ مِنْ عِيَادَتِهِ (کنز العمال۔ رقم: 25138)

20. بیمار سے اپنے لئے دعاء کی درخواست کرنا۔ عُوذُوا مِرْضًا وَمُرُوْهُمْ فَلَيْدُعُوا لَكُمْ، فَإِنْ دُعْوَةَ الْمَرِيضِ مُسْتَحَاةٌ وَذَبْبِهِ مَغْفُورٌ (کنز العمال - رقم: 25147) إذا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهٌ يَدْعُو لَكَ فَإِنْ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ (کنز العمال - رقم: 25136)

21. بیمار کی خدمت اپنے ہاتھوں سے کرنا۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَمِّدُهُ بِخِرْقَةٍ (مجموع الزوائد - رقم: 3776)

22. مریض سے ایسی خوشگوار بات کرنا جس کو وہ پسند کرتا ہو اور اُس کی طبیعت کے خلاف بات کرنے سے بچنا۔ عَنْ أَبِي مِحْلَزٍ، قَالَ: "لَا تُحَدِّثِ الْمَرِيضَ إِلَّا بِمَا يُعْجِبُهُ" - (شعب الایمان، رقم: 8793)

## علاج و معالج

نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد حدیث کی کئی کتابوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ کے بندو! علاج کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کی دواء اور علاج نہ اتارا ہو، سوائے موت اور بڑھاپے کے، کیونکہ ان کا کوئی علاج نہیں۔

تَدَاوُوا فِإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضْعِ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ. (ابوداؤد: 3855) تَدَاوُوا، فِإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً، إِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ. (صحیح ابن حبان: 6064) تَدَاوُوا عِبَادَ اللَّهِ، فِإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً، إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً، إِلَّا الْمَوْتَ، وَالْهَرَمَ. (مسند احمد: 18455) إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ دَوَاءً، جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، وَعَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ. (صحیح ابن حبان: 6062)

## علاج کا حکم:

علاج کا شرعاً حکم کیا ہے، اس بارے میں تین قول مشہور ہیں: (1) اباحت۔ (2) استحباب۔ (3) کراہت۔

پہلا قول: مباح ہے: اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی کریم ﷺ سے علاج کے بارے میں سوال کرنا اباحت کے لئے تھا تو بظاہر جواب میں بھی امر اباحت پر ہی محمول ہو گا۔

دوسرा قول: مستحب ہے: اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے بھی علاج کروایا ہے، پس آپ کی اتباع میں یہ عمل مستحب ہو گا۔

تیسرا قول: مکروہ ہے: ان حضرات کے مطابق علاج کرنا تو گل کے خلاف ہے، پس علاج کے بغیر اللہ کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہیئے۔ لیکن یہ قول قابل اعتبار نہیں، جبکہ اس کو رد کیا ہے۔ اس لئے کہ نصوص اور خود آپ ﷺ کے عمل سے اس کی کسی طرح تائید نہیں ہوتی۔ (عون المعبود: 10/239) راجح قول استحباب کا ہے۔ (شرح الطیبی: 9/2954)

**تطبیق:** امام غزالی علیہ السلام نے تمام اقوال میں بہترین تطبیق پیش کی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

- |   |  |
|---|--|
| 1. اگر کسی دوائی میں علاج کا ہونا قطعی طور پر معلوم ہو: | تو علاج ضروری ہے، اگر نہ کیا اور مر گیا تو گناہ گار ہو گا۔ |
| 2. اگر کسی دوائی میں علاج کا ہونا ظنی طور پر معلوم ہو:  | تو علاج جائز ہے، نہ کیا تو گناہ گار نہ ہو گا۔              |
| 3. اگر کسی دوائی میں علاج کے ہونے کا صرف وہم ہو:        | تو علاج کا ترک اولی ہو گا اور اس کو تو گل کہا جائے گا۔     |
- (اعرف الشذى للشمسیری: 3/348)

### علاج کی شرائط:

پہلی شرط: شیء حرام سے علاج نہ کیا جائے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدُّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوِوْا وَلَا تَدَاوِوْا بِحَرَامٍ یعنی اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دواء دونوں اتاری ہیں اور ہر بیماری کے لئے علاج بھی اتارا ہے، پس تم لوگ علاج کیا کرو، لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ (ابوداؤد: 3870)

بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول تعلیقاً نقل کیا گیا ہے کہ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَمَ عَلَيْكُمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں کے اندر انسان کی شفاء نہیں رکھی۔ (بخاری: 7/110)

نبی کریم ﷺ نے حرام دوائی استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ۔ (ابوداؤد: 3870)

ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے مینڈک کو دوائی میں ڈالنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اُسے منع فرمادیا۔ (ابوداؤد: 3871)

حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم ﷺ سے شراب کے ذریعہ علاج کا سوال کیا، آپ ﷺ نے منع فرمایا، انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ دوائی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ۔ یعنی یہ دوائے نہیں، بلکہ بیماری ہے۔ (ابوداؤد: 3873) (ترمذی: 2046)

### دوسری شرط: نجس اور مُنْفَرِ اشیاء سے علاج نہ کیا جائے:

یعنی ایسی اشیاء جو ناپاک ہوں، نجس اور گندی ہوں یا اُن کے استعمال کرنے سے بدن کو نقصان پہنچتا ہو، اُن کو علاج و معالجہ میں استعمال نہیں کرنا چاہیے، نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ، يَعْنِي السُّمْ۔ (ابن ماجہ: 3459) قِيلَ هُوَ النَّجَسُ أَوِ الْحَرَامُ أَوْ مَا يَتَنَفَّرُ عَنْهُ الطَّبُّ وَقَدْ جَاءَ تَقْسِيرُهُ فِي رِوَايَةِ التَّرْمِذِيِّ بِالسُّمِّ۔ (عون المعبود: 10/252) قلت على ما في هذا الكتاب من زيادة يعني السم أريد بالاختب الصَّرَرُ بِالْبَدْنِ فِي الْمَالِ أَوْ فِي الْحَالِ كِالْفَسَادِ وَالْأَهْلَاكِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يُرَادَ بِالختبِ مَا يَتَنَوَّلُ الْكُلُّ (إنجاح)

### تیسرا شرط: دوائی کو موثر بالذات نہ سمجھا جائے:

یعنی یہ عقیدہ ہو کہ شفاء دینے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور دوائی صرف سبب ظاہر کا درجہ رکھتی ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی دوائی، کوئی ذریعہ علاج اور کوئی طبیب یا حکیم شفاء نہیں دے سکتا۔ إِلَاشْتِغَالُ بِالثَّدَاوِيِّ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا اعْتَقَدَ أَنَّ الشَّافِيَ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنَّهُ جَعَلَ الدَّوَاءَ سَبَبًا أَمَّا إِذَا اعْتَقَدَ أَنَّ الشَّافِيَ هُوَ الدَّوَاءُ فَلَا۔ (فتاوی عالمگیری 5/354)

## اسباب کی تقسیمات اور ان کی اقسام:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دارالاسباب بنایا ہے، یہاں ہر چیز کا رشتہ سبب سے جڑا ہوا ہے، اور عادۃ اللہ بھی ہے کہ کوئی کام بغیر سبب کے خود بخود انجام نہیں پاتا، الاما شاء اللہ۔ اسباب کی دو تقسیم ہیں: پہلی ظاہر اور خفی ہونے کے اعتبار سے، اور دوسری قطعی اور ظنی ہونے کے اعتبار سے۔

### پہلی تقسیم: ظاہر و خفی ہونے کے اعتبار سے:

ظاہر و خفی ہونے کے اعتبار سے اسباب تین قسم پر ہیں :

1. سبب ظاہر: جس کا سبب ہونا ہر شخص جانتا ہے، مثلاً: رفع جوع کیلئے کھانا، ازالہ عطش کے لئے پانی، حصول شفاء کیلئے علاج و معالجہ۔ ایسے اسباب کا اختیار کرنا مأمور ہے۔
2. سبب خفی: جس کا سبب ہونا عام طور پر سب نہ جانتے ہوں، مثلاً: رفع مصائب یا ازالہ مرض کے لئے جھاڑ پھونک یا تعویذ استعمال کرنا۔ ایسے اسباب کے اختیار کرنے کی ممانعت تو نہیں، البتہ ان کا ترک اولیٰ ہے۔
3. سبب اخفی: وہ اسباب جو بہت ہی زیادہ مخفی اور پوشیدہ ہوں، مثلاً: ستاروں اور چاند کی تاریخوں کا انسانی زندگی پر مختلف اثرات کے اعتبار سے مرتب ہونا۔ ایسے اسباب کی قطعاً ممانعت ہے، ان کے اختیار کرنے یا ان کے پیچھے پڑنے کی اجازت نہیں۔ (تحفۃ الالعی: 5/376)

### دوسری تقسیم: قطعی اور ظنی ہونے کے اعتبار سے:

قطعی اور ظنی ہونے کے اعتبار سے اسباب تین قسم پر ہیں:

1. اسباب مقطوعہ: وہ اسباب جن کا ثبوت قطعی اور یقینی ہو۔ جیسے: پانی پینا پیاس کے بچھنے کا، کھانا کھانا بھوک کے مٹنے

کا یقینی سبب ہے۔ ایسے اسباب کا اختیار کرنا ضروری اور ترک کرنا حرام ہے، اور جو یہی وجہ ہے کہ ایسے اسباب کا تارک اگر ہلاک ہو گیا مثلاً: بھوکا پیاسا ہو لیکن قصد اگھانا پینانہ کرے اور اسی میں ہلاک ہو جائے تو وہ گناہ گار ہو گا۔

2. اسبابِ مظنوہ: وہ اسباب جن کا ثبوت ظنی یعنی غیر یقینی ہو یعنی مسبب کے پائے جانے اور نہ پائے جانے دونوں کا احتمال ہو۔ جیسے: بیماریوں کے ازالے کے لئے علاج و معالجہ کروانا۔ ایسے اسباب کا اختیار کرنا تو گل کے خلاف بھی نہیں اور ترک کرنا حرام بھی نہیں یعنی جائز ہے۔ اور چونکہ یہ اسباب ظنی ہوتے ہیں اس لئے اگر کوئی علاج نہ کروائے اور اسی وجہ سے اُس کا نتقال ہو جائے تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا۔

3. اسبابِ موھومہ: وہ اسباب جو تختیل اور وہم پر مبنی ہوتے ہیں، جیسے: داغنا، رُقیہ کرنا۔ ایسے اسباب کا اختیار کرنا تو گل کے خلاف ہے۔ ( واضح ہے کہ یہ حکم رُقیہ کے بارے میں مطلقاً نہیں، بلکہ اس کی تفصیل ہے جو رُقیہ کے تحت ملاحظہ فرمائیں)۔ (عالیٰ حکم: 5/355)

## علاج نہ کروانے والے کا حکم:

علاج کروانا ایک سنت عمل ہے، نبی کریم ﷺ سے بھی علاج کروانا ثابت ہے، اسلئے علاج کروانے کا اہتمام کرنا چاہیئے، لیکن اس سب کے باوجود اگر کوئی علاج نہ کروائے تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا، اور اگر اسی وجہ سے اُس کا نتقال ہو جائے تو وہ خود کشی نہیں کھلانے گی اور ایسا کرنے والا گناہ گار بھی نہیں ہو گا۔ بخلاف کھانانہ کھانے کے، کہ اگر اس کی وجہ سے کوئی بھوک میں مرجائے تو وہ گناہ گار ہو گا، کیونکہ بھوک کی حالت میں کھانا کھانارفع جوع کا ظاہری اور یقینی سبب ہے، پس اُس کا اختیار کرنا بھی ضروری ہوا، جبکہ دواء اور علاج سے شفاء کا حاصل ہو جانا یقینی اور ضروری نہیں، ایسا کتنی ہی دفعہ ہوتا ہے کہ ایک بیمار کو کسی دوائی کے کھانے سے افاقہ ہو گیا جبکہ دوسرے کو کوئی فائدہ نہ ہوا، پس دواء اور علاج کو ترک کر کے کوئی شخص ہلاک ہو جائے تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا۔ (عالیٰ حکم: 5/354)

نوٹ: واضح رہے کہ ترکِ علاج صرف اعلیٰ درجہ کے متولیین کے لئے درست ہے، عامی آدمی کو اس پر عمل کرتے ہوئے علاج کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ (از: مرتب)

---



---

## علاج کے شرعی طریقے

---



---

**جماعت / پھپنے لگوانا:**

**جماعت کا معنی:**

جماعت "امْتِصَاصُ الدَّمِ بِالْمِحْجَمِ" کو کہتے ہیں۔ (القاموس الفقهی: 78) یعنی آلهء جامعت کے ذریعہ خون کا چوس لینا۔ اس کو سینگی لگوانا بھی کہتے ہیں، یہ ایک بہترین طریقہ علاج ہے، جس کے ذریعہ سے جسم کے فاسد مادوں کو اخراج دم کے ذریعہ نکال دیا جاتا ہے، احادیث کثیرہ میں نبی کریم ﷺ سے جامعت کا ثبوت ملتا ہے۔

**جماعت ایک بہترین طریقہ علاج:**

نبی کریم ﷺ نے جامعت کو بہترین طریقہ علاج قرار دیا ہے اور اس کے فوائد و منافع ذکر کیے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ سے کئی مرتبہ خود بھی جامعت کروانا ثابت ہے اور آپ نے اس کی امت کو تلقین بھی فرمائی ہے۔ چند روایات ملاحظہ ہوں:

1. آپ ﷺ کا ارشاد ہے: بہترین علاج جسے تم اختیار کرتے ہو وہ جامعت لگوانا ہے اور قطع البحری یعنی سمندری جڑی بوٹی سے علاج کرنا ہے۔ إِنْ أَمْثَلَ مَا تَدَأْوِيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ۔ (بخاری: 5696)۔ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ

مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ۔ (ابوداؤد: 3857) إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ۔ (ابن ماجہ: 3476) هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ۔ (مسند احمد: 20172)

2. حِجَامَتْ كَرْنَے والَا کیا ہی بہتر آدمی ہے، خون لے جاتا ہے، کمر کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھوں کو تیز کرتا ہے۔ نعم العَبْدُ الْحَجَّامُ، يَذْهَبُ بِالدَّمِ، وَيُحِفِّ الصُّلْبَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ۔ (ابن ماجہ: 3478)

3. نبی کریم ﷺ جب معراج کی شب آسمان پر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ فرستوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے سب نے آپ سے ملاقات میں یہی کہا کہ اپنی امت کو حِجَامَتْ کی تلقین فرمائیے۔ مَا مَرْرَتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي، بِمَلَأَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا كُلُّهُمْ يَقُولُ لِي: عَلَيْكَ، يَا مُحَمَّدُ بِالْحِجَامَةِ۔ (ابن ماجہ: 3477) مَا مَرْرَتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي بِمَلَأِ، إِلَّا قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، مُرْأَتُكَ بِالْحِجَامَةِ۔ (ابن ماجہ: 3479)

4. حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حضرت مقتعم رضی اللہ عنہ کی عبادت کی، پھر فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک آپ حِجَامَتْ نہیں کروائیں گے، اس لئے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ اس میں شفاء ہے۔ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَادَ الْمُقْنَعَ ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً۔ (بخاری: 5697)

## چچنے کن تاریخوں میں لگوائے جائیں:

مہینہ کے شروع کے دنوں میں انسان کا خون جوش میں ہوتا ہے اور آخر کی تاریخوں میں بہت ہلکا پڑ جاتا ہے، اس لئے مہینہ کا درمیانہ حصہ سینگلی لگانے کے لئے زیادہ مناسب ہے، اور مہینہ کے آخری نصف میں لگوانا پہلے نصف کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔ (عین المعبود: 10/244)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مہینہ کی سترہ، ایس اور ایس تاریخ میں چچنے لگوائے تو یہ ہر بیماری سے شفاء ہو جائے گی۔ مَنْ احْتَجَمْ لِسِبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ، كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔ (ابوداؤد: 3861) - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ يَوْمٍ تَحْتَجِمُونَ فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدَى

وَعِشْرِينَ۔ (مسند احمد: 3316) مِنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ، فَلَيَتَّهَرَ سَبْعَةَ عَشَرَ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ، أَوْ إِحْدَى وَعَشْرِينَ، وَلَا يَتَبَيَّغُ بِأَحَدٍ كُمُ الدَّمْ فَيَقْتَلُهُ۔ (ابن ماجہ: 3486)

## چھپے کس دن لگوانے جائیں:

احادیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منگل، بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو سینگلی لگانا مناسب نہیں۔ پیریا جمعرات کے دن چھپنے لگوانے چاہیے۔ لیکن یہ کوئی شرعی حکم نہیں کہ اس کے خلاف کرنے کی گنجائش نہ ہو، بلکہ یہ ایک بہتر درجہ کی چیز ہے۔ مندرجہ ذیل روایات میں دنوں کا تذکرہ کیا گیا ہے:

1. بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا، كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ، يَوْمَ الْثَلَاثَاءِ، وَيَزِعُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ يَوْمَ الْثَلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ، وَفِيهِ سَاعَةً لَا يَرْفَأُ۔ (ابوداؤد: 3862)

2. الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ، أَمْثَلُ وَفِيهِ شِفَاءً، وَبَرَكَةً، وَتَزِيدُ فِي الْعُقْلِ، وَفِي الْحِفْظِ، فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ، يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ، يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، وَالْجُمُعَةِ، وَالسَّبْتِ، وَيَوْمَ الْأَحَدِ، تَحرِيًّا وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَالْثَلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُوبَ مِنَ الْبَلَاءِ، وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامٌ، وَلَا يَرَصُ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ۔ (ابن ماجہ: 3487) قوله: الحجامۃ على الریق امثل أي قبل الأكل والشرب انفع وأفضل (إنجاح)

## چھپے کس وقت اور کس حالت میں لگوانے چاہیئے:

چھپنے لگوانے کے لئے دن اور رات کی یا کسی وقت اور حالت کی کچھ تخصیص نہیں، کسی بھی وقت یا کسی بھی حالت میں چھپنے لگوانے جاسکتے ہیں، حتیٰ کہ روزہ کی حالت میں بھی لگوانا درست ہے، ہاں! اگر اس کی وجہ سے ضعف بڑھنے کا اندریشہ ہو کہ جس سے روزہ توڑنے کی نوبت آسکتی ہو تو مکروہ ہے۔ اطباء نے بھرے پیٹ میں، جماع کے بعد، نہانے کے بعد اور بھوک کی حالت میں چھپنے لگوانے کو صحت کے لئے مضر بتالیا ہے۔ (فتح الباری: 10/149)

کچھ کھانے پینے سے قبل چھپنے لگانے کا تذکرہ حدیث میں بھی ملتا ہے، آپ ﷺ نے اس کو افضل اور بہتر قرار دیا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے: کچھ کھانے پینے سے قبل پچھنالگوانا زیادہ بہتر ہے اور اس میں شفاء اور برکت ہے، یہ عقل اور حافظہ کو بڑھاتا ہے، لپس اللہ تعالیٰ کے ساتھ پچھنے لگوایا کرو۔ الحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ، أَمْثُلُ وَفِيهِ شِفَاءٌ، وَبَرَكَةٌ، وَتَرِيدُ فِي الْعُقُولِ، وَفِي الْحِفْظِ، فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ۔ (ابن ماجہ: 3487) قوله: الحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثُلُ أَي قبْلِ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ انفع وَأَفْضَلُ (إنْجَاح)

## آپ ﷺ سے پچھنے کس جگہ لگوانے ثابت ہیں:

1. گردن کی دونوں جانب کی رگوں میں اور موٹھوں کے درمیان۔ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ، وَالْكَاهِلِ۔ (ابوداؤد: 3860) نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِحِجَامَةِ الْأَخْدَعَيْنِ، وَالْكَاهِلِ۔ (ابن ماجہ: 3482)
2. سر میں۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ دَاءٍ كَانَ بِهِ۔ (ابوداؤد: 1836)
3. سر پر مانگ کی جگہ میں۔ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامِتِهِ، وَبَيْنَ كَتَفَيْهِ۔ (ابوداؤد: 3859)
4. سر کے درمیانہ حصہ میں۔ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِلَحْيِ جَمَلٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَسَطَ رَأْسِهِ۔ (ابن ماجہ: 3481) قوله: ”بلحی جمل“ فی النهاية موضع بین مکہ والمدینہ۔
5. سرین پر۔ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَى وِرْكِهِ، مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ۔ (ابوداؤد: 3863) عن جابر، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ عَلَى جِذْعٍ، فَانْفَكَتْ قَدْمُهُ. قَالَ وَكَيْعٌ: يَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَيْهَا مِنْ وَثْءٍ۔ (ابن ماجہ: 3485)
6. قدموں کے ظاہری حصہ میں۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدْمِ مِنْ وَجْعٍ كَانَ بِهِ۔ (ابوداؤد: 1837)

## الْكَيْ / جسم کو داغنا:

”کی“ علاج کا ایک خاص طریقہ ہے جس میں بدن کے متاثرہ حصے کو آگ سے داغ کر علاج کیا جاتا ہے۔ الکَيُ بالنَّارِ مِنَ الْعِلاجِ الْمَعْرُوفِ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاضِ۔ (النَّهَايَةُ لِابْنِ الْأَثِيرِ: 4/212)

## داغنے کے بارے میں متضاد روایات اور ان میں تطیق:

اس کے بارے میں جواز اور عدم جواز دونوں طرح کی روایات پائی جاتی ہیں:

**جواز کی روایات:** نبی کریم ﷺ نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو سرخ پھنسی کی وجہ سے داغ لگوایا۔ عنْ

آننس، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ. (ترمذی: 2050)

نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگنے کی وجہ سے (غزوہ احزاب میں بازو کی رگ کٹ گئی تھی اور خون رک نہیں رہا تھا تو آپ ﷺ نے) داغ کر علاج کیا۔ عنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعاذِ مِنْ رَمِيَّتِهِ. (ابوداؤد: 3866)

**عدم جواز کی روایات:** حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے داغ لگوانے سے منع فرمایا۔ عنْ عِمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْكَيِّ. (ترمذی: 2049) عنْ عِمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: نُهِيَّنَا عَنِ الْكَيِّ. (ترمذی: 2049)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے داغنے سے منع فرمایا۔ پس ہم نے (ضرورت کے موقع پر) داغ لگوایا لیکن اس عمل نے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور ہم کامیاب نہیں ہوئے۔ عنْ عِمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتُوَيْنَا، فَمَا أَفْلَحْنَا، وَلَا أَنْجَحْنَا. (ابوداؤد: 3865)

## تطیق:

جواز کی روایات حالتِ ضرورت پر اور عدم جواز کی روایات بلا ضرورت پر محمول ہیں۔ یعنی جب کوئی اور ذریعہ علاج نہ ہو اور کوئی ماہر طبیب اس کو بطور علاج کے متعین کر دے تو اس کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

احادیثِ ممانعت نہیں تنزیہ پر محمول ہیں اور جواز کی روایات اصل جواز پر۔ اور نہیں تنزیہ جواز کے ساتھ بحث ہو سکتی ہے۔ اور اس توجیہ کا حاصل یہ نکلے گا کہ داغنے کے ذریعہ علاج اچھا نہیں، اس لئے کہ اس میں مریض کو بہت زیادہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، گویا اس کا نقصان اس کے فائدے سے بڑھ جاتا ہے۔

ممانعت کا تعلق ہلاکتِ جان کے خطرے سے ہے، یعنی اگر ایسی صورت ہو کہ داغنے کی وجہ سے فائدے کے بجائے نقصان اور جان کے ہلاک ہونے کا خوف ہو تو داغنے سے گریز کرنا چاہیے، لیکن اگر یہ خطرہ نہ ہو تو کیا جاسکتا ہے۔

ممانعت کا تعلق زمانہ جاہلیت کے فاسد عقیدے سے ہے، عربوں میں داغنے کے عمل کو علاج کا سبب موثر سمجھتے تھے، اس لئے آپ ﷺ نے اس شرکِ خفی سے بچنے کے لئے اس کو منوع قرار دیا، پس اگر کسی کا یہ عقیدہ نہ ہو، بلکہ ظاہری سبب کے طور پر وہ اختیار کرے تو کوئی حرج نہیں، وہ جائز ہے۔ (کشف الباری، کتاب الطب: 541) (انتہاب الممن: 2/497)

### داغنے کا شرعاً حکم:

پس جبکہ علاج کا کوئی اور طریقہ نہ ہو اور ماہر اطباء صرف اسی کو علاج کے طور پر تجویز کر دیں جس کو اختیار نہ کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ضرورت اس کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ البتہ دوسرا طریقہ موجود ہو تو بلا ضرورت اس طریقہ پر عمل کرنا درست نہیں، کیونکہ اس میں مندرجہ ذیل خرابیاں اور نقصانات پائے جاتے ہیں: (1) بلا ضرورت جسم کو ایک زائد تکلیف میں مبتلاء کرنا۔ (2) جسم کا خراب کرنا۔ (3) جسم کو آگ کا عذاب دینا۔ (انتہاب الممن: 2/497) (بذریعہ: 16/193)

### السَّعُوط / ناک میں دواءٌ ٹپکانا:

سعوط میں کے فتح کے ساتھ ناک میں چڑھائی جانے والی دواء کو کہا جاتا ہے اور سعوط میں کے ضمہ کے ساتھ مصدر ہے یعنی ناک میں دوائی چڑھانا۔ (تحفۃ الالمی: 5/388) سعوط کا مطلب ہے: دواءٌ يُصَبُّ في الأنف۔ ناک میں دوائی ٹپکانا۔ (بذریعہ)

یہ ایک طریقہ علاج ہے، جس میں دوائی ناک میں ٹپکائی جاتی ہے اور بیماری کا علاج کیا جاتا ہے۔

## سَعُوطُ كَاشِرِي حَكْمٌ:

بلا کراہت جائز ہے، نبی کریم ﷺ نے خود بھی اس طریقہ کو اختیار کیا ہے اور دوسروں کے لئے بھی اسے ایک بہترین طریقہ علاج قرار دیا ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سَعُوط فرمایا یعنی ناک میں دوائی پٹکانی۔ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَطَ۔ (ابوداؤد: 3867)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ بہترین علاج جو تم اختیار کرتے ہو وہ سَعُوط (ناک میں دوائی پٹکانا) لَدُود (منہ کے ایک کنارے میں دوائی ڈالنا) حجامت (چھپنے لگوانا) اور مَشِی (مسہل لینا) ہے۔ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَأْوِيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ۔ (ترمذی: 2047) اس حدیث سے چاروں طریقہ علاج کا بہتر ہونا معلوم ہوتا ہے۔

## لَدُود / منه کے ایک جانب دوائی ڈالنا:

لَدُود لام کے فتح کے ساتھ اسم ہے، یعنی منه میں ڈالی جانے والی دوائی۔ اور لَدُود لام کے ضمہ کے ساتھ مصدر ہے یعنی بیمار کی زبان ایک طرف کر کے دوسری جانب دوائی ڈالنا۔ (تحفۃ الالمعی: 5/388) لَدُود کا مطلب ہے: دواءٌ يُصَبُّ فِي أَحَدِ شِقَّيِ الْفَمِ۔ یعنی منه کے ایک کنارے میں دوائی ڈالنا۔ (بذل)

یہ بھی ایک طریقہ علاج ہے، جس میں منه کے ایک جانب میں دوائی ڈال کر علاج کیا جاتا ہے۔

## لَدُود کا شرعی حَكْمٌ:

بلا کراہت جائز ہے، نبی کریم ﷺ نے اسے ایک بہترین طریقہ علاج قرار دیا ہے۔ کما مرسا بقا۔ (ترمذی: 2047)

## نبی کریم ﷺ کا حالتِ مرض میں لَدُود کا واقعہ:

ترمذی (رقم: 2053) میں آپ ﷺ کے مرض میں لَدُود کا واقعہ نقل کیا گیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

حالٍ مرض میں گھر میں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سمجھ کر کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کو نمونیہ ہے، اور نمونیہ میں لدود کے ذریعہ علاج کیا جاتا تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کو زبردستی لدود کر دیا، حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے منع بھی کیا، لیکن صحابہ کرام نے آپ کو راحت پہنچانے کے لئے یہ سوچ کر کہ مر یض تو دواء کونا پسند ہی ہوتی ہے، غشی کی حالت میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کو لدود کر دیا۔ بعد میں جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ ہوش میں آئے تو آپ نے اپنے منہ میں دوائی کا ذائقہ محسوس کیا، آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ مجھے کس نے لدود کیا ہے؟ سب خاموش رہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کو لدود کیا جائے یعنی سب کے منہ میں دوائی ڈالی جائے، چنانچہ سب کے منہ میں دوائی ڈالی گئی، حتیٰ کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جو کہ روزے سے تھیں، انہیں بھی لدود کیا گیا، صرف حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو چھوڑ دیا گیا، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو مستثنیٰ کر دیا تھا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ لدود کرنے والوں میں شامل تھے یا نہیں:

اس بارے میں دونوں طرح کی روایت ملتی ہیں، راجح یہ ہے کہ وہ شامل نہیں تھے جیسا کہ بخاری شریف (رقم: 6886) کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی منقول ہے۔ اور اگر وہ شامل بھی ہوں، جیسا کہ ترمذی کی روایت (رقم: 2053) میں ہے تب بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کا استثناء ادب و احترام کی وجہ سے کیا تھا، کیونکہ وہ آپ کے چچا تھے۔ (تحفۃ الالمعنی: 5/393)

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہ نَبِیٍّ کا لدود کرنے والوں سے انتقام لینے کی وجہ:

علماء کرام نے لکھا ہے کہ آپ کا یہ سب سے انتقام لینا اس وجہ سے تھا کیونکہ اگر آپ ﷺ اُن سے بدلہ نہ لیتے حالانکہ آپ ﷺ کو آپ کو اُن سے تکلیف ہوئی تھی تو ان کے کسی بڑی مصیبت میں پڑنے کا اندیشہ تھا، پس آپ کا یہ انتقام بھی اُن کے اوپر ایک احسان ہی تھا۔ (تحفۃ الامی: 5/389)

**فائدہ:** ایک اور طریقہ علاج ہے اُس میں بھی لدود کی طرح دوائی منہ میں ہی ڈالی جاتی ہے، لیکن منہ کے ایک کنارے میں نہیں حلق میں ٹپکائی جاتی ہے، اُس کو ”وجور“ کہتے ہیں، یعنی دوائی کا حلق میں ٹپکانا۔ یہ بھی بلا کراہت جائز ہے۔ امام ترمذی عَلَيْهِ السَّلَامُ نے حضرت نظر عَمَّا فِي الْأَيْمَانِ کا جو قول لدود کی تفسیر میں۔ قَالَ النَّصَرُ: اللَّدُودُ: الْوَجُورُ۔ نقل کیا ہے، وہ درست نہیں، اس لئے کہ لدود اور وجور دونوں ایک نہیں ہیں۔ (تحفۃ الْمُعْلِمِینَ: 5/393)

## الحناء / مہندی کے ذریعہ علاج کرنا:

### مہندی کے فوائد:

مہندی درد کو دور کرتی ہے، ورم کو تخلیل کرتی ہے، مُدر بول یعنی پیشاب آور ہے، خون کو صاف کرتی ہے۔ اس کو پانی میں پیس کر ہاتھوں اور پاؤں کی سوزش کو دور کرنے کے لئے ہتھیلی اور تلووں میں لگایا جاتا ہے، اس کے علاوہ بھی مختلف بیماریوں میں علاج کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ (مخزن مفردات)

### مہندی کے ذریعہ علاج کا شرعی حکم:

مہندی کے ذریعہ علاج کرنا مردوں عورتوں کے لئے جائز ہے، نبی کریم ﷺ سے خود بھی اور دوسروں کو بھی اس کے ذریعہ علاج کی تعلیم دینا ثابت ہے، البتہ مردوں کو مہندی کے ذریعہ علاج کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ عورتوں کے ساتھ مشابہت سے کلی طور پر اجتناب کریں، پس اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور ناخنوں پر نہ لگائیں، صرف پاؤں کے تلووں پر لگاسکتے ہیں، تاکہ عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم نہ آئے۔ والحدیث <sup>بِإِطْلَاقِهِ يَشْمَلُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ</sup> لَكِنْ يَنْبُغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَكْتُفِي بِاخْتِضَابِ كُفُوفِ الرِّجْلِ، وَيَجْتَنِبَ صَبَغَ الْأَظْفَارِ احْتِرَازاً مِنَ التَّشْبِهِ بِالنِّسَاءِ مَا أَمْكَنَ (مرقاۃ: 7/2874)

### مہندی کے ذریعہ علاج پر مشتمل روایات:

نبی کریم ﷺ کے پاس جب بھی کوئی سر کی تکلیف بیان کرتا تو آپ اُس کو یہی مشورہ دیتے کہ کچھنے لگوا اور جب کوئی پاؤں میں تکلیف کا ذکر کرتا تو آپ ﷺ اسے یہ ارشاد فرماتے کہ پاؤں کو مہندی سے رنگ دو۔ ما کانَ أَحَدٌ يَشْتُكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: احْتَجِمْ، وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلِيْهِ، إِلَّا قَالَ اخْضِبِهِمَا۔ (ابوداؤد: 3858) وفی روایة مسنـد احمد: اخْضِبِهِمَا بِالْحِنَاءِ۔ (مسند احمد: 27617)

حضرت سلمی رضی اللہ تعالیٰ جو کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کی خادمہ تھیں، فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کو جب بھی کوئی پھوٹا لکھتا یا زخم لگتا تو آپ مجھے یہی ارشاد فرماتے کہ میں اس پر مہندی لگاؤ۔ عنْ عَلَيْهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ سَلَّمَ، وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْحَةً وَلَا نَكْبَةً إِلَّا أَمْرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضْعَ عَلَيْهَا الْجِنَّاءَ۔ (ترمذی: 2054)

## النُّشْرَة / منتر کا اعلان:

### نشرہ کا مطلب:

نشرہ کیا چیز ہے، اس بارے میں مختلف اقوال ہیں:

1. یہ رُقیہ کی ایک قسم ہے، اس کے ذریعہ جنوں کے اثرات سے متاثرہ شخص کا اعلان کیا جاتا تھا۔
2. یہ رُقیہ کی ایک قسم ہے، اس کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان ملاپ کی بندش کو کھولا جاتا تھا۔
3. یہ کوئی منتر ہوتا تھا جو شیاطین کے ناموں پر مشتمل ہوتا تھا کیونکہ غیر معلوم زبان میں پڑھا جاتا تھا۔
4. یہ سحر یعنی جادو کی ایک قسم ہے، اس کے ذریعہ جادو کا توڑ کیا جاتا تھا۔ (عدۃ القاری: 21/284) (عون المعبود: 10/249)

### نشرہ کے بارے میں روایات:

#### عدم جواز کی روایت:

سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ: هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔ (ابوداؤد: 3868)

#### جواز کی روایت:

فَالْقَتَادَةُ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌ، أَوْ: يُؤْخَذُ عَنِ امْرَأَتِهِ، أَيْحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الإِصْلَاحَ، فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَلَمْ يُنْهِ عَنْهُ۔ (بخاری: 7/137) قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَفَلَا؟ - أَيْ نَنَشَّرُ؟ - فَقَالَ: أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا۔ (بخاری: 5765)

## نشرہ کا شرعی حکم:

جو نُشرہ زمانہ جاہلیت کے طرز پر غلط عقیدے یا غلط طریقے پر مشتمل ہو، یا اس میں کوئی غیر معلوم زبان استعمال کی جائے وہ جائز نہیں، اس لئے کہ اس میں شرک کا قوی احتمال ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی جو ”نُشرہ“ کو شیطانی عمل قرار دیا ہے اس سے مراد زمانہ جاہلیت کا نُشرہ ہے۔ البتہ جو آیاتِ قرآنیہ، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں اور ادعیہ ما ثورہ کے ذریعہ کیا جائے وہ دراصل رُقیہ شرعیہ ہے اور صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (مرQA المفاتیح: 7 / 2880)

## تُریاق / زہر کی کاث دواء استعمال کرنا:

### تُریاق کا مطلب:

لفظِ تُریاق تاء کے کسرہ، فتحہ اور ضمہ تینوں کے ساتھ آتا ہے، لیکن مشہور کسرہ ہی ہے۔

الْتُّرِيَاقُ مَا يُسْتَعْمَلُ لِدَفْعِ السُّمِّ مِنَ الْأَدْوِيَةِ وَالْمَعَاجِينِ۔ تُریاق اُس دواء کو کہتے ہیں جو زہر کے إزالہ یعنی زہر کے اثر کو ختم کرنے کے لئے استعمال کی جائے۔ (مرQA المفاتیح: 7 / 2880)

### تُریاق کا حکم:

تُریاق اگر اشیاء طاہرہ سے بنایا گیا ہو تو اس کا استعمال کرنا اور کھانا پینا جائز ہے۔ اور اگر شیءِ حرام سے بنایا ہو، جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں بنایا جاتا تھا، باس طور کہ سانپ کا سر اور دُم کاٹ کر درمیانے حصہ سے تُریاق بنایا جاتا تھا، تو جائز نہ ہو گا۔ لیکن چونکہ امام مالک عَلَیْهِ السَّلَامُ کے نزدیک سانپ کا گوشت کھایا جاسکتا ہے، اس لئے ان کے مسلک کے مطابق سانپ کے بنے ہوئے اس تُریاق کو بھی استعمال کرنا جائز ہو گا۔ (بذل الجہود: 16 / 196)

## الْعِلَاقُ / انگلی سے حلق دبانا:

یہ بچوں کے حلق میں ہونے والے درد اور ورم کے علاج کی ایک شکل ہے، جس میں عورتیں اپنی انگلی یا انگوٹھے وغیرہ سے بچ کے حلق کے کوئے کو دباتی ہیں، اُس سے ورم ختم ہو جاتا ہے، اس عمل کو علاق کہا جاتا ہے۔ وَهُوَ وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ وَوَرَمٍ  
تَدْفَعُهُ أَمْهُ بِأَصْبِعِهَا أَوْ غَيْرِهَا۔ (النَّحَايَةُ لِابْنِ الْأَثِيرِ: 3/288)

**عُذْرَةُ الصَّبِيِّ:** بچوں کے حلق میں ہونے والے درد اور ورم کو ”عُذْرَةُ الصَّبِيِّ“ کہتے ہیں جس کو ”سُقُوطُ اللَّهَاءِ“ کہا گرنا بھی کہا جاتا ہے۔ عموماً بچوں میں یہ حلق کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے، اس کے علاج کے طور پر علاق کا عمل اختیار کیا جاتا تھا۔

### علاق کا حکم:

نبی کریم ﷺ نے اس طریقہ علاج کو پسند نہیں کیا اور اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا، آپ ﷺ کا یہ کہنا ”عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَ كُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟“ استفہام انکاری ہے، جس میں انکار کا معنی پایا جاتا ہے، پس اس طریقہ سے احتراز کرنا چاہیے، کیونکہ اس میں بچوں کو بے جا شدید تکلیف دینا پایا جاتا ہے۔ (شرح الصیبی: 9/2957)

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے بچے لے کر حاضر ہوئی، میں نے اُس کا علاق کر کھا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنی اولاد کو اس عمل کے ذریعہ کیوں تکلیف دیتے ہو؟ اس کے بدلے میں عودہ ہندی (ایک خاص جڑی بولی) کو اختیار کرو، اُس میں سات بیماریوں سے شفاء رکھی گئی ہے اُن میں سے (ایک عُذْرَةُ الصَّبِيِّ اور دوسری) ذاتِ الجنب یعنی نمونیہ ہے۔ (طریقہ علاج یہ ہے کہ) عُذْرَةُ الصَّبِيِّ میں عودہ ہندی کوناک میں ٹپکانا چاہیے اور نمونیہ میں لدو دلیعی منہ میں ٹپکانا چاہیے۔ عَنْ أُمٍّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لَيِّ قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَ كُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةً أَشْفَعَةً مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ: يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔ (ابوداؤد: 3877)

## فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةً أَشْفِيَةً كَا مَطْلَبٍ:

حدیث میں سات بیماریوں میں شفاء کا تذکرہ کیا گیا ہے، لیکن اُن میں سے صرف دو بیماریاں ذکر کی گئی ہیں، بقیہ کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اطباء نے اس عودہ ہندی کے فوائد میں سات سے بھی زیادہ بیماریاں ذکر کی ہیں جن میں عودہ ہندی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور حصول شفاء کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسی لئے علامہ طبی حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ نے حدیث میں سات کے عدد سے کثرت مرادی ہے، جیسا کہ عربی میں سات اور ستر کا عدد کثرت کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ (مرقاۃ: 7/ 2866)

## الْغَيْلُ / مرضعہ سے صحبت کرنا:

### غَيْل کا معنی و مطلب:

غَيْل کا مطلب یہ ہے کہ مرد کا عورت سے دودھ پلانے کے زمانے میں جماع کرنا، یا عورت کا ایام رضاعت میں حاملہ ہو جانا۔  
هُوَ أَنْ يُجَامِعَ الرَّجُلُ زَوْجَهُ وَهِيَ مُرْضِعٌ وَكَذِلِكَ إِذَا حَمَلَتْ وَهِيَ مُرْضِعٌ۔ (عون المعبود: 10/ 260)

وضاحت: دودھ پلانے کے زمانے میں عورت جب حاملہ ہو جائے تو اُس کے دودھ میں غذا بیت باقی نہیں رہتی اور وہ

fasid ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے دودھ پینے والے بچے کو مکمل غذاء نہیں ملتی اور وہ کمزور رہ جاتا ہے، اور پھر اسی کمزوری کا اثر اُس کی ساری زندگی میں کسی نہ کسی طرح باقی رہتا ہے، نبی کریم ﷺ نے ایک روایت میں یہ کمزوری بیان کی ہے کہ وہ جوانی کی عمر میں پہنچ کر گھوڑ سواری کرتے ہوئے گر پڑتا ہے۔ عربوں میں اس چیز کو بہت برا سمجھا جاتا تھا اور وہ لوگ اسی وجہ سے دودھ پلانے کے زمانے میں عورت کے پاس جانے کو ”غَيْل“ اور ”غَيْلَة“ کہا کرتے تھے۔ (مرقاۃ المفاتیح: 5/ 2092)

## غیلہ کا شرعی حکم:

ایام رضاعت میں ہمیسرتی جائز ہے، اس میں شرعی کوئی ممانعت نہیں، اور جو اس کے بارے میں ممانعت کی روایت ہے وہ مکروہ تنزیہ یعنی خلاف اولیٰ پر محمول ہے۔ (مرقاۃ: 5/2095) اس کا ضرر غالب نہیں، بہت قلیل ہوتا ہے اور بعض اوقات بعض مزاج و طبائع کے حامل لوگوں کو ہوتا ہے۔ (بذریعہ: 16/211)

## غیلہ کے بارے میں روایات کا تعارض اور تطبيق:

**ممانعت کی روایت:** لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرّاً، فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعِّثُهُ عَنْ فَرَسِهِ۔ (ابوداؤد: 3881)

**جواز کی روایت:** لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّىٰ ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ، وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ۔ (ابوداؤد: 3881)

تعارض دو باتوں میں ہے: ایک مضر ہونے میں اور دوسرا منوع ہونے میں۔ پہلی یعنی ممانعت کی روایت سے مضر اور منوع ہونا معلوم ہو رہا ہے جبکہ دوسری یعنی جواز کی روایت میں ضرر اور ممانعت دونوں کی نفی معلوم ہوتی ہے۔

## تطبيق:

1. جواز کی روایت میں اصل جواز کو بیان کیا گیا ہے اور ممانعت کی روایات مکروہ تنزیہ پر محمول ہے۔ گویا کہ یہ عمل خلاف اولیٰ ہے، ناجائز نہیں، کیونکہ جواز کے ساتھ نہیں تنزیہ جمع ہو سکتی ہے۔ (مرقاۃ: 5/2095)
2. ممانعت کی روایت منسوخ ہیں اور جواز کی روایات ناخ ہیں، اس توجیہ کے مطابق اس کی تفصیل یہ ہو گی کہ آپ ﷺ نے عربوں کے نظریہ کے مطابق ابتداءً اس عمل سے منع فرمایا تھا یہ سوچ کر کہ واقعہ اس سے بچ کو ضرر پہنچتا ہے، لیکن بعد میں جب آپ نے یہ دیکھا کہ روم و فارس کے لوگ بھی یہ کرتے ہیں اور انہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت دیدی۔ (تحفۃ الالمحی: 5/416)

3. جواز کی روایت منسوخ اور ممانعت کی روایات ناخیں، پس اس توجیہ کے مطابق تفصیل یہ ذکر کی گئی ہے کہ عربوں میں چونکہ یہ بات بہت مشہور تھی اور اطباء بھی اس کے مضر ہونے کو بیان کیا کرتے تھے، اس لئے نبی کریم ﷺ نے اپنے اس کے منع کرنے کا ارادہ فرمایا، لیکن جب آپ نے روم و فارس کو دیکھا کہ وہ لوگ اس سے نہیں بچتے اور ان کو اس سے کچھ نقصان بھی نہیں ہوتا تو آپ نے اس کی ممانعت کا ارادہ ترک فرمادیا لیکن پھر آپ کو من جانب اللہ اس کے بارے میں مضر ہونا بتلا دیا گیا تو آپ نے اس کے بارے میں نبی فرمائی پس اس تفصیل کے مطابق دونوں طرح کی روایات جمع ہو جاتی ہیں اور ان میں کوئی تعارض باقی نہیں رہتا۔ (بذریعۃ المحتد: 16/211)

## علاج بالحرّم کا مسئلہ:

### علاج بالحرّم کے بارے میں فقهاء کرام کا اختلاف:

کسی ناپاک اور حرام چیز سے علاج کرنا جائز ہے یا نہیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حالت اضطرار کی ہو یعنی اگر حرام چیز کو استعمال کیے بغیر جان کا پچنا مشکل ہو تو بقدر ضرورت تداوی بالحرّم بالاتفاق جائز ہے، لیکن اگر جان کا خطرہ نہ ہو، بلکہ مرض کو دور کرنے کے لئے تداوی بالحرّم کی ضرورت ہو تو اس میں فقهاء کا اختلاف ہے:

- امام مالک و احمد بن حنبل علیہما السلام: تداوی بالحرّم بالکل جائز نہیں۔
- شافع و احناف علیہم السلام: تداوی بالحرّم جائز ہے، بشرطیکہ اور کوئی ذریعہ علاج کا نہ ہو۔

پھر شافع و احناف میں اختلاف ہے کہ تداوی بالحرّم کے جواز میں مُسکرات بھی شامل ہیں یا نہیں:

- شافع: مُسکرات شامل نہیں، چنانچہ نشہ آور اشیاء سے علاج ضرورت بھی جائز نہیں۔
- احناف: مُسکرات بھی شامل ہیں، یعنی ضرورت تداوی بالحرّم مطلقاً جائز ہے، خواہ مُسکر ہو یا غیر مُسکر۔

(فقہی مقالات: 4/138 تا 145) (تحفۃ الالمی: 1/318) (انتہاب الممن: 1/151)

## علاج بالحرّم کی شرائط:

ہر حرام اور ناپاک دواء کا استعمال خواہ کھانے پینے میں ہو یا خارجی استعمال میں، جائز ہے، بشرطیکہ پانچ شرائط پائی جائیں:

1. حالتِ اضطرار ہو یعنی جان کا خطرہ ہو۔
2. دوسری کوئی حلال دواء کا رکن ہوتی ہو، یا موجود نہ ہو۔
3. اس دواء سے مرض کا ازالہ عادۃٰ تقدیمی ہو۔
4. اس کے استعمال سے لذت حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔
5. بقدرِ ضرورت سے زائد اس کو استعمال نہ کیا جائے۔ (معارف القرآن عثمانی: 1/426)

## کیا علاج بالحرّم ضروری ہے؟

علاج بالحرّم ضروری نہیں، اگر کوئی شخص علاج کے لئے حرام دواء کو استعمال نہیں کرتا اور اسی وجہ سے مر جاتا ہے تو وہ گناہ گارنہ ہو گا، اس لئے کہ کسی دوائی سے شفاء کا ہو جانا تقدیمی نہیں ہے، بخلاف بھوک کی وجہ سے اضطرار کی حالت میں مرنے والا، کیونکہ وہ گناہ گار ہوتا ہے۔ (الفقہ الاسلامی: 4/2602)

## رُقیہ / جھاڑ پھونک کے احکام

### رُقیہ کی تعریف:

رُقیہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ تعویذ یا جھاڑ پھونک جس کے ذریعہ مصیبت زدہ اور بیمار شخص کی مصیبت اور بیماری کو جھاڑا جائے۔ هی الْعُوذَةُ الَّتِي يُرْقَى بِهَا صَاحِبُ الْأَفَةِ كَالْحُمَّى وَالصَّرَعِ وَغَيْرِ ذَلِكَ۔ (مرقة المفاتیح: 7/2860)

## رُقیٰ کے طریقے اور ان کا ثبوت :

رُقیٰ عام طور پر دو طرح سے کیا جاتا ہے: (1) رُقیٰ بالكلمات۔ (2) رُقیٰ بالتمام۔

پہلی قسم میں بیماری یا مصیبت کے ازالے کے لئے خود آفت زدہ یا کوئی دوسرا شخص کچھ پڑھتا ہے، اور دوسرا قسم میں کسی کاغذ وغیرہ پر لکھ کر یا پھونک کروہ توعیذ کی صورت میں پہنایا لٹکایا جاتا ہے یا بعض اوقات پانی وغیرہ میں ڈال کر پیا جاتا ہے۔

### پہلی قسم رُقیٰ بالكلمات کا ثبوت:

نبی کریم ﷺ نے مختلف موقع میں سانپ کے ڈسے، بچھو کے ڈنک مارنے، نظر کے لگ جانے، پہلو کی پھنسیوں میں، لقوہ کی بیماری میں، خون نہ رکنے میں اور بچوڑے دانے وغیرہ میں، رُقیٰ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، چند احادیث ملاحظہ ہوں: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَحْصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَّةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ. (2056) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَحْصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْلَّقْوَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَّةِ. (سنن بیہقی: 19590) لَا رُقْيَةٌ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَّةٍ، أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ. (ابوداؤد: 3889) عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ فِي يَدِ الرَّجُلِ أَوِ الشَّيْءِ الْقُرْحَةُ - قَالَ يَإِاصْبِعُهُ هَكَذَا - ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، يَإِذْنِ رَبِّنَا. (عمل الیوم والليلة: 576)

ایک دفعہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ ہمارے پاس بچھو کے ڈنک مارنے کا رُقیٰ ہے جس کے ذریعہ ہم مریض کا رُقیٰ کرتے ہیں، لیکن آپ نے رُقیٰ سے منع کیا ہے، بھر انہوں نے وہ رُقیٰ نبی کریم ﷺ کو دکھا کر سوال کیا کہ کیا ہم رُقیٰ کر لیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ نفع پہنچا دے۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقْيَى، فَجَاءَ آلُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ تُرْقِيَ بِهَا مِنَ الْعَقَرَبِ، وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقْيَى، قَالَ: فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا أَرَى بِأَسَا مِنْ اسْتِطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلَمْ يَنْفَعُ. (مسلم: 2199)

## دوسری قسم رُقیہ بالتمام کا ثبوت:

نبی کریم ﷺ سے تو یہ ثابت نہیں کہ آپ نے نے خود کوئی توعید لکھا ہو، لیکن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے توعید لکھنا ثابت ہے (اصلاحی خطبات: 15/49) چنانچہ ابو داؤد شریف کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خوف اور گھبرائہٹ محسوس ہونے کے وقت میں ایک دعاء سکھلائی تھی جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے سمجھ دار بچوں کو پڑھنا سکھایا کرتے تھے اور جو سمجھ دار نہیں تھے اور پڑھ نہیں سکتے تھے، ان کے لگے میں لکھ کر لٹکا دیا کرتے تھے۔ عَنْ عَمْرٍ وَبْنِ شَعِيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْلَمُهُمْ مِنَ الْفَرَزَعِ كَلِمَاتٍ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُعْلَمُهُنَّ مِنْ عَقْلَ مِنْ بَنِيهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ۔ (ابوداؤد: 3893)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ولادت میں آسانی کے لئے ایک عمل منقول ہے کہ ایک صاف ستھرا برتن لیا جائے اور اس پر قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات:

1. كَانُهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبُسُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلَاغُ فَهَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ۔ (الآحقاف: 35)

2. كَانُهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبُسُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَّاها۔ (النازعات: 46)

3. أَلَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِرْرَةً لِأُولَئِكَ الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔ (یوسف: 111)

لکھ کر اس کو پانی سے حل کر کے عورت کو پلایا جائے اور عورت کے پیٹ اور چہرہ پر چھڑک دیا جائے تو بہت آسانی اور سہولت کے ساتھ ولادت ہو جاتی ہے۔ (کنزالثمن: 28381)

مذکورہ بالاحادیث سے معلوم ہوا کہ رُقیہ بالتمام بھی فی نفسہ ثابت ہے، اگرچہ آنحضرت ﷺ نے کسی کو لکھ کر نہیں دیا، لیکن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کا لکھ کر دینا یا لکھنے کی تعلیم و تلقین کرنا ثابت ہے۔

## احادیث میں بیان کردہ مختلف بیماریوں کا رُقیہ:

1. لَقْوَهُ، بُكْھنَسِی اور ڈسے ڈنک لگنے کا رُقیہ۔ عَنْ أَئْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرُّقْبَیِ مِنَ الْلَّقْوَةِ وَالثَّمْلَةِ وَالْحُمَّةِ۔ (سنن بیہقی: 19590)

2. سانپ کا رُقیہ۔ عَنْ جَابِرِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِی عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فِی رُقْبَیِ الْحَيَّةِ۔ (سنن بیہقی: 19592)

3. بچھو کا رُقیہ۔ عَنْ جَابِرِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى، فَجَاءَ آلُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَكَ رُقْبَیْ تَرْقِیٰ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، قَالَ: فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا أَرَى بِأَسْأَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلَيَنْفَعْهُ۔ (مسلم: 2199)

4. نَمْلَهُ يَعْنِي سرخ بُكْھنَسِیوں کا رُقیہ۔ عَنْ حَفْصَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا الشَّفَاءُ تَرْقِیٰ مِنَ الثَّمْلَةِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَلَّمْتِهَا حَفْصَةَ۔ (سنن بیہقی: 7500)

5. نَظَرٌ لَكَنْهے، ڈسے اور خون نہ رکنے کا رُقیہ۔ لَا رُقْبَیَّ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَّةٍ، أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ۔ (ابوداؤد: 3889)

6. بچھوڑے اور دانے کے لئے رُقیہ۔ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ فِی يَدِ الرَّجُلِ أَوِ الشَّيْءِ الْقُرْحَةُ - قَالَ يَأْصِبُّهُ هَكَذَا - ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا، يُشْفَی سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ (عمل الیوم والليلة: 576)

## رُقیہ کی اقسام:

رُقیہ کی دو قسمیں ہیں: (1) رُقیہ حق۔ (2) رُقیہ باطل۔

دوسرے الفاظ میں ان کو رُقیہ اسلامیہ اور رُقیہ جاہلیہ یا رُقیہ شرعیہ اور غیر شرعیہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور رُقیہ کی یہ تقسیم خود احادیث سے مأخوذه ہے، چنانچہ ایک صحابی جنہوں نے کسی قبلیہ کے ایسے شخص پر جو حواس باختہ تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا

تحا، سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کر دی، اس دم سے وہ شفایاب ہو گیا، قبیلہ کے لوگوں نے اُن کو سو بکریاں دیں، وہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ سے اُن بکریوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اُن سے سوال کیا کہ کیا سورۃ الفاتحہ کے علاوہ اور بھی کچھ پڑھا تھا؟ اُنہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کُلْ فَلَعْمَرِی مِنْ أَكَلَ بِرُقْبَیْهِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْبَیْهِ حَقٌّ كہ قبول کرلو اور کھالو، کیونکہ تم نے رُقیہ حق اختیار کیا ہے، رُقیہ باطل نہیں، اور جو رُقیہ باطل کو اپنا کر لو گوں کامال کھائے گا میری عمر کی قسم! اُس کا وبال اُس پر بڑا سخت ہو گا۔ (ابوداؤد: 3901)

### **رُقیہ سے متعلق مقتضاد روایات اور اُن کے درمیان تطیق:**

رُقیہ کے بارے میں جواز اور عدم جواز دونوں طرح کی روایات پائی جاتی ہیں، جواز کی روایات اوپر تفصیل سے گزر چکی ہیں، جس میں رُقیہ بالکلمات اور رُقیہ بالتمام دونوں کے جواز سے متعلق روایات مذکور ہیں، انہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ یہاں عدم جواز سے متعلق روایات ملاحظہ فرمائیں:

### **عدم جواز کی روایات:**

جس نے داغنے کے ذریعہ علاج کروایا یا جھوڑ پھونک کروایا تو وہ توکل سے بری ہو گیا۔ مَنْ اكْتَوَى أَوْ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ۔ (ترمذی: 2055)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک جھاڑ پھونک، تعویذ گندے اور تولہ یعنی زو جیں میں محبت کروانے کا منظر اور جادو کروانا شر کیہ افعال میں سے ہیں۔ إِنَّ الرُّقَى، وَالثَّمَائِمَ، وَالْتَّوَلَةَ شَرٌّكُ. (ابوداؤد: 3883)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اگر میں تریاق پی لوں یا تعویذ گندے لٹکاؤں یا اپنی جانب سے شعر کہنا شروع کر دوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں کچھ بھی کرتا پھروں۔ مَا أَبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنَّ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقاً، أَوْ تَعَلَّقْتُ ثَمِيمَةً، أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي۔ (ابوداؤد: 3869)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے جھاڑ پھونک کروائی یا داغنے کے ذریعہ علاج کروایا اُس نے تو گل نہیں کیا۔ لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقَى أَوْ اكْتَوَى۔ (متدرک حاکم: 8279)

### تطبیق:

1. عدم جواز کی روایات اُس رُقیہ پر محمول ہیں جن کا معنی و مطلب معلوم نہ ہو، کیونکہ ان میں کفر کا اندیشہ ہے، جبکہ جواز کی روایات میں وہ رُقیہ مراد لیا گیا ہے جو ماثور اور منقول ہو نبی کریم ﷺ سے۔ (انتہاب المتن: 3/27)
2. عدم جواز کی روایت اُس رُقیہ کے بارے میں ہے جس میں شرکیہ کام ہوں، جبکہ جواز کی روایت سے مراد وہ رُقیہ ہے جو ہر طرح کے شرک سے پاک ہو۔ (عون المعبود: 10/266)
3. عدم جواز کی روایات سے مراد وہ رُقیہ ہے جس کا کرنے والا اُس کو موثر بالذات سمجھتا ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں سمجھا جاتا تھا، جبکہ جواز کی روایات اُس رُقیہ کے بارے میں ہیں جن کو صرف اسباب کے درجہ میں سمجھ کر کیا جائے، جیسا کہ علم طب میں علاج کیا جاتا ہے، لیکن اُس طریقہ کو موثر بالذات نہیں سمجھا جاتا۔ (انتہاب المتن: 3/27)
4. عدم جواز کی روایات منسوخ اور جواز کی روایات اُن کے لئے ناسخ ہیں، یعنی اولاً پہلے یہ عمل ناجائز تھا، پھر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو کر جائز ہو گیا۔ (شرح معانی الآثار: 4/328)

### رُقیہ کا حکم:

- امام شعبی، قتادہ اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم: رُقیہ کرنا مکروہ ہے۔
- جمہور ائمہ اربعہ کرام رضی اللہ عنہم: جائز ہے، جبکہ اُس میں خلاف شرع کچھ نہ ہو۔ (عدۃ القاری: 12/100)

جمہور کے مسلک کے مطابق رُقیہ کے حکم کی تفصیل یہ ہے کہ جو رُقیہ آیات قرآنیہ، اسماء الہمیہ، ادعیہ ماثورہ یا ذکر اللہ کے ذریعہ ہو، یا ایسے کلمات کے ذریعہ ہو جن کا معنی معلوم ہو اور وہ دین و شریعت کے خلاف نہ ہوں تو اُن کے ذریعہ رُقیہ کرنا جائز ہے۔ البتہ کلماتِ کفریہ کے ذریعہ رُقیہ کرنا، یا غلط عقیدے کے ساتھ رُقیہ کرنا یا ایسے کلمات جن کا معنی معلوم نہیں، اُن کے ذریعہ رُقیہ کرنا جائز نہیں۔ (انتہاب المتن: 3/24) (مرقاۃ المفاتیح: 7/2880)

## رُقیہ شرعیہ کی شرائط:

پہلی شرط: استمداد بغیر اللدنہ ہو۔

یعنی رُقیہ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ اُس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مدد مانگی گئی ہو، مثلاً بعض اوقات کسی رُقیہ کے کلمات میں ”یا فلاں“ کے الفاظ ہوتے ہیں اور اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نام ہوتا ہے، ایسا تعویذ گندرا یا جھاڑ پھونک حرام ہے۔ (اصلاحی خطبات: 15/52)

## دوسری شرط: ہر طرح کے شرک قولی اور عملی سے پاک ہو:

یعنی اگر رُقیہ کے الفاظ کسی شرکیہ جملہ پر مشتمل ہوں یا اُس میں کوئی شرکیہ کام، مثلاً کسی بت کو سجدہ یا شیاطین کی تعظیم وغیرہ کرنی پڑتی ہو تو یہ سب حرام ہیں اور ایسا کوئی بھی رُقیہ یا تعویذ گندرا کسی طور جائز نہیں۔ حضرات صحابہ کرام رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رُقیہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا بَأْسَ بِالرُّقْبَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ. یعنی اگر رُقیہ میں کوئی شرکیہ چیز نہ ہو تو اُس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ: اغْرِضُوا عَلَيْ رُقَّاْكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقْبَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ. (مسلم: 2200)

## تیسرا شرط: معنی و مطلب واضح ہو:

رُقیہ کے الفاظ ایسے ہونے چاہیے جن کا معنی و مطلب واضح ہو، تاکہ اگر اُس میں کوئی شرک وغیرہ کی بات ہو تو اُس کا علم ہو سکے، ایسا نہ ہو کہ لا علمی میں کوئی شرکیہ کام ہو جائے۔ (عون المعبود: 10/266) (عدۃ القاری: 12/100)

البتہ صرف ایک رُقیہ ایسا ہے جس کا معنی معلوم نہ ہونے کے باوجود بھی وہ جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کی اجازت ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایک ایسا عمل ہے کہ اگر سانپ

یا بچھو کسی کو کاٹ لے تو اس کے کاٹے کا اثر زائل کرنے کے لئے ہم یہ الفاظ پڑھتے ہیں ”بِسْمِ اللَّهِ شَجَةً فَرِنَيْةً مِلْحَةً بَحْرِ قَفْطَأً“۔ آپ ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی اور اجازت دی۔ (طرانی کبیر: 10050)۔ (عمل المیوم واللیلة لابن الصنی: 573)

## چوتھی شرط: رُقیہ کو موثر بالذات نہ سمجھا جائے:

یعنی رُقیہ کے جواز کے لئے ضروری ہے کہ اُسے مصیبتوں اور بیماریوں کے ازالے کا حقیقی سبب نہ سمجھا جائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، اور نہ کوئی چیز اللہ کے حکم کے بغیر نفع دے سکتی ہے، پس یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس عمل میں تاثیر پیدا کریں گے تو نفع حاصل ہو گا، ورنہ نہیں۔ (عمدة القارى: 21/262)۔

## پانچویں شرط: رُقیہ کے اندر انہاک نہیں ہونا چاہیئے:

رُقیہ اور تعویذ وغیرہ کے اندر ایک شرط یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں بہت زیادہ انہاک بھی نہیں ہونا چاہیئے، کہ ہر وقت اور ہر کام کے لئے صرف تعویذ اور جھاڑ پھونک میں لگے رہیں، نبی کریم ﷺ کی سنت میں بھی رُقیہ کا ثبوت بڑے اعتدال کے ساتھ ملتا ہے، اگر ایسا ہوتا کہ دین و دنیا کا ہر کام صرف جھاڑ پھونک کے ذریعہ ممکن ہو تو نبی کریم ﷺ کو جہاد کی کیا ضرورت تھی؟ صرف جھاڑ پھونک کر لیتے، سارے کافر آپ کے قدموں میں ڈھیر ہو جاتے، معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے اس میں غلو اور انہاک نہیں کیا ہے۔ (اصلاح خطبات: 15/55)

## عمل کی تاثیر کے لئے تین اہم امور:

1. اکل حلال: یعنی حلال کھانا۔

2. صدق مقاول: چج بولنا۔

3. یقین کا درجہ کمال: یعنی قرآن و حدیث کی دعاؤں کے پر اثر ہونے کا یقین۔ (تحفة الالمعی: 5/405)

عموماً لوگ مصائب اور بیماریوں کے ازالے کے لئے قرآن و حدیث میں ذکر کردہ دعائیں پڑھتے ہیں، لیکن بظاہر فائدہ ہوتا نظر نہیں آتا، انہیں مذکورہ بالاتینوں امور پر غور کرنا چاہیے، اکثر یہی اسباب ہوتے ہیں جن کی وجہ سے یا تو بالکل فرع نہیں ہوتا یا بہت تھوڑا اور دیر سے ہوتا ہے۔

### زمانہ جاہلیت کا رُقیہ غیر شرعیہ:

اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں جھاڑپھونک کے عجیب و غریب قسم کے طریقے رائج تھے اور ان میں بہت سی اعتقادی اور عملی خرابیاں پائی جاتی تھیں، انہیں ”رُقیہ جاہلیہ“ کہا جاتا ہے، جو جائز نہیں۔ مثلاً:

1. منتر پڑھے جاتے تھے، جن میں شیاطین و جنات اور بتوں سے مدد مانگی جاتی تھی۔
2. ان منتروں میں مُشرکانہ یعنی شرکیہ الفاظ ہوتے تھے۔
3. ان منتروں کو لوگ مُؤثر بالذات سمجھا کرتے تھے۔
4. ایسے الفاظ استعمال کرتے تھے جن کا معنی اور مطلب کسی کو سمجھ نہیں آتا تھا۔

پس ان تمام خرابیوں کی وجہ سے وہ رُقیہ ناجائز قرار پایا۔ اور اسی سے یہ بات سمجھ آگئی کہ رُقیہ سے متعلق وہ تمام روایات جن میں نبی کریم ﷺ نے رُقیہ کو شرک اور حرام فرمایا ہے، یا اسے توّکل کے خلاف کہا ہے، اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کا رُقیہ تھا جو شرک اور دیگر کئی مفاسد پر مشتمل تھا، پس آج بھی اگر اس طرح کا رُقیہ اختیار کیا جائے اور انہی خرابیوں پر مشتمل جھاڑپھونک اور تعویذ گندے کیے جائیں تو ان کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (اصلاحی خطبات: 15/40)

### اجرت علی الرُّقیہ اور اجرت علی الطاعۃ:

رُقیہ شرعیہ پر اجرت لینا جائز ہے، جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث (ابوداؤد: 3900) سے صراحتہ رُقیہ کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہی جمہور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے۔ (بذریعۃ الجہود: 16/228)

البتہ اسی سے متعلق ایک اور مسئلہ ہے جس کو ”اجرت علی الطاعۃ“ کا مسئلہ کہا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کے کام مثلاً امامت کرنے، اذان دینے اور قرآن کریم وغیرہ کی تعلیم دینے کی اجرت لینا، اس میں اختلاف ہے:

جائز نہیں ہے۔

• مفتضہ میں فقہاء احناف:

• جمہور ائمہ اور متاخرین احناف:

احناف کے متاخرین فقہاء نے بھی ائمہ ثلاثہ کی طرح ضرورتہ اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، اس لئے کہ قدیم زمانہ میں حکومت وقت کی جانب سے موذنین، معلّمین اور ائمہ حضرات کے لئے بیت المال سے وظائف کا سلسلہ ہوا کرتا تھا، جس سے ان کو بلا معاوضہ دین کی خدمت کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی تھی، لیکن اب حالات بہت بدل چکے ہیں، اب اگر اجرت لینا جائز نہ ہو تو ایسے دین کے کاموں میں مشغول رہنے والے لوگ اپنی ذمہ داریوں کو چھوڑ کر معاش کی فکر میں لگیں گے جس سے دین کے اہم کام متناہی ہو کر رہ جائیں گے۔

پھر احناف کے اس بارے میں دو فریق ہیں:

1. یہ ”جس اوقات“ کی اجرت ہے، لہذا یہ نہ خروج عن المذهب الحنفی ہے اور نہ اجرت علی الاطاعت۔

2. ضرورت شدیدہ کی وجہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کو اختیار کیا گیا ہے۔ (انتہاب الممن: 3/41)

دوسری رائے زیادہ راجح معلوم ہوتی ہے کیونکہ پہلی رائے کے مطابق وہ کام جن میں جس اوقات نہیں، اسی طرح تعطیلات کے ایام کی اجرت جائز نہ ہوگی۔

### امراض و مصائب میں رُقیہ کی چند اہم دعائیں:

1. قَالَ أَنْسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَقَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اشْفِ أَئْتَ الشَّافِي، لَا شَافِي إِلَّا أَئْتَ، اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا»۔ (ابوداؤد: 3890)

2. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ: وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ، مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ» قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِي، فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ۔ (ابوداؤد: 3891)

3. عن أبي الدرداء، قال: سمعتُ رسولَ اللهِ عليه وسلم يقول: «مَنْ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا، أَوْ اشْتَكَاهُ أَخْ لَهُ فَلَيَقُولْ: «رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَتُولِ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ». (ابوداود: 3892)

4. عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْلَمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُعْلَمُهُنَّ مِنْ عَقْلِ مِنْ بَنِيهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ. (ابوداود: 3893)

5. عن عائشة، أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةُ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْصِبُهُ هَكَذَا، وَوَضَعَ سُفِيَانُ سَبَابَتَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَهَا «بِاسْمِ اللَّهِ، ثُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةُ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا، يِإِذْنِ رَبِّنَا». (مسلم: 2194)

6. عن عائشة: أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي بِهَذِهِ الرُّفْقِيَّةِ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبُّ النَّاسِ، يِبَدِيكَ الشَّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ». (مسلم: 2191)

7. عن يحيى بن سعيدٍ، عن محمدٍ بن يحيى، أنَّ الوليدَ بنَ الوليدَ بنَ المغيرةَ المخزوميَّ، شَكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشَةً يَجِدُهَا فِي مَنَامِهِ قَالَ: "إِذَا أَتَيْتَ إِلَيَّ فِرَاشِكَ فَقُلْ: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ، فَوَاللَّهِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَضُرُّكَ شَيْءٌ حَتَّى تُصْبِحَ". (ابن أبي شيبة: 23598)

8. كانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يُفَرَّغُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَخْرُجَ وَمَعَهُ سَيْفُهُ، فَخُشِيَّ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا، فَشَكَّا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ جَبْرِيلَ قَالَ لِي: إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ، فَقُلْ: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، الَّتِي لَا يُجَاوِرُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا بُثَّ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِنَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ». (ابن أبي شيبة: 23599)

9. عن أبي هريرة، قال: جاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْوَذُنِي، فَقَالَ لِي «أَلَا أَرْفِيكَ بِرُؤْفَيْةٍ جَاءَنِي بِهَا جِرَائِيلُ؟» قُلْتُ: بِأَبِي، وَأُمِّي بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، مِنْ شَرِّ النَّفَاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ». (ابن ماجه: 3524)

## الکہانہ / غیب کی باتیں بتانا:

### کہانت کا معنی و مطلب :

کاف کے کسرہ اور فتح دونوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، البتہ فتح کے ساتھ مشہور ہے۔ اس کا معنی غیب کی باتیں بتانے کے آتے ہیں، جیسے نجومی اور عرفی وغیرہ غیب کی باتیں بتاتے ہیں اور مستقبل میں پیش آنے والے امور کو بتا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ کاہن کا اطلاق نجومیوں اور عرفیوں پر بھی ہوتا ہے۔ (عدۃ القاری: 21/275)

### کہانت کی اقسام:

کہانت کی تین قسمیں ہیں:

(1) شیاطین و جنات کے ذریعہ آسمان کی باتوں کا جان کر لوگوں کا بتانا۔ یہ صورت اب باقی نہیں، شہاب ثاقب کے ذریعہ اُس کا سدی باب کر دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں سورہ صفات میں اس کا ذکر ہے۔

(2) جنات سے خبریں پوچھ پوچھ کر لوگوں کو بتانا۔ یعنی بعض کاہن جنات سے رابطہ کر کے اُن سے غیب کی باتیں پوچھتے ہیں اور پھر لوگوں کو بتاتے ہیں۔

(3) ظن و تجھیں کے ذریعہ غیب کی باتیں بتانا۔ یعنی بعض اوقات کوئی شخص اپنے حواس، تجربہ، ذہانت اور اندازے کی بنیاد پر لوگوں کو غیب کی باتیں بتاتا ہے۔ (فتح الباری: 10/217) (کشف الباری، کتاب الطہ: 90)

## کہانت کا شرعی حکم:

کہانت کی تمام قسمیں شرعاً مذموم اور قطعاً حرام ہیں، اس پر اجرت لینا اور دینا دونوں حرام ہے، غیب کے علم کے جاننے کا دعویٰ کرنا یا کہاں کے علم غیب کے دعوے کی تصدیق کرنا کفر ہے۔ (انتہاب المتن: 3/61)۔ (رد المحتار: 4/242)

---



---

## الفَالُ وَ الطِّيرَةُ۔ یعنی نیک فالی اور بد شگونی

### ”الفَالُ“ اور ”الطِّيرَةُ“ کا مطلب اور فرق:

فال: ”فال“ ہمزہ کے ساتھ اور بغیر ہمزہ کے دونوں طرح پڑھا جاتا ہے، اس کی جمع ”فُوْلُ“ ہمزہ کے ساتھ آتی ہے۔ اس کا مطلب ”نیک شگونی“ ہے، یعنی کسی بات سے اچھا مطلب لینا۔ مُوَأْنَسْ سَمْعَ كَلَامًا حَسَنًا فَتَتَيَّمَ بِهِ۔ یعنی نیک فالی یہ ہے کہ کسی سے اچھی بات سن کر اُس سے اچھا مطلب مراد لینا۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: 4/81) اردو میں اس کی دو قسمیں کی جاتی ہیں یعنی نیک فالی اور بد فالی، لیکن اصطلاحِ شرع میں فال کا اطلاق نیک فال پر ہی ہوتا ہے، اسی لئے اس کا ترجمہ ”نیک شگونی“ سے کیا جاتا ہے۔ اور اردو میں جس کو بد فالی کہتے ہیں، عربی میں اُس کو فال نہیں، ”طِيرَة“ کہا جاتا ہے، یعنی بد شگونی۔ (عدمۃ القاری: 21/245) (کشف الباری، کتاب الطب: 86)

طِيرَة: ”طِيرَة“ طاء کے کسرہ اور یاء کے فتح کے ساتھ ”التَّشَاؤُمِ بِالشَّيْءِ“ کسی چیز سے نحوست لینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ”طِيرَة“ لغت میں مطلقًا شگون کو کہا جاتا ہے، خواہ نیک شگون ہو یا بد شگون، لیکن شرعی اصطلاح میں اس کا اطلاق صرف بد شگون یعنی نحوست لینے کے معنی میں ہوتا ہے اور نیک شگون کے لئے ”فال“ استعمال کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حدیث ”لَا طِيرَةَ“ میں شرعی معنی مراد لیے ہیں، یعنی بد شگون کی کوئی حیثیت نہیں، بد شگونی صرف زمانہ جاہلیت کے باطل تصوّرات ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ جب کسی کام کے لئے جاتے تو پرندے کو اڑاتے یا کسی جانور کو بھگاتے

، اگر وہ دوئیں جانب اڑتا یا بھاگ جاتا تو اُس سے نیک شگون لیتے اور اگر بائیں جانب اڑ جاتا یا بھاگ جاتا تو بد شگون فی جاتی اور اُس کام سے رُک جایا کرتے تھے۔ (فتح الباری: 214-212) (عَمَدة القارِي: 21/245)

## نیک فال لینے کا حکم:

نیک فال لینا جائز ہے، چنانچہ کوئی مر یض کسی سے سنے ”یاسالم“ یا کوئی تلاش کرنے والا کسی کو ”یا واحد“ کہتا ہو دیکھے تو اُس سے نیک فال لے سکتا ہے کہ میں صحت یا بہ جاؤں گا یا مجھے گمشدہ چیز مل جائے گی۔ قافلہ کو بھی اسی لئے ”قافلہ“ کہا جاتا ہے کیونکہ قافلہ کا مطلب ہے ”لوٹنے والا“ گویا کہ اس لفظ میں قافلہ والوں کے بخیریت واپس لوٹ کر آنے کا نیک فال لیا گیا ہے۔ (رد المحتار: 2/166)

نبی کریم ﷺ سے قولی اور عملی طور پر نیک فال لینا ثابت ہے، ذیل میں چند روایات ملاحظہ ہوں:

1. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: مجھے نیک فال پسند ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! نیک فال کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی بات۔ یعنی کسی بات کو سن کر اُس سے اچھا مطلب مراد لیا جائے۔ أَحِبُّ الْفَالَّ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ۔ (ابوداؤد: 1615) وَأَحِبُّ الْفَالَّ الصَّالِحَ وَيُعِجِّبِنِي الْفَالُ الصَّالِحُ: الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔ (بخاری: 5756)

2. نبی کریم ﷺ جب کسی حاجت کے لئے نکلتے تو آپ کو یہ سننا اچھا لگتا تھا کہ ”اے راشد! اے نجیح!“ یعنی اے ہدایت پانے والے اور اے کامیاب۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يَسْمَعَ: يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيحُ۔ (ترمذی: 1616)

3. ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے کوئی اچھا کلمہ سنا، آپ کو پسند آیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے تمہارے منہ سے نیک فال لے لیا۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: أَحَدُنَا فَآلَكَ مِنْ فِيلَ۔ (ابوداؤد: 3917)

4. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ خوست کی کوئی حیثیت نہیں، ہاں! فال لینا اچھی چیز ہے اور فال لینے کا یہ مطلب ہے کہ کوئی اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنے (اور اُس کا اچھا مطلب مراد ہے)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

الْبَيْهِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَيْرَةً، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ، قَالَ: وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ. (بخاری: 5755)

5. حضرت بُریدہ اَسْلَمی ﷺ ستر سواروں کے ساتھ رات کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے، آپ ﷺ نے پوچھا: کون؟ انہوں نے جواب دیا: ”بُریدہ“۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ”بَرَادَ أَمْرُنَا وَصَلَحَ“ ہمارا جنگ کا معاملہ ٹھنڈا ہو گیا اور صلح ہو گئی، پھر آپ ﷺ نے سوال کیا کہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: ”مِنْ أَسْلَمَ“ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے فرمایا: ”سَلِمْنَا“ یعنی ہم محفوظ ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے سوال کیا کہ بنو اسلم میں سے کس شاخ سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ”مِنْ بَنِي سَهْمٍ“ یعنی میں بنو سہم سے تعلق رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے فرمایا: ”خَرَجَ سَهْمُكَ“ یعنی تمہارا حصہ نکل آیا۔ عنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَطَيِّرُ وَلَكِنْ كَانَ يَتَفَاعَلُ فَرَكِبَ بُرِيَّةَ فِي سَبْعِينَ رَأِيكَبًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مِنْ بَنِي أَسْلَمَ فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا بُرِيَّةُ قَالَ فَالْتَّفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَقَالَ لَهُ يَا أَبَا بَكْرٍ بَرَادَ أَمْرُنَا وَصَلَحَ ثُمَّ قَالَ مِمَّنْ قُلْتُ مِنْ أَسْلَمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ سَلِمْنَا قَالَ ثُمَّ مِمَّنْ قَالَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ قَالَ خَرَجَ سَهْمُكَ۔ (إِمَالِ إِكْمَالِ الْمُعْلَمِ عَلَى صَحِيحِ مُسْلِمِ الْلَّابِيِّ، 6/42) (الاستذكار: 8/514)

6. غزوہ حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ سے مذاکرات کے لئے کفار کے کی جانب سے مختلف لوگ آرہے تھے اور مذاکرات کامیاب نہیں ہو پا رہے تھے، آخر کار جب سہیل بن عمرو آئے تو آپ ﷺ نے اُن کے نام سے اچھا فال لیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”قَدْ سَهَّلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ“ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کو آسان کر دیا ہے۔ عنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَهَّلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ۔ (نیل الاوطار: 8/40)

7. نبی کریم ﷺ جس کسی عامل کو رو انہ کرتے تو اُس سے نام پوچھتے، اگر اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرہ انور پر نمایاں ہوتے اور اگر بر الگتا تو ناگواری کے آثار بھی چہرہ انور پر نظر آنے لگتے تھے۔ لیکن یہ بد فائی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ آپ کو برے نام پسند نہیں تھے۔ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيِّرُ مِنْ شَيْءٍ، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ، فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشُرُّ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ

كَرِه اسْمَهُ رُئيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرَحَ وَرُئيَ بِشِرٌ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِه اسْمَهَا رُئيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. (ابوداؤد: 3920)

## بد شگونی کا حکم:

بد شگونی حرام ہے، نبی کریم ﷺ نے بد شگونی کو واضح طور پر ناجائز قرار دیا ہے، چنانچہ کئی روایات میں آپ ﷺ سے اس کی قطعی ممانعت منقول ہے۔ علماء کرام نے اس کے حکم کی تفصیل میں یہ لکھا ہے کہ:

- **کفر:** جبکہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ فلاں چیز نخوست کو سبب موثر کے طور پر پیدا کرتی ہے۔
- **مکروہ:** جبکہ یہ عقیدہ ہو کہ نخوست تو اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتے ہیں لیکن عادۃ وہ نخوست اُس شیٰ میں ہوتی ہے۔

یعنی اگر کسی چیز کو بد شگونی کے پیدا ہونے میں موثر بالذات سمجھا جائے بایں معنی کہ وہ چیز نخوست کے پیدا کرنے کا حقیقی اور اصلی سبب موثر ہے تو یہ کفر ہے، کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی صفت تدبیر میں دوسروں کو شریک کرنا ہے۔ اور اگر سبب موثر نہ سمجھا جائے بلکہ کرنے والی ذات تو اللہ تعالیٰ ہی کو تسلیم کیا جائے لیکن تجربات اور مشاہدات کی بنیاد پر صرف یہ گمان قائم کیا جائے کہ فلاں چیز میں نخوست عام طور پر ہوتی ہے تو یہ کفر تو نہیں، لیکن مکروہ ہو گا۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: 4/81)

## بد شگونی کی مدد ملت اور عیدیں:

1. بد شگونی شرک ہے۔ الطَّيْرَةُ مِنَ الشَّرْكِ. (ترمذی: 1614) الطَّيْرَةُ شَرْكٌ، الطَّيْرَةُ شَرْكٌ، ثَلَاثًا. (ابوداؤد: 3910)
2. بیماری کا دوسروں کو لوگ جانا، الٰو کا منہوس ہونا، چیزوں میں نخوست کا پایا جانا، صفر کا منہوس ہونا، ستاروں کا بارش کے نازل ہونے میں موثر ہونا، غول بیابانی کا ہونا، ان سب کی کوئی حیثیت نہیں۔ لَا عَدُوَى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا طِيرَةَ، وَأَحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ. (مسلم: 2223) لَا عَدُوَى وَلَا طِيرَةَ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ. (بخاری: 5757) لَا عَدُوَى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا نَوْءَ، وَلَا صَفَرَ. (ابوداؤد: 3912) لَا عَدُوَى، وَلَا غُولَ، وَلَا صَفَرَ. (مسلم: 2222)
3. جس کو کسی چیز میں نخوست کے عقیدے نے اپنی حاجت پورا کرنے سے روک دیا اُس نے شرک کیا۔ مَنْ رَدَّهُ الطَّيْرَةُ عَنْ حَاجَتِهِ، فَقَدْ أَشْرَكَ. (طبرانی کبیر: 13/22- رقم: 38)

4. نبی کریم ﷺ کسی چیز سے نخوست اور بد شگونی نہیں لیا کرتے تھے۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَهِّرُ مِنْ شَيْءٍ۔ (ابوداؤد: 3920)

### **بد شگونی کا علاج:**

احادیث طیبہ سے ماخوذ چند طریقے ذکر کیے جا رہے ہیں جن کو اختیار کر کے ان شاء اللہ! بد شگونی سے بچا جاسکتا ہے۔

#### **1. بد شگونی کا نظریہ اور عقیدہ دل سے نکالنا:**

اس کے لئے نبی کریم ﷺ کے ارشادات کو سوچا جائے کہ آپ ﷺ نے جب اپنی سچی اور پاکیزہ زبان سے اشیاء میں نخوست کی نفی فرمائی ہے تو ان میں نخوست کیوں ہو سکتی ہے، بھلا اللہ اور اُس کے رسول سے زیادہ بھی کسی کا سچا قول ہو سکتا ہے؟ - لَا عَدُوَّيْ وَلَا طِيرَةَ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔ (بخاری: 5757) لَا عَدُوَّيْ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا نَوْءَ، وَلَا صَفَرَ۔ (ابوداؤد: 3912) لَا عَدُوَّيْ، وَلَا غُولَ، وَلَا صَفَرَ۔ (مسلم: 2222)

#### **2. نافع اور ضار صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھنا:**

یعنی نقصان پہنچانے اور نفع دینے والے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہیں، کائنات میں کوئی چیز انسان کو نہ نفع دے سکتی ہے اور نہ نقصان۔ حضرت معاویہ بن حکم سُلَمِی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بد شگونی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جس کو تم اپنے دل میں محسوس کرتے ہو، جبکہ وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيرَةِ، فَقَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ تَجِدُونَهُ فِي أَنفُسِكُمْ وَلَا يَضُرُّنَّكُمْ۔ (طبرانی بیکر: 19/397)

#### **3. بد شگونی کی وجہ سے کسی کام سے نہ رکنا:**

یعنی جب کسی چیز میں نخوست اور بد شگونی کا دل میں خیال آئے تو اس کام کو کر لیا جائے اور بد شگونی کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے، ان شاء اللہ! اس پر عمل کرنے کی برکت سے رفتہ رفتہ وہ بد شگونی کے خیالات دل میں آنا ہی بند ہو جائیں گے۔ نبی

کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بد شگونی، حسد اور بد گمانی، یہ تین چیز میری امت کے لئے لازم ہیں، یعنی ضرور پائی جائیں گی۔ ایک شخص نے کہا جس شخص میں یہ چیزیں ہوں وہ ان کو کیسے دور کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں حسد ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور جب تمہیں کسی کے بارے میں بد گمانی لاحق ہو تو اُس کی تحقیق مت کرو اور جب کسی چیز میں تمہیں نخوست اور بد شگونی کا عقیدہ ہونے لگے تو تم اُس کام کو کر گزو، اُس کے کرنے سے مت رکو۔ ثلث لازمات لِأَمْتَيْ: الظِّيرَةُ، وَالحَسَدُ، وَسُوءُ الظُّنُّ۔ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يُذْهِبُهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّنْ هُوَ فِيهِ؟ قَالَ: إِذَا حَسَدْتَ فَاسْتَعْفِرِ اللَّهَ، وَإِذَا ظَنَنتَ فَلَا تُحَقِّقْ، وَإِذَا تَطَيَّرْتَ فَامْضِ۔ (طرانی کبیر: 3227)

#### 4. دعاء پڑھنا:

جب کسی چیز کے بارے میں بد شگونی کا خیال آئے تو یہ دعاء پڑھنی چاہیئے جو نبی کریم ﷺ نے تلقین فرمائی ہے۔ اللہمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔ (طرانی کبیر: 13/22- رقم: 38) اے اللہ! نخوست اور بھلانی صرف اور صرف آپ ہی کی جانب سے ہوتی ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

#### 5. ہر ناخوشگوار واقعہ کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سمجھنا:

عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب بھی کوئی حادثہ یا ناخوشگوار واقعہ پیش آتا ہے تو اُسے فوراً کسی چیز کے ساتھ منسوب کر دیا جاتا ہے، مثلاً: یہ کہنا کہ بلی راستہ کاٹ گئی تھی اس لئے نقصان ہو گیا، فلاں شخص کو دیکھ لیا تھا اس لئے یمار ہو گیا وغیرہ وغیرہ، یہ سب اوهام و خیالات ہیں، جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بد شگونی کی عادت کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر نظر رکھتے ہوئے ایسے تمام جملوں کو دل اور زبان پر لانے سے ہر صورت میں اجتناب کیا جائے اور دل کے یقین کے ساتھ یہ دعاء پڑھی جائے: إِنَّ اللَّهَ مَا أَخْذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ عِنْدُهُ بِأَجَلٍ مُسَمٍّ۔ اللہ ہی کے لئے جو اُس نے لیا اور دیا اور ہر چیز اللہ کے نزدیک ایک مقررہ مدت تک کے لئے ہے۔ (بخاری: 1284) اس دعاء کے پڑھنے کی برکت سے ان شاء اللہ صبر کی دولت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور مصیبت میں نظر بھی اللہ تعالیٰ کی جانب جاتی ہے، جو دراصل بد شگونی کا ایک بہترین علاج ہے۔

## بد شگونی سے متعلق احادیث طیبہ میں ذکر کردہ الفاظ کی تشریح:

احادیث طیبہ میں بد شگونی سے متعلق جن چیزوں کی نفی کی ہے اُن کے الفاظ اور مختصر تشریحات مندرجہ ذیل ہیں:

### ”لَا عَدُوَىٰ“ کا مطلب:

أَيْ: لَا تَعْدِيَةً لِلْمَرْضِ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَى غَيْرِهِ يُعْنِي أَيْكُلْ كَيْ بِيَارِي دُوْسَرَےْ كُوْلَنَےْ كَيْ كُوْئِيْ حِيَثِيْتْ نَهِيْسْ۔

کسی بیمار کے پاس بیٹھنے یا ساتھ رہنے سے کوئی بیمار نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہیں، اللہ چاہیں تو بیمار سے دور رہ کر بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے اور نہ چاہیں تو ساتھ رہنے، کھانے اور پینے سے بھی بیمار نہیں ہوتا۔ واضح رہے کہ اسلام درجہ سبب میں تو اس کو تسلیم کرتا ہے، ذاتی تاثیر نہیں مانتا۔ پس ایک کی بیماری دوسرے کو لوگ سکتی ہے، لیکن اُس کا سبب تعدد یہ نہیں، صرف اور صرف حکم الہی ہے۔ (تحفۃ الالمی: 4/546) (مرقاۃ المفاتیح: 7/2894)

### ”لَا طِيرَةَ“ کا مطلب:

”طِيرَةٌ“ طاء کے کسرہ اور یاء کے فتح کے ساتھ ”التشاؤم بالشَّيْءِ“ کسی چیز سے نخوست لینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ”طِيرَةٌ“ لغت میں مطلقًا شگون کو کہا جاتا ہے، خواہ نیک شگون ہو یا بد شگون، لیکن شرعی اصطلاح میں اس کا اطلاق صرف بد شگونی یعنی نخوست لینے کے معنی میں ہوتا ہے اور نیک شگونی کے لئے ”فال“ استعمال کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حدیث ”لَا طِيرَةَ“ میں شرعی معنی مراد لیے ہیں، یعنی بد شگونی کی کوئی حیثیت نہیں، بد شگونی صرف زمانہ جاہلیت کے باطل تصورات ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ جب کسی کام کے لئے جاتے تو پرندے کو اڑاتے یا کسی جانور کو بھگاتے، اگر وہ دائیں جانب اڑتا یا بھاگ جاتا تو اُس سے نیک شگون لیتے اور اگر بائیں جانب اڑ جاتا یا بھاگ جاتا تو بد شگونی لی جاتی اور اُس کام سے رُک جایا کرتے تھے۔ (فتح الباری: 10/214) (عَمَدة القارئ: 21/245)

## ”لَا هَامَةَ“ کا مطلب:

”ہاماۃ“ میم کی تخفیف کے ساتھ آتا ہے۔ لغت میں اس کے دو معنی آتے ہیں: (1) کھوپڑی۔ (2) رات کا پرندہ، بعض نے اس پرندہ کو ”صدی“ اور بعض نے ”الو“ نقل کیا ہے، اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ (شرح الاخباری لابن بطال: 9/417)

### ”لَا هَامَةَ“ کے تین مطلب ہیں:

1. لَا شُؤْمٌ بِالْبُوْمَةِ۔ یعنی الـلو میں کوئی خوست نہیں، جیسا کہ لوگ اس کو خوست کی علامت سمجھتے ہیں، اس کے دیکھنے کو، آواز سننے کو یا گھر کی حچت پر بیٹھنے کو منحوس قرار دیتے ہیں۔ (عدۃ القاری: 21/247)
2. لَا حَيَاةَ لِهَامَةِ الْمَيِّتِ۔ میت کے جسم یا روح سے الـلو کے نکلنے اور قصاص کا مطالبہ کرنے کی کوئی حیثیت نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ خیال تھا کہ جس شخص کو قتل کر دیا جائے اور اس کا قصاص نہ لیا جائے تو اس کی روح سے یا ہڈیوں سے الـلو بن کر نکلتا ہے اور یہ پکارتار ہتا ہے کہ ”اسقوونی اسقونی“ یعنی مجھے قاتل کا خون پلاو۔ (فتح الباری: 10/241)
3. جاہلیت میں ایک نظریہ یہ بھی مشہور تھا کہ قبر میں میت کی جب ہڈیاں پرانی ہو کر بوسیدہ ہو جاتی تھیں تو وہ ”ہاماۃ“ پرندے کی شکل اختیار کر لیتیں اور پھر وہ پرندہ قبر سے نکل جاتا۔ (مرقاۃ المفاتیح: 7/2894)

## ”لَا صَفَرَ“ کا مطلب:

اس کے چار مطلب ذکر کیے گئے ہیں:

1. ”صَفَرَ“ سے مراد صفر کا مہینہ ہے، جس کو لوگ منحوس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس مہینہ میں بہت سی مصیبتیں اور فتنے نازل ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی تردید فرمادی کہ اس سوچ اور نظریہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح: 7/2894)
2. اس سے مقصود ”نَسْعَاء“ یعنی مہینوں کے آگے پیچھے کرنے کے عمل کی نفی کرنا ہے، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ کیا کرتے تھے کہ حرم کے مہینے کو صفر کے مہینے تک موخر کر دیتے اور صفر کے مہینے کو مقدم کر کے حرم کے مہینے میں

لے آتے، نبی کریم ﷺ نے اس عمل کی نفی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ صفر کے مہینے میں نیسہ نہ کیا جائے۔ (بذریعہ: 16/243)

3. ”صَفَرَ“ ایک پیٹ کی بیماری ہے جس کے بارے میں لوگوں کا خیال تھا کہ یہ دوسروں کو لگ جاتی ہے، آپ ﷺ نے اس کی نفی فرمائی۔ اس تفسیر کے مطابق اس کا مطلب ”لَا عَدْوَى“ کی طرح ہو گا، یعنی پیٹ کی بیماری ”صَفَرَ“ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر تجاوز نہیں کر سکتی۔ (فتح الباری: 10/171)

4. ”صَفَرَ“ زمانہ جاہلیت کے نظریہ کے مطابق یہ ایک سانپ کو کہا جاتا ہے جو پیٹ کے اندر ہوتا ہے اور انسان کو کٹتا ہے، اور اس کی وجہ سے انسان مر جاتا ہے، اس تفسیر کے مطابق اس کا مطلب یہ ہو گا کہ لوگوں کا یہ اعتقاد کہ اُس سانپ کے کاٹ لینے سے انسان مر گیا، یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اول توپیٹ میں اس طرح سے سانپ کا ہونا ہی غلط ہے اور پھر اگر وہ ہو بھی تو اُس سانپ کے کاٹ لینے سے نہیں، بلکہ موت تو صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے۔ (فتح الباری: 10/171)

### **”لَا نَوْءَ“ کا مطلب:**

”نَوْءَ“ ستارے کو کہتے ہیں، اس کی جمع ”أَنَوَاءَ“ آتی ہے۔ نَاءَ یعنی نہ یہ اضداد میں سے ہے، طلوع ہونے اور غروب ہونے دونوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ ستاروں کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ”مُطِرِّنَا بِنَوْءِ كَذَا“ یعنی ہم پر فلاں ستارے کے طلوع یا غروب ہونے کی وجہ سے بارش ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ بارش کے بر سنبھال میں ستاروں کی کوئی حیثیت نہیں، بارش اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے۔ (مرقة المفاتیح: 7/2895)

### **”مُطِرِّنَا بِنَوْءِ كَذَا“ کہنے کا حکم:**

اس کا مطلب یہ ہے کہ یوں کہنا کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش بر سائبی گئی۔ یہ کہنا جائز نہیں، اس لئے کہ حدیث میں اس کی صراحت ممانعت آتی ہے۔ البتہ اس کا کہنے والا کافر ہوتا ہے یا نہیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

اگر اعتقاد یہ ہو کہ بارش بر سانے والا فلاں قسم کا ستارہ ہے، جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا تصور تھا تو کفر ہے، اور اگر مقصود یہ ہو کہ بارش تو اللہ تعالیٰ ہی بر ساتے ہیں، لیکن ظاہری طور پر فلاں ستارے کا طلوع یا غروب ہونا اس کی علامت ہے تو یہ کفر تو نہیں البتہ مکروہ پھر بھی ہو گا، اس لئے کہ یہ ایک مُوحِّم کلمہ ہے جس میں ایمان و کفر دونوں ہی کا احتمال ہے، الہذا موضع تہمت سے بچنا لازم ہے، نیز اس میں کافروں کے ساتھ مشابہت بھی پائی جاتی ہے جو خود ناجائز ہونے کی مستقل ایک دلیل ہے۔ (عون المعبود: 10/286)

### ”لَا غُولَ“ کا مطلب:

”غُول“ غین کے ضمہ کے ساتھ جن کی ایک قسم کو کہا جاتا ہے، اس کی جمع ”غیلان“ آتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہ جنگلات اور بیابان جگہوں میں ہوتا ہے اور مسافروں کے سامنے مختلف شکلوں میں مشکل ہو کر آتا ہے اور انہیں راستہ سے بھٹکا کر ہلاک کر دیتا ہے، اردو میں بھی اس کو ”غول بیابانی“ کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ”لَا غُولَ“ کہہ کر یہ بتادیا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ (اصلاحی بیانات، مجموعہ بیانات سکھروی: 1/299)

واضح رہے کہ حدیث میں غُول کے وجود کی نفی نہیں، بلکہ جاہلیت کے نظر یہ ”وَهُوَ مُخْلِفٌ شَكْلُوْنَ مِنْ مُشْكُلٍ ہو کر لوگوں کو گراہ کر دیتا ہے“ کی نفی ہے، پس مطلب حدیث کا یہ ہو جائے گا کہ غُول کی یہ مجال نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو گراہ کر دے۔ (مرقاۃ المفاتیح: 7/2895)

### ”الْعِيَافَةُ“ کا مطلب:

عین کے کسرہ کے ساتھ آتا ہے۔ هی زَجْرُ الطَّيْرِ وَالتَّفَاؤُلُ بِأَسْمَائِهَا وَ أَصْوَاتِهَا وَ مَمَرِّهَا۔ یعنی پرندوں کو اڑا کر ان کے دائیں بائیں جانے سے اچھا یا براشگون لینا، پرندوں کے ناموں اور ان کی آوازوں اور گزر جانے سے فال لینا ”عیافہ“ کہلاتا ہے، مثلاً ”عقاب“ پرندے سے عقاب سمجھنا، ”غُراب“ پرندے سے غربت سمجھنا اور ”ہُدُد“ پرندے سے راہ یاب ہونے کو سمجھنا، یہ سب زمانہ جاہلیت کے نظر یہ تھے جس پر ان لوگوں کا اعتقاد ہوتا تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کو شیطانی عمل قرار دیا۔ (بذریعہ: 16/238) (عون المعبود: 10/286)

## علم رمل، جفر اور نجوم:

**علم رمل:** اس کو علم الخط بھی کہا جاتا ہے، اور یہ وہ علم ہے جس میں سولہ اشکال کے اندر اس حیثیت سے بحث کی جاتی ہے کہ اُن کے ذریعہ کائنات کے نامعلوم حالات کا علم ہو سکے۔ علم یبحث فيه عن الأشكال الستة عشر من حيث إنها كيف يتعلم منها المجهول من أحوال العالم۔ (کشف اصطلاحات الفنون: 1/ 874)

**علم نجوم:** وہ علم ہے جس میں فلکی اشکال کے ذریعہ زمین پر وارد ہونے والے حوادث اور حالات کو جانا جاتا ہے۔ ہو علم یتعرّف منه الاستدلال بالتشکّلات الفلكية على الحوادث السفلية۔ (کشف اصطلاحات الفنون: 1/ 56)

**علم جفر:** ہو علم یبحث فيه عن الحروف من حيث هي بناء مستقل بالدلالة، ويسمى بعلم الحروف وبعلم التكسير أيضا..... ويعرف من هذا العلم حوادث العالم إلى انقراضه۔ علم جفر وہ علم ہے جس میں حروف سے مستقل بالدلالة ہونے کے اعتبار سے بحث کی جاتی ہے، اس کو علم الحروف اور علم التكسير بھی کہا جاتا ہے، اس کے ذریعہ سے مستقبل کے حالات کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔ (کشف اصطلاحات الفنون: 1/ 568)

## علم رمل، جفر اور نجوم وغیرہ کا حکم:

یہ سب صرف وہی اور تخیلاتی علم ہیں، ان کے ذریعہ سے علم غیب تک رسائی نہیں ہوتی، اور ہو بھی کیسے سکتی ہے، علم غیب تو صرف اوصرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے، ”لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ“ اُس کے سوا کائنات میں کسی کو بھی اگرچہ وہ نبی اور رسول ہی کیوں نہ ہو، علم غیب حاصل نہیں۔ ایسے تمام علوم شرعاً حرام ہیں، ان کا سیکھنا، تصدیق کرنا سب ناجائز اور حرام ہے اور علم غیب کا دعویٰ کرنا بایس معنی کہ یوں کہا جائے: میں آئندہ ہونے والے حالات اور واقعات کا علم جانتا ہوں یا ایسے دعوے کی تصدیق کرنا کفر ہے۔ (رد المحتار: 4/ 242)

نبی کریم ﷺ نے بھی جو آئندہ پیش آنے والے واقعات کی خبر دی ہے یا قیامت کے قریب واقع ہوتے والی علامات کی پیشینگوں سیاں فرمائی ہیں اور وہ حرف بحرف صادق آتی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ ہی نے آپ کو وحی کے ذریعہ بتلایا ہے، آپ کا ذاتی علم نہیں، پس اُس کی بنیاد پر آپ ﷺ کو عالم الغیب قرار نہیں دیا جاسکتا۔

---

## نظر بد کالگنا

---

نبی کریم ﷺ نے زمانہ جاہلیت میں پائے جانے والے بہت سے اوہام فاسدہ اور خیالات باطلہ کی تردید اور مذمت بیان کی ہے، لیکن نظر کی نفی نہیں فرمائی، بلکہ اُس کو برحق قرار دیا ہے، اور اُس سے متعلق احکام بیان کیے ہیں، اُس کے لگنے کے بعد اُس کے اتارنے کے طریقے ذکر کیے ہیں، ذیل میں اُس سے متعلق اہم مباحث ملاحظہ فرمائیں۔

## نظر لگنا حق ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نظر کالگنا برحق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی ہوتی تو نظر ایسی چیز ہے جو آگے بڑھ جاتی۔ عنِ ابنِ عباسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتُهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتَعْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا۔ (مسلم: 2188)

## دیکھنے والے کو کیا کرنا چاہیے:

انسان کو کوئی چیز دیکھ کر اچھی لگے تو برکت کی دعاء دینی چاہیے۔ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ أَخْيِهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلِيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ؛ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ۔ (ابن الـ شیبہ: 23594)

## نظر بد کا علاج کرنا چاہیے:

نظر ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ علاج کا حکم دیا کرتے تھے اور خود بھی آپ ﷺ سے نظر لگنے کا رُقیہ کرنا ثابت ہے۔ اس لئے جس شخص کے بارے میں اس بات کا گمان ہو کہ اسے نظر لگ گئی ہے اُس کا علاج کرنا چاہیے، ذیل کی روایات میں نظر لگنے کے علاج کی تلقین معلوم ہوتی ہے۔

1. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اس بات کا حکم دیا کہ میں نظر اتارنے کا رُقیہ کروں۔ کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔ (مسلم: 2195) عن عائشة: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔ (مسلم: 2195)

2. نبی کریم ﷺ نے نظر لگ جانے، کسی زہر یا جانور کے ڈس لینے اور سرخ پھنسیوں کے نکل جانے میں رُقیہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَّةِ، وَالْتَّمْلَةِ۔ (مسلم: 2196)

3. نبی کریم ﷺ نے ایک باندی کو دیکھ کر جس کا چہرہ اتر اہوا اور متغیر اللون تھا، فرمایا کہ اسے نظر لگ گئی ہے اس کے لئے نظر بد کا رُقیہ کرو۔ عَنْ أُمٌّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي يَيْتِ أُمٌّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَى بِوْجِهِهَا سَفْعَةً، فَقَالَ: بِهَا نَظَرَةٌ، فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوْجِهِهَا صُفْرَةً۔ (مسلم: 2197) (السفعة) قد فسرها في الحديث بالصفرة وقيل سواد وقال ابن قتيبة هي لون يخالف لون الوجه

4. حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ آل جعفر کو بہت جلدی نظر لگ جاتی ہے، کیا میں اُن کے لئے نظر کا رُقیہ کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! کر سکتی ہو۔ اسماء بنت عمیس قالت: یا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِيَ لَهُمْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔ (ابوداؤد: 2059) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصْبِيْهُمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِيَ لَهُمْ؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔ (سنن بیہقی: 19587)

5. نبی کریم ﷺ ایک دفعہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے تو ایک بچہ کو بیمار دیکھا، آپ نے اس کے بارے میں گھر والوں سے دریافت کیا، گھر والوں نے کہا کہ شاید اسے نظر لگ گئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں اس کی نظر اُتارنے کے لئے رقمیہ کیوں نہیں کرتے؟ -عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَإِذَا صَبَّيْ فِي الْبَيْتِ يَشْتَكِيُ، فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: نَظُنُّ أَنَّ بِهِ الْعَيْنَ، فَرَأَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَا تَسْتَرْقُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ». (ابن ابی شیبہ: 23592)

## نظر بد کو دور کرنے کے طریقے:

### 1. ما ثور دعاوں کا پڑھنا:

احادیث طیبہ میں ذکر کردہ چند دعائیں یہ ہیں:

1. «بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ». (مسلم: 2186)

2. «بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ». (مسلم: 2185)

3. «أُعِيدُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ». (ترمذی: 2060)

4. «بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ حَسَدٍ حَاسِدٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ». (ابن ماجہ: 3527)

### 2. اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِينُو بِاللَّهِ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. (ابن ماجہ: 3508)

### 3. معوذ تین کا پڑھنا:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْحَاجَانِ، ثُمَّ أَعْيَنَ الْإِلَيْسِ، فَلَمَّا نَزَكَتِ الْمُعَوِّذَاتِ، أَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ.(ابن ماجہ: 3511)

#### 4. عائِنَّ کے وضو کے مستعمل پانی سے معین کا غسل کرنا:

عائِنَّ یعنی جس کی نظر لگی ہے اُس کو وضو کرایا جائے اور اُس کے ”غسالہ“ یعنی مستعمل پانی کو کسی برتن میں جمع کر لایا جائے اور پھر اُس سے معین یعنی جس کو نظر لگی ہے اُس کو غسل کرایا جائے۔

اس وضو اور غسل کا طریقہ کیا ہو گا، اس کی تفصیل ابن ماجہ کی روایت میں یہ ذکر کی گئی ہے کہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی نظر لگی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اتارنے کے لئے اسی عمل کا حکم دیا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ وضو کریں، انہوں نے وضو کیا، جس میں انہوں نے اپنے چہرہ کو، دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، دونوں گھٹنوں کو اور داخلِ ازار کو دھویا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پانی کو جو کہ جمع کیا گیا تھا، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ پر بچھے کی جانب سے بہادینے کا حکم فرمایا۔ (ابن ماجہ: 3509)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يُؤْمِرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَعْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ.(ابوداؤد: 3880) مرّ عامرُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنَ حُنَيْفٍ، وَهُوَ يَعْتَسِلُ فَقَالَ: لَمْ أَرَ كَالِيُومْ، وَلَا جِلْدَ مُخْبَأَةً فَمَا لَبِثَ أَنْ لُبْطَ بِهِ، فَأَتَيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: أَدْرِكْ سَهْلًا صَرِيعًا، قَالَ «مَنْ تَتَهَمُونَ بِهِ» قَالُوا عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ، قَالَ: «عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلَيَدْعُ لَهُ بِالْبَرْكَةِ» ثُمَّ دَعَا بِمَا إِنْ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلَيَدْعُ لَهُ بِالْبَرْكَةِ» ثُمَّ دَعَا بِمَا إِنْ فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ، فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزارِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ قَالَ سُفِيَّانُ: قَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفَأَ الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ.(ابن ماجہ: 3509)

## چند متفرق ادویہ اور آن کے فوائد

### قرآن کریم:

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید کو کتاب ہدایت کے ساتھ ساتھ ایک بہترین شفاء حاصل کرنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے، اگرچہ یہ واضح رہنا چاہیے کہ قرآن کریم کے نزول کا اصل مقصد قلب اور روح کی بیماریوں کو دور کرنا ہے، جسمانی بیماریوں سے شفاء حاصل کرنا مقصود تو نہیں البتہ ضمنی طور پر اس کے لئے بھی نسخہ اکسیر ہے۔ (معارف القرآن: 4/543)

1. اللہ تعالیٰ نے کئی آیات میں قرآن کریم کو شفاء قرار دیا ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ۔ (یونس: 57) وَنَزَّلْتُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ۔ (الاسراء: 82) قُلْ هُوَ لِلّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ۔ (آل عمران: 44)

2. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہترین دواء قرآن کریم ہے۔ خَيْرُ الدُّوَاءِ الْقُرْآنُ۔ (ابن ماجہ: 3501)

3. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کریم اور شہد کے ذریعہ شفاء حاصل کرنے کو اپنے اوپر لازم کرو۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّفَاءِ عَمَّا شَفَاءَ اللَّهُ وَالْقُرْآنُ۔ (ابن ماجہ: 3452)

4. ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے سینے کے درد کی شکایت ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قرآن سینوں کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ (ابن مردویہ، بحوالہ فضائل حفاظ القرآن: 835)

5. سورۃ الفتح موت کے علاوہ سواہر بیماری سے شفاء ہے۔ (اقرآن الشافی، بحوالہ فضائل حفاظ القرآن: 835)

6. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے: سورہ البقرۃ کی آخری دو آیات قرآن کریم کا مخصوص حصہ ہیں، جو شفاء بخشنے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں محبوب رکھتے ہیں۔ (دیلی، بحوالہ فضائل حفاظ القرآن: 839)

حضرت سعید بن جبیر رض نے ایک دفعہ کسی مجنون پر سورہ لیل پڑھی تو وہ تدرست ہو گیا۔ (القرآن الشافی، حوالہ فضائل حفاظ القرآن: 841)



## عسل / شہد:

### لفظِ عسل کی وضاحت:

لفظِ عسل مذکرو مونث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، شہد کی مکھی کے لعب کو ”عسل کہا جاتا ہے“۔ عربی میں اس کے سو سے بھی زیادہ نام ہیں۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: 4/81) (فتح الباري: 10/140)

### شہد کے فضائل:

1. شہد کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ غذاء ہے۔ کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ۔ (بخاری: 5268)

2. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نفاس والی عورتوں کے لئے میرے پاس کھجوروں جیسی اور مریض کے لئے شہد جیسی کوئی مفید چیز نہیں۔ عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما للنساء عندى شفاء مثل الرطب ولا للمرأة مثل العسل. (الطب النبوى لأبى نعيم: 2/480)

3. جو شخص ہر مہینے تین دن صبح کے وقت شہد استعمال کرے تو وہ کسی بڑی آفت میں مبتلا نہیں ہو گا۔ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ، كُلُّ شَهْرٍ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ۔ (ابن ماجہ: 3450)

4. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کریم اور شہد کے ذریعہ شفاء حاصل کرنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ عن عبد الله، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عَلَيْكُمْ بِالشُّفَاعَيْنِ: الْعَسَلِ، وَالْقُرْآنِ. (ابن ماجہ: 3452)

5. حضرت عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو پینے کی چیزوں میں شہد بہت زیادہ محبوب تھا۔ عن عائشة قالت: كان أحب الشراب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العسل. (الطب النبوى لأبى نعيم: 2/695)

6. ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اپنے بھائی کے پیٹ جاری ہونے کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے شہد پلاو، اُس نے شہد پلا�ا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ اس سے تو اُس کا پیٹ اور جاری ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُسے شہد پلاو، اسی طرح یہ معاملہ تین مرتبہ ہوا کہ آپ اُسے شہد پلانے کا کہتے رہے، وہ اپنے بھائی کو پلاتا رہا، آخر چوتھی مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطَلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اسْقِهِ عَسَلًا» فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقاً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ» فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔ (مسلم: 2217)

7. حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مردی ہے کہ شہد میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔ القرآن شفاء لِمَا فِي الصُّدُورِ، وَالْعَسَلُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 19566)

## شہد کے فوائد و منافع:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں شہد کے کئی فوائد اور منافع ذکر کیے ہیں:

1. آنٹوں، رگوں اور جسم کے زائد فضلات کو صاف کرتا ہے۔
2. رگیں کھولتا ہے۔
3. معدہ، جگر، گردوں اور مثانہ کو قوت بخشتا ہے۔
4. جگر اور سینہ کو صاف کرتا ہے۔
5. بلغم سے پیدا ہونے والی کھانی میں مفید ہے۔
6. ٹھنڈے اور بلغمی مزاج رکھنے والوں کے لئے فائدہ بخش ہے۔
7. شہد غذا بھی ہے اور دواء بھی۔
8. شہد میں گوشت اور پھل رکھے جائیں تو ان کی تازگی تین ماہ تک برقرار رہتی ہے۔

9. جسم میں ملایا جائے تو جوؤں کو مار دیتا ہے۔
  10. بالوں میں لگایا جائے تو انہیں خوبصورت اور ملامم بنادیتا ہے۔
  11. آنکھوں میں لگایا جائے پینائی کے لئے جلاء بخش ہے۔
  12. دانتوں میں لگایا جائے تو اُسے چپکا دیتا ہے۔ (فتح الباری: 10 / 140) (کشف الباری، کتاب الطب: 545)



## کھجور:

1. وَهُنَّا لَبِحُوْكَنْ نَهِيْنَ جَنَّ كَپَسَ کَھْجُورَهُو۔ لَا يَحْوُعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ۔ (مسلم: 2046)

2. جَسَّهُرَ مِنْ کَھْجُورَنَهِيْنَ اُسَ کَرَہَنَے وَالَّبِھُوْكَنْ ہِیْنَ۔ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعُ أَهْلُهُ۔ (ترمذی: 1815)

3. جَسَّهُرَ مِنْ کَھْجُورَنَهِيْنَ اُسَ کَمَثَلَ اُسَّهُرَ کَ طَرَحَ ہے جَسَ مِنْ کَھَانَاهِیَ نَهَ ہُو۔ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، کَالْبَيْتٌ لَا طَعَامَ فِيهِ۔ (ابن ماجہ: 3328)

4. حَضَرَتِ ابْرَاهِيمَ نَخْنَى عَسْلَلِيَّةَ فَرَمَاتَتِ ہِیں کَه حَضَرَاتِ صَحَابَهُ كَرَامَ وَتَابِعِينَ اِسَّ بَاتَ کَوْ پِسْنَدَ کِيَا كَرَتَتَ تَھَهَ کَه اُنَّکَهْرُوْنَ سَکَھْجُورِيْسَ خَتَمَنَهُوں۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَسْتَحْجُونَ أَنْ لَا يُفَارِقَ يُبُوْتَهُمُ التَّمْرُ۔ (ابن ابی شیبہ: 24497)

5. تَمَهَارَی کَھْجُورُوْنَ مِنْ سَے بَرْنَی کَھْجُورَ بَهْتَ بَهْتَرِینَ ہِیْ، بَیْمَارِی کَوْ خَتَمَ کَرَتَیَ ہِیْ اُرَاسَ مِنْ کُوئَیْ بَیْمَارِی نَهِيْنَ۔ خَيْرُ تَمْرِ کُمْ الْبَرْنَنِيُّ يُذْهِبُ الدَّاءَ وَلَا دَاءَ فِيهِ۔ (شعب الایمان: 5487)

6. اَيْكَ صَحَابَیَ فَرَمَاتَتِ ہِیں کَه نَبِیَ كَرِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے اَيْكَ دَفَعَهُ جَوَ کَیِ روْٹِی کَا اَيْكَ ٹُکُڑَالِیَا اُرَاسَ پَر کَھْجُورَ رَکْھِی اُرَفَرَمَايَا کَہ یَہ کَھْجُورَ روْٹِی کَاسَالِنَ ہِیْ۔ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً»، وَقَالَ: «هَذِهِ إِدَامٌ هَذِهِ»۔ (ابوداؤد: 3830)

7. نَبِیَ كَرِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے اَيْكَ دَفَعَهُ حَضَرَتِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کَے پَسَ کَھْجُورَ کَھَا کَرَپَانِیَا اُرَفَرَمَايَا: یَہ اُنْ نَعْمَتوْنَ مِنْ سَے ہِیْ جَسَ کَ بَارَے مِنْ تَمَ سَے سَوَالَ کَیَا جَائَے گَا۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهُمْ رُطَبًا، وَشَرَبَ مَاءً وَقَالَ: هَذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ۔ (شعب الایمان: 5488)



## عَجْوَةٌ :

عَجْوَةٌ کھجور کی ایک قسم ہے جو کالی ہوتی ہے اور اس کی گھٹلی بڑی ہوتی۔ اس کے بارے میں لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ عَجْوَةٌ حضور ﷺ کی لگائی ہوئی کھجوروں کو کہا جاتا ہے، یہ صحیح نہیں، عَجْوَةٌ کا وجود تو پہلے سے تھا، ہاں! یہ ممکن ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لئے جو درخت نبی کریم ﷺ نے لگائے تھے وہ عَجْوَةٌ کھجور کے ہوں۔ (تحفۃ الامی: 408/5)

## عَجْوَةٌ کے فضائل و فوائد:

1. حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ یمار ہوا تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا، آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک مجھے اپنے دل میں محسوس ہونے لگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں دل کی تکلیف ہے لہذا بخو ثقیف کے حارث ابن کملہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ لوگوں کا علاج و معالجہ کرتا ہے، اُس کو چاہیئے کہ وہ مدینہ کی سات عَجْوَةٌ کھجوریں لے کر انہیں گھٹلیوں سمیت پیں لے اور پھر اُس سے تمہارا دود کرے یعنی تمہارے منہ میں دوائی کے طور پر ڈالے۔ عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْوُذُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدَيَّيَ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي فَقَالَ: إِنَّكَ رَجُلٌ مَغْنُوذٌ، اِنْتَ الْحَارِثُ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَنْطَبِبُ فَلَيَاخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَيَجَاهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيُلَدِّكَ بِهِنَّ۔ (ابوداؤد: 3875)

2. کئی روایات میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ: جو شخص صحیح سات عَجْوَةٌ کھجوریں کھالے اُسے اُس دن کوئی زہر اور سحر اثر نہیں کرے گا، بعض روایات میں مدینہ منورہ کی عَجْوَةٌ کھجوروں کا ذکر ہا آیا ہے۔ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌ وَلَا سِحْرٌ۔ (ابوداؤد: 3876) مَنْ اصْطَبَحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ لَمْ يَضُرُّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌ وَلَا سِحْرٌ۔ (سنن بیہقی: 16495) مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتِيهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يُمْسِيَ۔ (سنن بیہقی: 19570)

3. عَجُوْه كَبْحُور جَنَّتِ كَيْ چِيزِ ہے اور وہ زَهْرَ کے اثر سے بھی شفاء حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمُّ۔ (ترمذی: 2066)

4. عَجُوْه كَبْحُور جَنَّتِ كَيْ چِيزِ ہے۔ وَإِنَّ الْعَجْوَةَ مِنْ فَاكِهَةِ الْجَنَّةِ۔ (مسند احمد: 22938)

5. عَجُوْه عَالِيَّه میں شفاء ہے اور اُس کا صبح سویرے نہار منہ کھانا زہر کے اثر کے لئے تریاق ہے۔ فِي الْعَجْوَةِ الْعَالِيَّةِ شِفَاءٌ، أَوْ إِنَّهَا تَرْيَاقٌ، أَوْلَى الْبُكْرَةِ۔ (مسند احمد: 24737) عن عائشة، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَّةِ شِفَاءٌ، وَإِنَّهَا تَرْيَاقٌ فِي أَوْلَى الْبُكْرَةِ عَلَى الرِّيقِ۔ (ابن أبي شيبة: 23480)

6. عَجُوْه كَبْحُور اور صخرہ بیت المقدس جنت کی چیز ہے۔ الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنْ الْجَنَّةِ۔ (ابن ماجہ: 3456)

7. حضرت عائشہ صدیقہ نبی ﷺ کی ایک بیماری جس کو ”دوام“ یا ”دوار“ کہا جاتا ہے، اُس میں صبح نہار منہ سات عَجُوْه کھجوریں کھانے کا کہتی تھی۔ عن عائشة: أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ مِنَ الدُّوَامِ أَوِ الدُّوَارِ بِسَبْعِ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ فِي سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَى الرِّيقِ۔ (ابن أبي شيبة: 23479) (النهاية لابن الأثير: 2/142)

## عَجُوْه کے جَنَّتِ كَيْ چِيزِ ہونے کا مطلب:

حدیث میں نبی کریم ﷺ نے عَجُوْه کو جَنَّتِ کَيْ چِيزِ کا پھل قرار دیا ہے۔ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ۔ (ترمذی: 2066) اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ یہ برکت میں تمثیل دی گئی ہے، یعنی عَجُوْه جَنَّتِ کے پھلوں کی طرح ایک با برکت پھل ہے۔ نیز یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ واقعہ یہ جَنَّتِ سے لا یا گیا ہو، اور مسند بزار کی ایک روایت سے اس مطلب کی تائید بھی ہوتی ہے، وہ روایت یہ ہے: لَمَّا أُخْرَجَ آدُمُ مِنَ الْجَنَّةِ، رُوِدَ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَعَلَمَهُ صَنْعَةُ كُلِّ شَيْءٍ، فَثِمَارُ كُمْ هَذِهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، غَيْرَ أَنْ هَذِهِ تَغْيِيرٌ وَتِلْكَ لَا تَغْيِيرٌ۔ (مسند البزار: 8/45) یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو جب جَنَّتِ سے نکلا گیا تو انہیں جَنَّتِ کے پھلوں کا زادِ راہ بھی دیا گیا اور ہر چیز کی صنعت سکھائی گئی، پس تمہارے یہ پھل جَنَّتِ کے پھلوں میں سے ہیں، البتہ ان پھلوں میں تبدیلی آگئی ہے اور جَنَّتِ کے پھل بدستور ہیں۔ (تحفۃ الامعی: 5/408)



## أشمد سرمه کے فوائد:

نبی کریم ﷺ رات کو سوتے ہوئے اشمد سرمه لگایا کرتے تھے اور اس کے لگانے کی امت کو تعلیم دی ہے۔ احادیث طیبہ میں اشمد کے کئی فوائد ذکر کیے گئے ہیں:

1. آنکھوں کو تیز کرتا ہے۔

2. پلکوں کو اگاتا ہے۔

3. آنکھ سے گندگی کو دور کرتا ہے۔

4. آنکھوں کو صاف کرتا ہے۔

وَإِنْ خَيْرًا أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ: يَحْلُوُ الْبَصَرَ، وَيُبَيِّنُ الشَّعْرَ۔ (ابوداؤد: 3878) عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ مَنْبَتٌ لِلشَّعْرِ، مَذْهَبٌ لِلْقَدَى، مَصْفَأٌ لِلْبَصَرِ۔ (طبراني او سط: 1064) عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ، فَإِنَّهُ يَحْلُوُ الْبَصَرَ، وَيُبَيِّنُ الشَّعْرَ۔ (ابن ماجہ: 3496) كَاتَتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةً، يَكْتَحِلُّ مِنْهَا ثَلَاثَةً، فِي كُلِّ عَيْنٍ۔ (ابن ماجہ: 3499)



## کلونجی:

## کلونجی کے فضائل:

کلونجی کو لازم پکڑو، کیونکہ اس میں موت کے سواہر بیماری سے شفاء ہے۔ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءِ إِلَّا السَّامَ۔ (ترمذی: 2041) مَا مِنْ دَاءٍ، إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ، إِلَّا السَّامَ۔ (مسلم: 2215)

## کلونجی کے فوائد:

حکیم ابن سیناء نے طب کی مشہور کتاب ”القانون“ میں کلونجی کے فوائد لکھے ہیں:

1. بلغم کو ختم کرتی ہے۔

2. پیٹ پھولنے کے علاج کے لئے مفید ہے۔
3. جسم پر نکلنے والے تل اور برص وغیرہ کو قطع کرتی ہے۔
4. درد سر کے لئے مفید ہے، چنانچہ سر کہ وغیرہ میں ڈال کر اگلے دن اسے پیس کر سو نگھا جائے تو درد سر جاتا رہتا ہے۔
5. دانتوں کے درد میں بھی فائدہ مند ہے۔  
(القانون لابن سینا، بحوالہ کشف الباری، کتاب الطب: 555)

### کلونجی کے ذریعہ مختلف بیماریوں کا علاج:

کلونجی قدرت کا دیا ہوا ایک انمول تحفہ ہے، جس کے ذریعہ سینکڑوں بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے، اطباء نے کلونجی کے کر شموں پر مستقل کتابیں لکھی ہیں اور ان میں کلونجی ذریعہ مفرد اور مرکب طور پر بیماریوں کے علاج بیان کیے ہیں۔ ترمذی جلدِ ثانی کی شرح ”انتہاب الممن“ میں کلونجی کے ذریعہ کئی بیماریوں کا علاج ذکر کیا گیا ہے، افادہ عام کے لئے ذیل میں اس میں سے چند بیماریاں اور ان کا علاج ذکر کیا جا رہا ہے، جن سے وقت ضرورت فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

### دمہ، کھانی:

- ترکیب: ایک کپ گرم پانی میں ایک چچہ شہد، آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ اور شام میں کھانے کے بعد پین۔
- پرہیز: سرد چیزوں سے بچیں۔
- میعاد: یہ علاج چالیس کم از کم دن تک جاری رکھیں۔

### ذیابیطس (شوگر)

- ترکیب: ایک کپ بغیر دودھ کے چائے کے قہوہ میں آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پین۔
- پرہیز: چکنی چپڑی چیزوں سے بچیں۔
- میعاد: بیس دن تک جاری رکھیں، اس کے بعد معاینہ کرائیں، اگر شوگر میں کمی آجائے تو دو ختم کر دیں

## دل کے امراض:

- ترکیب: ایک کپ دودھ میں آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پینیں۔
- پرہیز: چکنی اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: یہ علاج دس دن تک جاری رکھیں۔

## لقوہ اور پولیو:

- ترکیب: ○ بڑوں کے لئے: ایک کپ گرم پانی میں ایک چچہ شہد اور آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔  
○ پھوں کے لئے: دو چچہ دودھ میں تین قطرہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال:
  - بڑوں کے لئے: دن میں دو مرتبہ پینیں۔
  - پھوں کے لئے: دن میں تین مرتبہ پینیں۔
- پرہیز:
  - چکنی چپڑی چیزوں سے بچیں۔
- میعاد: یہ علاج چالیس دن کا ہے۔

## قبض، گیس، پیٹ کی جلن اور درد وغیرہ:

- ترکیب: ایک چچہ ادرک کا جوس اور آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پینیں۔
- پرہیز: تمام قابض اور بادی اشیاء سے احتیاط کریں۔

## موٹا پا ختم کرنے کیلئے:

- ترکیب: ایک چمچہ ادرک کا جوس اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پینیں۔
- پرہیز: تمام قابض اور بادی اشیاء سے احتیاط کریں۔

## جوڑا اور رگوں کا درد:

- ترکیب: ایک چمچہ سر کہ اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔

## امراضِ چشم:

- ترکیب: ایک کپ گاجر کارس اور آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صح نہار منہ اور شام میں سوتے وقت پینیں۔
- پرہیز: آنکھوں کو دھوپ کی گرمی سے بچائیں۔
- میعاد: یہ علاج چالیس دن تک جاری رکھیں۔

## زنانہ پوشیدہ امراض:

- نوعیتِ مرض: سفید کپڑے کی شکایت، لال کپڑا مہینہ میں دو چار بار ہونا، پیٹ میں درد، کمر میں تکلیف، پیٹ میں جلن وغیرہ ہونا۔
- ترکیب: کچاپ دینہ جو سالن میں استعمال ہوتا ہے، ایک مٹھی بھر لے کر دو گلاس پانی میں ابال کر ایک کپ جوس نکالیں، پھر اس میں آدھا چمچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صح نہار منہ اور شام کو سوتے وقت پینیں۔
- پرہیز: آم کا اچار، مرغی کے انڈے، بیگن، اور مچھلی سے پرہیز کریں۔

یہ علاج چالیس دن تک جاری رکھیں۔

- میعاد:

### پپیٹ میں درد ہونا:

حیض رُک جانا وغیرہ کے لئے۔

- نوعیتِ مرض:

ایک کپ گرم پانی میں دو چچے شہد اور آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔

- ترکیب:

صح نہار منہ اور شام کو سوتے وقت پینیں۔

- طریقہ استعمال:

ایک ماہ تک یہ علاج جاری رکھیں۔

- میعاد:

### کینسر:

کینسر خواہ وہ کسی بھی قسم اور صورت کا ہو۔

- نوعیتِ مرض:

ایک گلاس انگور کے جوس میں آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملائیں۔

- ترکیب:

دن میں تین مرتبہ پینیں، یعنی صح نہار منہ، دوپہر کھانے کے بعد، اور شام سوتے وقت۔ اس کے

- طریقہ استعمال:

ساتھ ساتھ ایک کلو جو میں دو کلو گندم کا آٹا ملا کر اس کی روٹی یا ہریرہ بنائیں اور مریض کو دیں۔

- پرہیز:

آلہ، اروی، انباڑہ کی بھاجی اور بیگن وغیرہ سے پرہیز کریں۔

- میعاد:

چالیس دن تک یہ علاج جاری رکھیں۔

- میعاد:

### آتشک:

ایک کپ گرم پانی میں ایک چچہ کھجور کے سفوف کے ساتھ آدھا چچہ کلونجی کا تیل اور دو بڑے

- ترکیب:

چچے شہد ملائیں۔

دن میں تین مرتبہ پینیں۔

- طریقہ استعمال:

آلہ، بیگن، چنے کی دال، مسور کی دال وغیرہ سے پرہیز کریں، البتہ اگر دال چاول کے ساتھ کبری

- پرہیز:

کا دودھ استعمال کریں تو مناسب ہے۔

یہ علاج چالیس دن جاری رکھیں۔

- میعاد:

### اصحاحاً (کمزوری، سستی، تھکن):

- ترکیب: کٹویاما لٹے کے رس میں آدھا چچہ کلو نجی کا تیل ملائیں۔  
دس روز تک پینیں، ان شاء اللہ نجات مل جائے گی۔
- میعاد:

### حافظہ کی کمزوری:

- ترکیب: سولی گرام پودینہ کو جوش دے کر اس میں آدھا چچہ کلو نجی کا تیل۔  
دن میں پینیں۔
- طریقہ استعمال:

### گردہ کی تکلیف:

- ترکیب: ایک پاؤ کلو نجی پینیں کر ایک کپ شہد میں اچھی طرح حل کریں، پھر اس محلول کے دو چچہ آدھے کپ پانی میں ملا کر اس میں ایک چچہ کلو نجی کا تیل ملائیں۔  
روزانہ ناشستہ سے پہلے استعمال کریں
- طریقہ استعمال: تین ہفتہ تک اس علاج کو جاری رکھیں۔
- میعاد:

### چہرے کی تازگی اور خوبصورتی:

- ترکیب: آدھا چچہ کلو نجی کا تیل اور ایک چچہ زیتون کا تیل ملائیں۔  
چہرے پر مل کر چھوڑ دیں اور پھر ایک گھنٹہ بعد صابن سے منہ دھولیں۔
- طریقہ استعمال:
- میعاد:

### مَتَّلٰی:

- ترکیب: ایک چچہ کار بیشن کا سفوف لے کر اس میں آدھا چچہ کلو نجی کا تیل ڈال کر جوش دیدیں۔

- طریقہ استعمال: پودینہ کے ساتھ روزانہ تین مرتبہ پین۔

### مخصوص جگہوں کی سوجن:

- نوعیتِ مرض: مثلاً ان یا زیرِ ناف کے حصوں میں سوجن ہو۔
- علاج اور طریقہ: سوجی ہوئی جگہ کو اچھی طرح صامن سے دھو کر خشک کر لیں، پھر رات کو اس جگہ پر کلونجی کا تیل مل کر صحیح تک چھوڑ دیں۔
- میعاد: یہ عمل تین تک جاری رکھیں۔

### ٹیو مر:

- علاج و طریقہ: کلونجی کا تیل متاثرہ جگہ پر ملیں اور ساتھ ہی روزانہ ایک چھپر کلونجی کا تیل پین۔
- میعاد: پندرہ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

### سر کا درد:

کلونجی کا تیل پیشانی اور اُس کے کنارے، اسی طرح کانوں کے کنارے پر اچھی طرح سے ملیں اور ساتھ ہی روزانہ آدھا چھپر کلونجی کا تیل پین۔

### سینہ کی جلن اور پیٹ کی تکالیف:

آدھا چھپر کلونجی کا تیل ایک کپ دودھ میں ملا کر تین دن تک پین۔

### ہچکیوں کا علاج:

- ترکیب: ایک بڑا چھپر ملائی کے ساتھ کلونجی کے تیل کے دو قطرے ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صبح اور شام استعمال کریں۔
- میعاد: یہ علاج ایک ہفتہ تک جاری رکھیں۔

## بی پی (بلڈ پریشر) کو کنٹرول کرنے کے لئے:

کسی بھی گرم مشروب میں آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملا کر پینیں اور ناشستہ سے پہلے لہسن کے دودا نے ضرور استعمال کریں۔

## بالوں کا قبل از وقت گرنا:

- علاج اور طریقہ: چندیا پر لیموں کا عرق مل کر پندرہ منٹ تک چھوڑ دیں، اس کے بعد شیپو اور پانی سے دھونیں، اچھی طرح خشک ہو جانے کے بعد ساری چندیا پر کلونجی کا تیل ملیں۔
- میعاد: ایک ہفتہ کے استعمال سے ان شاء اللہ بالوں کا گرنا بند ہو جائے گا۔

## پچوں کے پیٹ کا درد:

- نوعیتِ مرض: مثلاً پیٹ کا پھولنا اور دیگر پیٹ کے امراض وغیرہ۔
- ترکیب: کلونجی کے تیل کے دوقطرے ماس کے دودھ میں یا گائے کے دودھ میں ملا کیں۔
- طریقہ استعمال: صبح و شام بچے کو پلا کیں اور تیل کی ماش کریں۔

## بواسیر:

- نوعیتِ مرض: خون آرہا ہو، یا اجابت رُک جاتی ہو۔
- ترکیب: آدھا چچہ کلونجی کا تیل ایک کپ بغیر دودھ کی چائے میں ڈالیں۔
- طریقہ استعمال: صبح و شام پینیں۔
- پرہیز: گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

ایک چچہ سر کہ میں آدھا چچہ کلونجی آنکل ملا کر صبح و شام لگائیں، اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

## جلد کے امراض:

- ترکیب: ایک چچہ سر کہ میں ایک چچہ کلونجی کا تیل ملا کر دونوں چزوں کو اچھی طرح حل کر لیں۔

رات کو سوتے ہوئے متاثرہ مقام پر لگائیں اور صحیح صابن سے نہایں۔

- طریقہ استعمال:

### عام بخار:

آدھا کپ پانی میں آدھا کپ لمبی کارس اور آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملایں۔

- ترکیب:

دن میں دو مرتبہ پینیں۔

- طریقہ استعمال:

چاول سے پرہیز کریں۔

بخار ہونے تک یہ علاج جاری رکھیں۔

- میعاد:

### دماغی بخار:

کلونجی کی بھاپ کو سانس کے ذریعہ جسم میں داخل کریں اور روزانہ صحیح و شام لمبیوں کے عرق میں آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملا کر تین دن تک پینیں، چوتھے دن سے آدھا چچہ کلونجی کا تیل ایک کپ بغیر دودھ کی چائے میں ڈال کر پینیں۔

### بخار کی شدت:

ایک چائے کے چچہ کے برابر کلونجی آئل کو دودھ کے بغیر چائے میں ملا کر استعمال کریں اور بخار ختم ہونے تک یہ علاج جاری رکھیں۔

### گردہ یا پتے میں پتھری:

ایک کپ گرم پانی دو چچہ شہد اور آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملاعین۔

- ترکیب:

دن میں دو مرتبہ پینیں۔

- طریقہ استعمال:

ٹماٹر، پالک اور لمبیوں سے پرہیز کریں۔

- پرہیز:

### مرگی:

ایک کپ گرم پانی میں دو چچہ شہد اور آدھا چچہ کلونجی کا تیل ملاعین۔

- ترکیب:

- طریقہ استعمال: صبح نہار منہ، دوپہر اور شام کو سوتے ہوئے پینیں۔
- پرہیز: سرد چیزوں سے پرہیز کریں، اور تین سال تک جام، کیلا اور سیتا پھل استعمال نہ کریں۔

## کان کے امراض:

کان کے جملہ امراض میں کلونجی آئل کو گرم کریں، پھر ٹھنڈا ہونے پر دو قطرے کان میں پکائیں۔

## چہرے کے دھبے، کیل، مہا سے اور جھائیاں وغیرہ:

- ترکیب: ایک کپ سنترہ یا موسمی یا انناس کے رس میں آدھا چچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ صبح و شام پینیں۔ اس کے علاوہ کلونجی سے تیار شدہ کریم بھی چہرے کو مسلسل لگاتے رہیں۔
- پرہیز: گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: ایک ماہ میں ان شاء اللہ چہرہ صاف ہو جائے گا۔

## دانتوں کے امراض:

- ترکیب: ایک کپ دہی میں آدھا چچہ کلونجی آئل ڈالیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ پینیں۔ اور ساتھ ہی کلونجی سے تیار شدہ کوئی مخجن بھی استعمال کریں۔

## دانتوں اور مسوڑھوں کا علاج:

- ترکیب: ایک چچہ سر کہ میں آدھا چچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: تین منٹ تک دانتوں میں لگائے رکھیں، یا کلی کریں۔ دن میں دو مرتبہ یہ عمل کرنا ہے۔
- میعاد: یہ عمل ایک ہفتہ تک جاری رکھیں۔

## معدہ اور آنٹوں کا اسر:

- ترکیب: سالن میں استعمال ہونے والا کچا پودینہ ایک کپ پانی میں ابال کر پودینہ کے ایک کپ عرق میں آدھا چچہ کلو نجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پئیں، کھانا ہمیشہ دہی کے ساتھ کھائیں۔
- پرہیز: تیز و ترش چیزوں سے پرہیز کریں۔
- میعاد: ایک ہفتہ یہ علاج جاری رکھیں۔

## گلے سے پھیپڑوں تک کی سوزشیں:

- ترکیب: ایک کپ گرم پانی میں دو چچہ شہد اور آدھا چچہ کلو نجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پئیں۔
- پرہیز: آنس کریم فرتح کا پانی، کچانار میں، لیموں، سنترہ اور موسمی وغیرہ سے پرہیز کریں۔
- میعاد: دس دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

## کھانی و بلغم:

- ترکیب: ایک کپ گرم پانی میں دو چچہ شہد اور آدھا چچہ کلو نجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پئیں۔
- پرہیز: سرد چیزوں سے پرہیز کریں۔
- میعاد: دو ہفتہ تک یہ علاج جاری رکھیں۔

## دل کے امراض:

- نوعیتِ مرض: مثلاً دل کی نالیوں کے وال کابلک ہو جانا، سانس میں رکاوٹ پیدا ہونا، ٹھنڈے پسینے آنا، دل میں درد وغیرہ ہونا۔

ایک کپ بکری کے دودھ میں آدھا چچہ کلو نجی آنکل ملائیں۔

- ترکیب:

صح شام پینس۔

- طریقہ استعمال:

چربی پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کریں۔

- پرہیز:

تین ہفتہ تک یہ علاج جاری رکھیں۔

- میعاد:

### ریاح اور ہاضمہ:

دو چچہ ادرک کارس، آدھا چچہ کلو نجی آنکل اور ایک چچہ شکر ملائیں۔

- ترکیب:

صح و شام پینس۔

- طریقہ استعمال:

بادی اشیاء سے پرہیز کریں۔

- پرہیز:

دس دن تک جاری رکھیں۔

- میعاد:

### پیشاب میں جلن:

پیشاب کی نالیوں میں خون کی گردش کا سست پڑنا، پیشاب سے خون آنا۔

- نوعیتِ مرض:

ایک کپ موسمی کے رس میں آدھا چچہ کلو نجی آنکل ملائیں۔

- ترکیب:

صح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پینس۔

- طریقہ استعمال:

گرم اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں۔

- پرہیز:

دس دن تک علاج جاری رکھیں۔

- میعاد:

### پیٹ کے کیڑے:

ایک چچہ سر کہ میں آدھا چچہ کلو نجی آنکل ملائیں۔

- ترکیب:

دن میں تین مرتبہ پینس۔

- طریقہ استعمال:

میٹھی چیزوں سے پرہیز کریں۔

- پرہیز:

• میعاد: دس دن تک علاج جاری رکھیں۔

### جوڑوں کا درد:

- ترکیب: ایک چچہ سر کہ میں دو چچہ شہد اور آدھا چچہ کلونجی آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صح و شام پینیں اور کلونجی آئل درد کی جگہ پر ملیں۔
- پرہیز: تمام بادی اشیاء سے پرہیز کریں۔
- میعاد: اکیس دن کا یہ علاج ہے۔

### پرانا زکام:

- ترکیب: آدھا کپ پانی میں آدھا چچہ کلونجی آئل اور چوتھائی چچہ زیتون آئل ملا کر ابالیں اور چھان لیں۔
- طریقہ استعمال: اس تیل کے دوقطرے صح شام ناک میں ڈالیں۔

### پھوڑے پھنسیاں:

- طریقہ استعمال: کلونجی آئل متاثرہ مقام پر رات کو گائیں۔
- پرہیز: پیپ پیدا کرنے والی چیزیں مثلًاً چنے کی دال وغیرہ سے پرہیز کریں۔

### جلدی امراض:

- ترکیب: دو بڑے چچے شہد میں آدھا چچہ کلونجی آئل اور آدھا چچہ زیتون آئل ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صح نہار منہ اور شام کو سوتے ہوئے پینیں
- میعاد: چالیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔

### زہر کا اثر ختم کرنے کیلئے:

- علاج اور طریقہ: دوا نجیر کھائیں اور اس کے بعد دو چچہ شہد میں آدھا چچہ کلونجی آئل ملا کر پی لیں۔

مریض کو دو گھنٹہ تک سونے سے گریز کرائیں۔  
ایک ہفتہ تک کریں۔

- پرہیز:
- میعاد:

### جلہ ہوئے شدید خم:

دو سو گرام روغن زیتون میں پانچ گرام کلونجی آئل اور پندرہ گرام باچھہ اور اسی گرام مہندی کے پتے ملا کر زخم پر لگائیں، البتہ یہ دھیان رہے کہ روغن زیتون ترکی یا اٹلی کا ہو، عام بازاری نہ ہو۔ زخموں کے ختم ہونے تک یہ علاج جاری رکھیں۔

### موٹاپا:

- ترکیب: دو چچھے شہد میں آدھا چچھے کلونجی آئل ملا کر ایک کپ نیم گرم پانی میں حل کریں۔
- طریقہ استعمال: صح شام پیس، اور ساتھ ہی دو کلو گندم اور ایک کلو جو ملا کر آٹا پیس کے اس کی روٹی کھائیں۔
- پرہیز: چاول سے پرہیز کریں۔

### چستی اور تووانائی:

- ترکیب: آدھا چچھے کلونجی آئل کو ایک چچھے شہد کے ساتھ ملا بائیں۔
- طریقہ استعمال: روزانہ صح نہار منہ استعمال کریں۔، ان شاء اللہ بدن میں چستی اور پھرتی رہے گی۔

### عورتوں میں دودھ کی کمی:

- ترکیب: ایک کپ دودھ میں دو قطرے کلونجی آئل ملا بائیں۔
- طریقہ استعمال: صح شام پیس۔
- میعاد: چالیس دن کے علاج سے ان شاء اللہ یہ شکایت دور ہو جائے گی۔

### کوڑھ و برص:

- نوعیت مرض: برص کے داغ خواہ سرخ ہوں یا سفید یا کسی اور قسم کے ہوں۔

دو حصہ فروٹ کا سرکہ اور ایک حصہ کلونجی آئل ملا کر ہمکی آنچ میں پانچ منٹ پکائیں۔

صح شام ٹھنڈا کر کے داغوں پر لگائیں۔

- ترکیب:

- طریقہ استعمال:

## گردے کی پتھری:

کچینیتا پانچ گرام، گڑ ایک گرام اور چار قطرے کلونجی آئل ملائیں۔

صح نہار منه استعمال کریں۔

پالک کی بھاجی، ٹماٹر، لیموں سے پرہیز کریں۔

یہ دس دن تک کا علاج ہے۔

- ترکیب:

- طریقہ استعمال:

- پرہیز:

- میعاد:

## پرانی کھانی اور کالی کھانی:

دس گرام عقر قرحا کا سفوف بنائے کر دو سو گرام شہد میں سو گرام کلونجی آئل ملائیں۔

دو پر اور شام کو پینیں۔

آنکش کریم، فرنچ کاپانی، کھٹا پھل اور سرد اشیاء سے پرہیز کریں۔

ان شاء اللہ چالیس دن میں شفاء حاصل ہو جائے گی۔

- ترکیب:

- طریقہ استعمال:

- پرہیز:

- میعاد:

## سوریا یسس:

چھ عدد لیموں کا جوس، پچاس گرام کلونجی آئل کے ساتھ ملا کر لگانے سے ان شاء اللہ سوریا یسس ختم ہو جائے گا۔

## کان کے جملہ امراض:

ایک چچہ کلونجی آئل اور ایک چچہ زیتون کا تیل گرم کر لیں۔

سوتے ہوئے تھوڑا تھوڑا کان میں ڈالیں۔

- ترکیب:

- طریقہ استعمال:

## دانت میں درد:

- نوعیتِ مرض: سوراخ، کیڑے لگنا، وغیرہ۔
- علاج و طریقہ: رات کو سوتے ہوئے کلونجی آنکل میں بھگویا ہوا روئی کا پھایہ رکھیں۔
- میعاد: ایک ہفتہ میں ان شاء اللہ نفع ہو گا۔

## سیلان الرحم:

- ترکیب: آدھا کٹہ کھانے کا پودینہ کا جوشاندہ ایک کپ، دو چمچہ مصری کاسفوف اور آدھا چمچہ کلونجی آنکل کو ملائیں۔
- طریقہ استعمال: صح نہار منہ استعمال کریں۔
- میعاد: چالیس دن تک استعمال کریں۔

## تو تلے پن کیلیے:

- ترکیب: ایک چمچہ کلونجی آنکل اور دو چمچہ شہد ملائیں۔
- طریقہ استعمال: دن میں دو مرتبہ زبان پر رکھیں۔

**نوت:** یہی علاج کیلیشیم کی کمی، دانتوں کا ٹوٹنا یا بھر جانا اور ہونتوں کے درد کے لئے بھی ہے۔

(یہ تمام علاج ترمذی کی جلدِ ثانی کی شرح ”انتہاب المسن“ جلدِ ثالث، صفحہ نمبر 49 تا صفحہ نمبر 61 سے لیے گئے ہیں)

## تبلینہ کیا ہے؟

اجزاء:

تبلینہ دراصل تین چیزوں کا نام ہے: (1) جو، ثابت یا اُس کا آٹا یادیہ۔ (2) دودھ۔ (3) شہد۔

طریقہ:

جو کا آٹا دوبڑے چیخ بھرے ہوئے ایک کپ تازہ پانی میں گھولیں برتن میں دو کپ پانی تیز گرم کریں۔

اس گرم پانی میں جو کے آٹے کا گھولا ہوا کپ ڈال کر صرف پانچ منٹ ہلکی آنچ پر پکائیں اور ہلاتے رہیں پھر اتار کر اس کو ٹھنڈا کریں ہلاکا گرم ہو تو اس میں شہد حسب ذائقہ مکس کریں اور پھر اسی میں دو کپ دودھ نیم گرم (یعنی پہلے سے ابال کر اس کو ہلاکا نیم گرم کر لیا گیا ہو) ملا کر خوب مکس کریں۔ اس کو تبلینہ کہا جاتا ہے۔ (حکیم طارق چفتائی صاحب)

حساءٰ يَتَّخَذُ مِنْ نُخَالَةٍ وَلَبَنٍ وَعَسَلٍ۔ (تاج العروس: 36/90) وَهِيَ حَسَاءٌ مِنْ دَقِيقٍ وَرُبَّما يُجْعَلُ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ السُّكُرِ وَالعَسَلِ۔ (المُحيطُ فِي الْلُّغَةِ: 2/455)۔ هُوَ الْحَسَاءُ الرَّقِيقُ الَّذِي هُوَ فِي قِوَامِ الْلَّبَنِ۔ (زاد المعاوِد: 4/110) هُوَ حَسُوٌّ رَقِيقٌ يَتَّخَذُ مِنَ الدَّقِيقِ وَاللَّبَنِ۔ (مرقاۃ المفاتیح: 7/2699)۔ التبلینة حسو رقيق يتخذ من الدقيق واللبن. وقيل: من الدقيق والنخالة، وقد يجعل فيه العسل. (شرح الطہبی: 9/2844)

## تبلینہ کے فضائل و فوائد:

1. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ میں سے جب کسی کو بخار یا کوئی اور تکلیف ہوتی تھی تو آپ ﷺ حکم فرماتے کہ اس کیلئے تبلینہ تیار کیا جائے۔ پھر فرماتے تھے کہ تبلینہ یہاں کے دل سے غم کو اتار دیتا ہے اور اس کی کمزوری کو یوں اتار دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت اٹا ر دیتا ہے۔ عن عائشة، قالت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ، أَمْرَ بِالْحَسَاءِ، قَالَتْ: وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّهُ لَيَرْتُنُو فُؤَادَ الْحَزِينِ، وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ، كَمَا تَسْرُو إِحْدَاهُنَّ الْوَاسِخَ، عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ۔ (ابن ماجہ: 3445)

2. حضرت عائشہؓ نبیؐ کی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ قول نقل کرتی ہیں کہ تم لوگ طبیعت کے نالپند کرنے کے باوجود نفع مند چیز یعنی تلبینہ کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ عن عائشة، قالت: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْبَعْيِضِ التَّنَافِعُ التَّلْبِيَّةُ۔ (ابن ماجہ: 3446)

3. نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گھروالوں میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف اور بیماری لاحق ہوتی تلبینہ کی ہٹڈیاں اس وقت تک چوہے پر چڑھی رہتی تھی جب تک وہ یا تو تدرست ہو جاتا یا موت واقع ہو جاتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہم گرم تلبینہ مریض کو مسلسل اور بار بار دینا اس کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور اس کے جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی استعداد پیدا کرتا ہے۔ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِهِ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ، حَتَّىٰ يَتَهَيَّأَ أَحَدُ طَرَفَيْهِ، يَعْنِي يَبِرُّ أَوْ يَمُوتُ۔ (ابن ماجہ: 3446)

4. قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے یہ یہ تلبینہ تمہارے پیٹ کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر صاف کر لیتا ہے۔ عن عائشة، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْبَعْيِضِ التَّنَافِعُ، التَّلْبِيَّةُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ كَمَا يَعْسِلُ الْوَسَخَ مِنْ وَجْهِهِ بِالْمَاءِ۔ (السنن الکبریٰ للنسائی: 7531)

5. نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے جب کسی کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ وہ کھانا نہیں کھاتا ہے تو آپ تلبینہ کا حکم دیتے اور فرماتے کہ اُسے گھونٹ گھونٹ پلاو۔ عن عائشة، قالت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قِيلَ لَهُ: إِنَّ فُلَانًا وَجِعٌ لَا يَطْعُمُ الطَّعَامَ، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْتَّلْبِيَّةِ، فَحَسُوْهُ إِبَاهَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَعْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ، كَمَا يَعْسِلُ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ مِنَ الْوَسَخِ۔ (منhadhmad: 24500)

6. جب حضرت عائشہؓ نبیؐ کے گھرانے میں کوئی وفات ہوتی تو دن بھر عورتیں آتی رہتیں جب باہر کے لوگ چلے جاتے اور گھر کے افراد اور خاص خاص لوگ رہ جاتے تو وہ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتیں۔ میں نے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے یہ مریض کے دل کے جملہ عوارض کا علاج ہے اور دل سے غم کو اتر دیتا ہے۔ عن عائشة، زوج النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذِلِّكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقُنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمْرَتْ بِبُرْمَةٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذِلِّكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقُنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمْرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيَّةٍ فَطُبِّخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ تَرِيدُ، فَصُبَّتِ التَّلْبِيَّةُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: التَّلْبِيَّةُ مُجْمَعَةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، ثُدِّهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ۔ (مسلم: 2216)

7. تلبینہ میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔ فی التَّلِيْنَةِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ (کنز العمال: 28246) (سل الہدی والرشاد: 12/18)



## گوشت:

### گوشت کے فضائل:

1. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ گوشت ایک بہترین سالم ہے، بلکہ یہ تمام سالنوں کا سردار ہے۔ خَيْرُ الْإِدَامِ الْلَّحْمُ، وَهُوَ سَيِّدُ الْإِدَامِ۔ (شعب الانیمان: 5508)

2. دنیا و آخرت کے سالنوں میں تمام سالنوں کا سردار گوشت ہے، تمام مشروبات کا سردار پانی ہے اور تمام خوشبوؤں کا سردار حناء ہے۔ سَيِّدُ الْإِدَامِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ: الْلَّحْمُ، وَسَيِّدُ الشَّرَابِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ: الْمَاءُ، وَسَيِّدُ الرَّيَاحِينِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ: الْفَاغِيَةُ، يَعْنِي الْحِنَاءَ۔ (شعب الانیمان: 5510)

3. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَأَهْلِ الْجَنَّةِ الْلَّحْمُ۔ (ابن ماجہ: 3305)

4. حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب بھی گوشت کی دعوت میں بلا یا جاتا آپ اُسے قبول کرتے اور جب بھی گوشت بدیہ میں پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اُسے قبول فرماتے۔ مَا ذُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى لَحْمٍ قَطْلُ، إِلَى أَجَابَ، وَلَا أُهْدِيَ لَهُ لَحْمٌ قَطْلُ، إِلَى قَبْلَةٍ۔ (ابن ماجہ: 3306)

5. گوشت کا شوربہ بھی گوشت ہی ہے، کیونکہ اُس میں گوشت کا ذائقہ اور غذا بیت اترجماتی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو اس کے شوربہ کو بڑھا لے، کیونکہ اگر کسی کو گوشت نہ بھی ملے تو کم از کم اُس کا شوربہ ہی مل جائے گا اور یہ بھی ایک گوشت ہی ہے۔ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلِيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَّةً، وَهُوَ أَحَدُ الْلَّحْمِينِ۔ (ترمذی: 1832)

## گوشت کو کیسے کھایا جائے؟

نبی کریم ﷺ خود بھی اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے کہ گوشت کو دانتوں سے نوج نوج کر کھانا چائیے، کیونکہ اس میں لذت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے اور یہ زود ہضم بھی ہوتا ہے۔ اگر کامنے کے لئے چھری کی ضرورت نہ ہو تو چھری استعمال نہیں کرنی چاہیے اور سخت ہونے کی وجہ سے اگر ضرورت ہو تو چھری سے بھی کاملا جاسکتا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: گوشت کو دانتوں سے نوج کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ لذیذ و خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ ائمہ سُوَّا اللَّحْمَ نَهْسَأَ فَإِنَّهُ أَهْنَاءُ وَأَمْرًا۔ (ترمذی: 1835) ایک صحابی کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ ہاتھوں کے ذریعہ ہڈی سے گوشت الگ کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہڈی کو منہ کے قریب کرو اور نوج کر کھاؤ، یہ زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہے۔ اُدْنَ الْعَظَمَ مِنْ فِيَكَ فَإِنَّهُ أَهْنَاءُ وَأَمْرًا (ابوداؤد: 3779)

## آپ ﷺ کو کون سا گوشت پسند تھا:

اس بارے میں روایات میں مختلف الفاظ نقل کیے گئے ہیں:

1. پیٹھ کا گوشت: عَلَيْكُمْ بِلَحْمِ الظَّهْرِ فَإِنَّهُ مِنْ أَطْيَبِهِ۔ (مجموع الزوائد: 7987)
2. دستی کا گوشت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ۔ (ابوداؤد: 3781)
3. بکری کی گوشت والی ہڈی: كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ طَائِلَ عَلَيْهِمْ عُرَاقَ الشَّاةِ۔ (ابوداؤد: 3780)
4. بکری کی گردان کا گوشت: عَنْ ضَبَاعَةِ بِنْتِ الزُّبِيرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهَا ذَبَحَتْ فِي بَيْتِهَا شَاةً، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَطْعِمِنَا مِنْ شَاتِكُمْ۔ فَقَالَتْ لِرَسُولٍ: وَاللَّهِ مَا بَقَى عِنْدَنَا إِلَّا الرَّقَبَةُ، وَإِنِّي أَسْتَحْبِي أَنْ أُرْسِلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّقَبَةِ، فَرَجَعَ الرَّسُولُ، فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا، فَقُلْ: أَرْسِلِي بِهَا، فَإِنَّهَا هَادِيَةُ الشَّاةِ، وَأَقْرَبُ الشَّاةِ إِلَى الْخَيْرِ، وَأَبْعَدُهَا مِنَ الْأَذَى۔ (مسند احمد: 27031)

یعنی پیچھے کا گوشت، دستی کا گوشت اور بکری کی گوشت والی ہڈی آپ ﷺ کو پسند تھی۔ دستی کا گوشت جلدی پک جاتا ہے، پیچھے کے گوشت میں چاپ ہوتی ہے اور وہ بھی پسند کی جاتی ہے اور ہڈی والے گوشت میں بھی عام گوشت کے مقابلوں میں لذت زیادہ ہوتی ہے۔ (تحفۃ الالمعی: 5/179)

## سبزیاں:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے دستر خوانوں کو سبز چیزوں سے مزین کرو، اس لئے کہ سبز چیز اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے شیطان کو بھگادینے والی ہے۔ زینوا موائد کم بالبقل، فإنه مطردة للشیطان مع التسمیة۔ (کنز العمال: 40781)



## زیتون کے فضائل و فوائد:

1. زیتون کے درخت کو قرآن و حدیث میں شجرہ مبارکہ (برکتوں والا درخت) کہا گیا ہے۔ يُوَقِّدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرَقِيَّةٍ وَلَا غَرَبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ (نور: 35)

2. اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زیتون کی قسم کھائی ہے۔ وَالثَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ۔ (سورۃ لاثین: 1)

3. نبی کریم ﷺ نے اس کو کھانے اور اس کا تیل لگانے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک پاکیزہ اور برکتوں والا درخت ہے۔ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهُنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ۔ (ترمذی: 1851) كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهُنُوا بِهِ فَإِنَّهُ طَيِّبٌ مُبَارَكٌ۔ (متدرک حاکم: 3505)

4. حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرふاً منقول ہے کہ زیتون کے تیل کو اپنے اوپر لازم کرلو اور اس کے ذریعہ علاج کیا کر کیونکہ اس میں بواسیر سے بھی شفاء رکھی گئی ہے۔ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُبَارَكَةِ زَيْتِ الزَّيْتُونِ، فَتَداوِوْا بِهِ فَإِنَّهُ مَصَحَّةٌ مِنَ الْبَاسُورِ۔ (طبرانی کبیر: 774)

5. زیتون کھاؤ اور اُس کا تیل لگاؤ، کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفاء رکھی گئی ہے اور ان میں سے ایک جذام ہے۔ کُلُوا

الزَّيْتَ وَادَّهُنُوا بِهِ، فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعِينَ دَاءً مِنْهَا الْجُذَامُ۔ (الطب النبوی لابی نعیم: 684)

6. ابو نعیم اصفہانی عَلَيْهِ السَّلَامُ نے طب نبوی میں حضرت علی عَلَيْهِ السَّلَامُ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو شخص زیتون کا تیل لگائے شیطان

چالیس راتوں تک اُس کے قریب نہیں آتا۔ فَإِنَّهُ مِنْ أَدْهَنِ الْجَذَامِ لَمْ يَقْرِبْهُ الشَّيْطَانُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً۔ (الطب النبوی لابی نعیم: 685)

7. زیتون کی مسوک کو نبی کریم ﷺ نے ایک بہترین اور فائدہ مند مسوک فرمایا اور اسے اپنی اور گذشتہ انبیاء علیہم

الصلوة والسلام کی مسوک قرار دیا ہے۔ نعم السواك الزيتون من الشجرة المباركة يطيب الفم ويذهب بالحفر

هو سواك النبي قبلی۔ (الطب النبوی لابی نعیم: 686)

## دودھ:

### دودھ کے فضائل:

1. قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر تی کرشمہ کو اپنے احسانات شمار کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔ سُقِّيْكُمْ مِمَّا فِي

بُطُونِنِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَّا خَالِصًا سَائِنًا لِلشَّارِبِينَ۔ (النحل: 66)

2. اللہ تعالیٰ نے جنت کی نہروں کو بیان کرتے ہوئے دودھ کی نہر کا بھی تذکرہ کیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ

لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ۔ (محمد: 15)

3. دودھ ایک بارکت نعمت ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جب دودھ پیش کیا جاتا تھا تو آپ یہ ارشاد فرماتے کہ

اس میں برکت ہے یا یہ فرماتے کہ اس میں دو برکتیں ہیں۔ (یعنی یہ ایک بہترین مشروب بھی ہے اور طاقتور کھانا

بھی)۔ کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتْرَيَ بِلَبَنٍ، قَالَ: بَرَكَةٌ أَوْ بَرَكَانٌ۔ (ابن ماجہ: 3321)

4. ہر نعمت میں برکت اور اضافہ کی دعاء کی گئی ہے، لیکن دودھ وہ واحد نعمت ہے جس میں برکت اور اضافہ کی دعاء تو ہے

اس سے بہتر کی دعاء نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جسے

اللَّهُ تَعَالَى كَحَانَ الْكَلَمِينَ أُسْ كُوَيْه دَعَاءً مَأْكُونَى چَاهِيَّه كَه اَهَ اللَّهُ! هَمِينَ اَسْ مِينَ بَرَكَت عَطَاء فَرَمَيَّه اَور اَور اَسْ سَے بَھِي زِيَادَه اَچَهارَزَق عَطَاء فَرَمَيَّه اَور جَسْ كَوَالَّه تَعَالَى دَوَدَه پَلَكِيمَنَ اُسَے يَوْم دَعَاء مَأْكُونَى چَاهِيَّه كَه اَهَ اللَّهُ! هَمِينَ اَسْ مِينَ بَرَكَت عَطَاء فَرَمَيَّه اَور يَه نَعْمَت اَور زِيَادَه بَرَّهَا كَر عَطَاء فَرَمَيَّه، اَسْ لَئَه كَه مِين دَوَدَه كَه عَلاَوَه اَور كُوَيْه اَيْسِي چِيزْ نَهِيَّس جَانتا جَوَ كَهَانَه اَور پِيَّنَه دَوَنَوَه كَه لَئَه كَافِي هَوَجَاهَه۔ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا، فَلَيَقُولِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا، فَلَيَقُولِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَرَدَّنَا مِنْهُ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُحْزِي مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، إِلَّا اللَّبَنُ۔ (ابن ماجہ: 3322)

## گائے کا دودھ:

گائے کے دودھ کو لازم پکڑو، کیونکہ ہر طرح کے درختوں سے چرتی ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا السَّامَ ، فَعَلَيْكُمْ بِالْبَيْانِ الْبَقْرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ۔ (السنن الکبریٰ للبغیقی: 19571)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ گائے کے دودھ میں شفاء ہے، اُس کے گھنی میں دوائے ہے اور اُس کے گوشت میں بیماری ہے۔ اِنَّ الْبَانَهَا أَوْ لَبَنَهَا شِفَاءٌ، وَسَمَّنَهَا دَوَاءٌ، وَلَحْمَهَا أَوْ لُحُومَهَا دَاءٌ۔ (السنن الکبریٰ للبغیقی: 19572)



## انجیر کے فضائل:

1. اسکی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی قسم کھائی ہے، جو اس کے عظیم اور بابرکت ہونے کی نشانی ہے۔ وَالْتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ۔ (التین: 1)

2. نبی کریم ﷺ نے انجر کھانے کی تلقین فرمائی اور اسے جنت کا پہل قرار دیا۔ کلوا التین فلو قلت إنْ فَاكَهَةَ نَزَلتَ مِنَ الْجَنَّةِ قَلَتْ هَذِهِ لَأَنْ فَاكَهَةَ الْجَنَّةِ لَا عِجْمٌ فِيهَا فَكُلُوهُ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ الْبَوَاسِيرَ وَيَنْفَعُ مِنَ النَّفَرِ (کنز العمال: 28280)

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک طباق پیش کیا گیا جس میں انجر تھیں، آپ ﷺ نے خود بھی اُس میں سے تناول فرمایا اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی کھانے کی تلقین فرمائی۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبَقَ فِيهِ تِينٌ فَأَكَلَ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: كلوا التین۔ (الطب النبوی لابی نعیم: 468)

## انجر کے چند فوائد:

1. بواسیر کے ختم کرتی ہے۔
2. گنڈھیا یعنی جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔
3. گرده اور مثانہ سے پتھری کو حل کر کے نکال دیتی ہے۔
4. زہر کے اثرات سے محفوظ رکھتی۔
5. حلق کی سوزش، سینہ کے بوجھ اور پھیپھڑوں کی سو جن میں مفید ہے۔
6. جگر اور تلی کو صاف کرتی ہے۔
7. بلغم کو پتلا کر کے نکال دیتی ہے۔
8. یہ پیاس کو بجھاتی اور آنٹوں کو نرم کرتی ہے۔
9. پرانی بلغمی کھانسی میں مفید ہے۔
10. پیشاب آور ہے۔
11. آنٹوں سے قوچ اور سدوں کو دور کرتی ہے۔
12. اسے نہار منہ کھانا عجیب و غریب فوائد کا باعث ہے۔



## سفر جل / بھی:

یہ سبب کی شکل کا ایک پھل ہے، جو خود رو بھی ہے اور کاشت بھی کیا جاتا ہے۔ پھاڑی علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے، عام طور پر ستمبر اور اکتوبر میں یہ پھل ملتا ہے، اس کا درخت چار میٹر کے قریب بلند ہوتا ہے، اس کے تمام حصے دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں۔ بعض اطباء سے بیگنری بھی کہتے ہیں۔ (طب نبوی، غزنوی: 1/40)

## بھی کے فضائل:

1. حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ہاتھ میں بھی تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اے طلحہ! اسے استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ دل کو تقویت دیتا ہے، سانس کو بحال کرتا ہے اور سینہ سے بوجھ کو اتار دیتا ہے۔ عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَبِيَدِهِ سَفَرْجَلَةُ فَقَالَ: دُونَكَهَا، يَا طَلْحَةُ، فَإِنَّهَا تُجْمِعُ الْفَوَادَ (ابن ماجہ: 3369) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي جَمَاعَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَفِي يَدِهِ سَفَرْجَلَةً يَقْلِبُهَا فَلَمَّا جَلَسَ إِلَيْهِ دَحَا بَهَا نَحْوِيَ ثُمَّ قَالَ: دُونْكُهَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَإِنَّهَا تُشَدُّ الْقَلْبَ وَتُطَهِّرُ النَّفْسَ وَتَذَهَّبُ بِطَخَاوَةِ الصَّدَرِ۔ (الطب النبوی لابی نعیم: 792)

2. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ نہار منہ ”بھی“ کھایا کرو کیونکہ یہ سینہ کی حرارت کو دور کرتا ہے۔ عَنْ أَنْسَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا السَّفِرْجَلَ عَلَى الرِّيقِ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ وَغَرِّ الصَّدَرِ۔ (الطب النبوی لابی نعیم: 793)

3. بھی کھایا کرو کیونکہ یہ دل کو قوت دیتا ہے، شجاعت و بہادری پیدا کرتا ہے اور بچے کو (ماں کے پیٹ میں) حسین بناتا ہے۔ كُلُوا السَّفِرْجَلَ فَإِنَّهُ يَجْمِعُ الْفَوَادَ وَيَشْجُعُ الْقَلْبَ وَيَحْسِنُ الْوَلَدَ۔ (کنز العمال: 28260)

## بھی کے چند فوائد:

- .1 دل کو تقویت دیتا ہے۔
- .2 سانس کو بحال کرتا ہے۔
- .3 سینہ سے بوجھ کو اتار دیتا ہے۔
- .4 سینہ کی حرارت کو دور کرتا ہے۔
- .5 شجاعت و بہادری پیدا کرتا ہے۔
- .6 ایام حمل میں پیٹ کے اندر پچ کو حسین بناتا ہے۔
- .7 معدہ کے لئے مقوی اور مصلح ہے۔
- .8 پیاس کو کم کرتا ہے۔
- .9 ق کروکتا ہے۔
- .10 پیشاب آور ہے۔
- .11 نفت الدم اور پیٹ کے اسر میں مفید ہے۔
- .12 ہیضہ کا بہترین علاج ہے۔ - (طبِ نبوی، غزنوی: 1/44)